ديوان حمد ابزدي

غلام سرور قریشی لاهوری

الحمد للّٰہ رب العالمین

بتفضلات سرمدی تلطفات احمدی یہ کتاب لاجواب الموسوم بہ

بسنہ ۱۲۹۷ ہجری

دیوان حمد ایزدی

بسنہ ۱۸۸۰ء

مصنفہ شاعر نامور مفتی غلام سرور صاحب قریشی لاہوری

بمطبع کوہ نور پریس لاہور باہتمام سید رجب علیشاہ کے چھپا

برچیده از کتابخانه دیجیتال هندوستان http://dli.iiit.ac.in
باز تکثیر از کتابخانه کتاب فارسی http://www.KetabFarsi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد شایاں ہے خدائے پاک کو
سر بلندی جسنے بخشی خاک کو

خاک کو عرفان کا بخشا جسنے نور
سب یہ ظاہر کر دیا اپنا ظہور

جس کا شکر ہر وقت دکھلاتا ہے رنگ
ہر گھڑی کرتا ہے پیدا تازہ ڈھنگ

حق نے روشن کر دیا گل کا چراغ
دیکھکر جسکو ہے بلبل باغ باغ

روشن اسکی مہر سے ہوتے ہیں روز
مہر تابان و مہ گیتی فروز

حق نے عرش و کرسی و لوح و قلم
نیک و بد حور و ملکان بیش و کم

کر دیے بس ایک دم میں عیاں
ہوگیا موجود جس سے سب جہان

حق نے آدم کو شرافت بخشدی
بندگی کی کو عزت بخشدی

حق نے طوفان سے چھڑایا نوح کو
غرق ہونے سے بچایا نوح کو

پہنچا جب حکم جناب کبریا
عرش سے یا نار کونی بردًا

آتش سوزاں سے بچ نکلا خلیل
ہوگئے کفار شرمندہ ذلیل

ناقہ صالح کو عطا اسنے کیا
دوستکا وعدہ وفا اسنے کیا

یوسف مصری بافضال الٰہ ۔ شاہ سے بندہ بنا بندہ سے شاہ
باتین کین موسیٰ سی حق نے برملا ۔ اور ید بیضا عطا اُسکو کیا
صاف دکھلایا تہا حق نے اپنا نور ۔ جلوہ گر ہو کر ببام کوہ طور
حق مسیحا کو ببام آسمان ۔ لیگیا اور قرب مین بخشا مکان
حق نے نور احمدی پیدا کیا ۔ جسمے فیض سرمدی پیدا کیا
تاج لولاک اُسکے سرپر دہر دیا ۔ بادشہ پیغمبرون کا کر دیا
اُسکو حق مہمان بناکر اپنے گہر ۔ لیگیا فرش زمین سے عرش پر
پردے حائل جتنے تہے اُٹہوا دئے ۔ سب مکان و لامکان دکہلا دئے
دین اور دنیا کا رکہا انتظام ۔ منحصر بر حضرت خیر الانام
تہی عیان ذات نبی سے حق کی ذات ۔ تہی صفات احمدی حق کی صفات
مُنہ چہپائے میم کے پردے مین تہی ۔ اصلی صورت احمد بے میم کی
چار اصحاب نبی صلعم ۔ جامع عدل و کرم صدق و صفا
تہے وہ چارون جانشین آن رسول ۔ بلکہ تہے جسم نبی جان رسول
سچے مخلص حضرت صدیق تہے ۔ رہنمائے منزل تحقیق تہے
پہر عمر عادل شہ انصاف دوست ۔ عدل تہا جس دادگر کا مغز و پوست
شاہ عثمان جامع شرم و حیا ۔ جانشین ثالث خیر الوریٰ
مرتضیٰ شیر خدا شاہ جہان ۔ وقت مشکل دستگیر بندگان
آل و اصحاب نبی پر صبح و شام ۔ صدق دل سے بہیج اے سرور سلام

خدا کی حمد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے بعد احقر الحقر غلام سرور خلف

مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد بن حاجی لق آگاہ مفتی حافظ رحیم اللہ قریشی لاہوری عرض پرداز
ہی کہ علاوہ اور تصانیف و تالیف مثل گلدستہ کرامت خزینۃ الاصفیا و گنجینہ سروری المعروف
گنج تاریخ و مخزن حکمت و اخلاق سروری و گلشن سروری بہارستان تاریخ للمعرف و گلزار شاہی و لمعات سروری
و حدیقۃ الاولیا وغیرہ کے پہلے بہی مختصر و منظوم دیوان زبان اُردو رقم کرکے چہپ چکا ہی۔ اوّل دیوان سروری جسمیں
حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شیخ سید سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ
السامی جو چار بار لاہور مین چہپکر شائقین کیلئے مفت مین بلا قیمت پیشکش ہوا۔ دوم دیوان نعت سروری
نعتیہ سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یہہ بہی تین بار لاہور مین چہپکر مفت تقسیم ہوا اور چوتہی دفعہ نولکشور کی
چہاپہ مین بمقام لکہنؤ چہپا اب یہ تیسرا دیوان جو تحقیقی کی جمع مضامین سلوک تصوف ترک علائق
و دنیا مافیہا اور پند نصائح و ترغیب عبادت وغیرہ مضامین مندرجہ ہین جسمین صفات شمول اتحاد محبت الٰہی
الکنین منبع انعام الدین حکیم مرح حضرت رسول کریم لکہا گیا اور دیوان حمد ایزدی نام رکہا گیا ہی خداوند جل
میری محنت کو اور کلام کو مقبول کرے اور شائقین با تمکین سبکی مضامین سے ظاہری باطنی فائدہ پاوین خطا ہا مین
یہ دیوان بہی جناب کی امداد سے چہپکر مفت تقسیم ہوا اگرچہ سب اہل دوستوں کو اس چندہ مین شامل ہونیکی تکلیف
نہین دی ہی مگر چند حضرات جنکو میری گزارش کے ذریعہ سے اس مفید کتاب کی تصنیف سے اطلاع ہوئی وہ بہت
خوشی سے اسکے شیوع الطباع کے صرف مین معاون ہوئے سب سے پہلے جناب خان بہادر محمد شاہ صاحب
رئیس ... نے اپنی محبت سے تمام ترقی امداد دی جنکا شکریہ ... کیا بعد ازان سید حمید علی شاہ صاحب سجادہ نشین ...
... صاحب ... لاہور و جناب سید ... عبد القادر ... علی گیلانی قادری ...
... منشی ... صاحب مالک مطبع نولکشور پریس لاہور و بابو غلام محی الدین صاحب
... سید ... صاحب ... مہتمم مطبع نولکشور پریس ... شامل ہوئے
... چہپکر شائع ہوا۔ اللہ جل شانہ ان حضرات کو دنیا و عاقبت مین نیک اجر بخشے آمین

بسم الله الرحمن الرحیم

بحمد ایزدی تر کن زبان گوهرفشان را
چو ابر آذری کن گوهرافشان چشم گریان را

مقید شو بدام حلقهٔ زنجیر گیسویش
مسلسل کن بتار عنبرینش این دل و جان را

بده دل تا که محبوب جهانی سربپا باشی
فدا کن جان بهجرانش که یابی وصل جانان را

بلوح بندگی نه مرتبت بر سر تابان
بسوز غم بسوز این سینهٔ خورشید رخشان را

نشین بر فرش تا هم پا بعرش برین باشی
نگون سر شو که سازی سرنگون گردون گردان را

مطلع

ز چشم خون‌فشان در آبرو کن ابر گریان را
ز جوش دیده گریان بگریان برق خندان را

بیک چشم ارادت کن نظر و نیک و بد هر دم
بدان با وحدتش مذهب بهر گبر مسلمان را

بشهراه حقیقت نه قدم ای طالب معنی
بجو اندر مقام حق پرستی حق پرستان را

نمی بیند بغیبت بر رخ گل عاشق رویش
هوا دار سر کویش نخواهد سیر بستان را

ندارد دعوی همپایگی وارثه بدربانش
نه تا مور ضعیفش همسری بیند سلیمان را

نمی خواهد گدای درگهش اعزاز سلطانی
نجوید خاکسارش ارتفاع چرخ گردان را

نداری چون بہ طینت جوہر انسانیت سرور
بانسانان چرا بدنام کردی نام انسان را

زبان پر ذکر حمد ایزدی ہر دم روان رکھنا
فقط یاد الٰہی سے غرض اے میری جان رکھنا

خدا کا ذکر جاری عمر ساری بر زبان رکھنا
زبان رطب اللسان رکھنا بیان عذب البیان رکھنا

تعلق توڑ دنیا چھوڑ دنیا اسکی پابندی
خبردار اپنی گردن پر نہ یہہ بار گران رکھنا

کسی گھر مین نہ گھر کر بیٹھنا اس دار فانی مین
ٹھکانا اپنا ٹھکانا اور مکان بر لامکان رکھنا

ملیگی کیا مدد تجھکو مددگاران دنیا سے
امید ایزدی سے نہ یہان رکھنا نہ وہان رکھنا

اٹھا لینا تصور غیر کی صورت کا آنکھون سے
فقط سینے کے آئینے مین نقش دلستان رکھنا

مطلع

برائے نام بھی اپنا نہ کچھ باقی نشان رکھنا
نہ تن رکھنا نہ دل رکھنا نہ جی رکھنا نہ جان رکھنا

بہت مضبوط پھر بھی عاقبت کا دار دنیا سے
اٹھا لینا یہان سے اپنی رخت اور وہان رکھنا

نہ کھلانا کسی سے بھی کوئی نقشہ اپنی حالت کا
یہ صورت غیر کی آنکھون سے مستور نہان رکھنا

جھکا رکھنا بدرگاہ خداوند جہان گردن
سر عجز و نیاز و بندگی بر آستان رکھنا

ہلانا مت کسی دم بھی تصور حق کی صورت کا
خیال روئے جانان اپنے دلمین ہر زبان رکھنا

حقیقت مین بہت پر خوف ہے رستہ طریقت کا
قدم اپنا سمجھ اور سوچکر سرور یہان رکھنا

جب نہ تھا یہہ عالم ایجاد کیا موجود تھا
پردہ دار پردۂ وحدت خدا موجود تھا

صفحۂ ایجاد پر جاری نتھا جب دم قلم
سب کا نقشہ لوح قدرت پر لکھا موجود تھا

سب کے آنیسے یہان پہلے تھا جانان کا ظہور
دل نتھا موجود لیکن دلربا موجود تھا

جبتک ان فانی مکانون مین انسان مکین ... ہر گھڑی پیک اجل سر پر کھڑا موجود تھا
ساتھ کیا لیجائیگا جب جائیگا ای بیخبر ... آیا تھا جس وقت تیری پاس کیا موجود تھا
کیون نکی اُن حاضر و ناظر پہ انسان نے نظر ... کیون نہ دیکھا اسکو جو ہر جگہ موجود تھا
کیون نہ پایا فیض عرفان اسنے اپنی ذات سے ... جسکے خود گھر مین یہ گنج بے بہا موجود تھا
آدمی کو ملگیا اس عالم ایجاد مین ... پہلے جو مقسوم مین اسکے لکھا موجود تھا
جبکہ ای عاصی کئی کس واسطے تو نے گناہ ... جب خدا تیری مقابل دیکھتا موجود تھا
ابتدا مین یاد حق سے جسنے پائی تھی تمیز ... انتہا تک بر زبان اسکے خدا موجود تھا

رہزن چپ چپ کر تجھے غارت یہی کرتا رہا
چور جو گھر مین تیرے سرور چھپا موجود تھا

موحد بنکے ہی وحدت کا جسنے مزا پایا ... اسی بندہ نے پائی ہی خدائی اور خدا پایا
بھلے دوگونکی جسنے اچھی صحبت کا مزا پایا ... بھلائی کی اسی نے چکھی لذت اور ثمر پایا
بڑا پایا جسنے پایہ عاجزی و خاکساری کا ... مرتبہ اسی نے حق سے پایا اور بڑا پایہ
قدم سر سے بنا کر جو براہ جستجو دوڑا ... سراغ اسنے نکالا تہ حق کا اور پتا پایا
خدا پایا نہین گر بندہ نادان نے دنیا مین ... اگر پایہ شہنشاہی کا پایا ہی تو کیا پایا
بلند اتنا ہو پایہ بارگاہ لایزالی کا ... ملا پایہ ہی جسکے عرش کو معراج کا پایہ

مطلع

بشہراہ طریقت جسنے کامل رہنما پایا ... اسی نے منزل مقصد صفا کی راستہ پایا
حقیقت کی حقیقت کسطرح ظاہر کرے کوئی ... یہان اگر وہ خود گم ہوگیا جسنے پتا پایا
فنا جان جسنے کر دی خود بخود اسکو ملا جینا ... خوشی سے جو دیا دل جسنے اسنے دلربا پایا

بھلی آغاز اور انجام کی کیسی ہی ماہیت
نظر دوڑائی اور دنیا مین دیکھا چار سو جنسے
بھلا ہی کسنے آخر ابتدا کا انتہا پایا
مگر اس ایک کا ثانی نہ کوئی دوسرا پایا

جھکا کر سر بدرگاہ الٰہی کی دعا جس دم
وہین سرور نے دروازہ اجابت کا کھلا پایا

نکر اندیشۂ امروز و فردا
کہ ہے ہر وقت مولیٰ دینے والا

ہمیشہ اپنے خالق سے مدد مانگ
بہر حال و بہر وقت و بہر جا

ذرا کھول آنکھین تا تجکو نظر آئے
خدا کی خلق مین خالق کا جلوہ

اطاعت مین سدا رکھیہ پست گردن
کہ ہو دو نو جہان مین بول بالا

کسی بندہ کی ملکیت نہین ہے
حقیقت مین یہہ ناکے مال دنیا

بہر خانہ پھرا کرتی ہے دولت
کہین پورا نہین اسکا ٹھکانا

سمجھہ لیتے ہین لیکن بعض نادان
اسے ناحق بھی ناحق مال اپنا

خود حق کے حکم سے گردن نہ پھیرے
وہی اچھا ہے ہر بندہ سے بندا

کبھی وہ ہو قیام بندگی مین
کبھی جھک جھک کرے عشق کا سجدہ

بدرگاہ خدا پھیلائے ہر کبے
بشکل بندگان دست تمنا

نہ چھوٹا مرگ کے پنجہ سے رستم
نہ افریدون نہ اسکندر نہ دارا

کوئی پہنچا نہین اس گھر سے پیغام
کہ پھر جا کر کوئی آیا دوبارا

رہو ہر وقت مشغول عبادت
بکثرت عادت تسبیح و تہلیل

گنہ آجائین جب اپنے تجھے یاد
بہت افسوس کر اے مرد دانا

بہت سا رو بشکل ابر گریان
بہا آنکھون سے پانی مثل دریا

ب	کوئی بندہ نہیں سرور ترا دوست وگر ہے تو فقط مولیٰ ہی مولیٰ	ردیف

ذرہ شو تا نسبتے حاصل کنی با آفتاب
خاک رہ شو تا برندت از زمین تا آفتاب

باش اندر سجدہ تسلیم خم مثل ہلال
ور دو ہفتہ تا شود جسمت سراپا آفتاب

ور طلبگار طالب یکرنگ با مطلوب شو
قطرہ شو با بحر جوشان ذرہ شو با آفتاب

تو بکن توبہ پشیمان شو کہ این بستہ نیست
تا نگردد از رہ مغرب ہویدا آفتاب

بیشک است انوار لطف مہربان خرد و کل
پرتو افگن گردد از یک لمعہ صد آفتاب

ہست نور قدرتش روشن بہر پست و بلند
مینماید چہرہ تابان بہر جا آفتاب

دور کن از مطلع اصاف خود گرد و غبار
جلوہ گر گردد بچشم روشنت تا آفتاب

سرورا تحریر حمد ایزدی کار تو نیست
خود تو میدانی چہ نسبت ذرہ را با آفتاب

حاضر و ناظر ہے وہ خلاق اکبر روز و شب
ہر گھڑی ہر وقت ہر دم ہر زمان ہر روز و شب

مثل جان جزو بدن ہے ہر گھڑی وہ جان جان
مثل دل ہے در بغل سب کے وہ دلبر روز و شب

چہرہ دکھلاتا ہے وہ ہر طالب دیدار کو
چاند بنکر اور کبھی خورشید بنکر روز و شب

جا بجا ہے پرتو افگن آفتاب معرفت
ہر طرف نور الٰہی ہے منور روز و شب

جاری ہے آٹھوں پہر دریائے لطف سرمدی
ابر فیض ایزدی ہے سایہ گستر روز و شب

ہر جگہ اُس یار ہرجائی کا رہتا ہے قیام
پست و زیر و بالا باہر اندر روز و شب

تازہ تازہ رنگتیں بدلا تا رہتا ہے مدام
اس چمن زار جہان میں وہ گل تر روز و شب

بندگان ذات مولیٰ سالکان راہ حق
ذرا سے غافل نہیں ہوتے ہیں ہر دم ہر روز و شب

رزق دیتا ہی وہی روزی رسان شام و سحر
سب کی لیتا ہی خبر وہ بندہ پرور روز و شب

بادشاہان مانند مالکان مملکت
سب کھڑی رہتی ہین سائل اسکی در پر روز و شب

حضرت حاجت روا کا ہر گدا محتاج ہی
ہین فقیر اس باب دولت کی تونگر روز و شب

روز و شب پہیلا ہی درگاہ خدا دست نیاز
بندگی کر سر جھکا کر حق کی سرور روز و شب

جب اٹھ جائیگی چمن سی آشیان عندلیب
پھر کہان جز لامکان ہوگا مکان عندلیب

گل کو لیجائیگا جب گلبن سی گلچین توڑ کے
ساتھ ہی نکلی ہوئی جائیگی جان عندلیب

خاک اڑ جائیگی جب اس خاک بنیاد کی
پھر کہان سے جائیگا باقی نشان عندلیب

گل کا گل ہو جائیگا گلزار سی جس دن چراغ
اس گھڑی ہوویگا ہر داغ نہان عندلیب

روئیگی کیونکر نہ گل کی یاد مین وقت خزان
ابر کی مانند چشم خونفشان عندلیب

مقطع

ہم بھی صحن گل مین ہین ہمداستان عندلیب
گر زبان ہی ہی بیجا تو زبان عندلیب

ساری چپ ہو جائینگے آخر کو مرغان چمن
کوئی دن ہی نالہ قمری فغان عندلیب

الو بولینگے جہان اب بولتی ہین بلبلین
زاغ کا مسکن بنیگا آشیان عندلیب

جسم سی بلبل کی جائیگی نہ گلشن کی بو
خاک کہا جائی نہ جبتک استخوان عندلیب

گزرا موسم گل ہی گلشن کے سبھی مرجھا گئے
رہ گیا باقی زبان پر داستان عندلیب

موسم گل کم فقط اس بوستان دہر مین
ہی یہ فخر و اقتدار و غرور شان عندلیب

ہمزبانی گل سے کی سرور اگر مطلوب ہے
عاشقوں سے سیکھ لے دل زبان عندلیب

ہی کیون بندہ پابند غم روز و شب
ہی رنجیدہ دل کسلئی بے سبب

سنور جاتے ہین کام بندے کے سب
ہوا کرتا ہی اُسپہ جب فضل رب

خدا پر نہ شاکر ہو یہہ خاکسار
غضب ہے غضب ہے غضب ہی غضب

کبھی ہی وہ خورسند غمگین کبھی
ہی انسان کی دنیا مین حالت عجب

ہین تیری کمائی کے دن آجکل
تیری بہتری کا زمانہ ہے اب

نہو گا اگر آج ہشیار تو
تو پھر خواب غفلت سے اُٹھیگا کب

تو مرتا ہے دنیا پہ کیون اسقدر
اُٹھاتا ہی کیون بار رنج و تعب

ہو یم آخرین سخت پچھتائیگا
سفر کر کے جائیگا دنیا سے جب

تیری سود و بہبود کیواسطے
مسبب ہی کرتا ہی پیدا سبب

بنایا ہے بندہ خدا نے تجھے
سکھائی ہین اپنی عبادت کے ڈھب

ہی اب وقت کرلے جو کرنا ہے کام
یہان سے گیا جب پھر آئیگا کب

زمانہ مین آ ساری خلقت سے مِل
باکرام و اعزاز و خلق و ادب

عمل کا شرف حق کو منظور ہے
نہ پوچھیگا جوہر و حسب اور نسب

ردیف ت

آنکھین کھول اور دیکھہ روشن ہر طرف انوار ذات
اُنکے بینا دیدۂ باطن سے کر دیدار ذات

جلوہ گر ہی ذات کا جلوہ بہ بستان جہان
ذات کے گلشن مین ہی پھولی ہوئی گلزار ذات

محو حسن ذات حق ہر عندلیب زار ہے
چہرۂ ہر گل مین ہی پرتو فگن انوار ذات

ہر صفت ہی مظہر نور صفات ایزدی
ظاہر ہوتا ہی ہر اک اظہار سے اظہار ذات

کون لایعقل بہلا منکر صفات حق سے ہے
کونسا بدذات کرتا ہی بہلا انکار ذات

دلکو کرے مظہر فیض صفات ذات حق
اپنے سینے کو بنا گنجینۂ اسرار ذات

مطلع

پھولتی پھلتی رہیگی حشر تک گلزار ذات
ہے شگفتہ تا قیامت گلشن بیخار ذات

تیری صورت سے شعور کی نمایاں شکل ہے
ہے عیاں خود تیری اپنی ذات مین آثار ذات

ذات حق کا قرب ای سرور اگر مطلوب ہے
چھوڑ دی سب دعوی قومیت کی او تکرار ذات

ہے چار و طرف جلوہ گر اُسکی صورت
اِدھر اُسکی صورت اُدھر اُسکی صورت

ہے ذرات اُسکی صورت سے اُسکی صورت
یہہ دونو ہین شمس و قمر اُسکی صورت

وہ صورت کے پابند رہتے نہین ہین
جو رکھتے ہین پر نظر اُسکی صورت

ظہار رکھتا ہے ہر جگہہ اُسکا نقشہ
کبھی رکھی ہے سب کے گھر اُسکی صورت

اُسی کی بہار اور اُسکی خزان ہے
ہے ہر نیک و بد خشک و تر اُسکی صورت

کوئی سمت بھی اُس سے خالی نہین ہے
نمایان ہے دیکھو جدھر اُسکی صورت

جو ارباب بینش ہین وہ دیکھتے ہین
منقش ہے ہر دار و در اُسکی صورت

اگر دیدۂ دل سے اُٹھہ جای پردہ
پہر صورت آئے نظر اُسکی صورت

یہہ جب جائینگی صورتین جسقدر ہین
رہیگی نہ باقی مگر اُسکی صورت

اُنھی کل سے ساری ملتی ہین شکلین
یہہ ہین صورتین سربسر اُسکی صورت

ذرا دیکھہ سرور کہ تجھکو نظر آئے
جب ورست دیروز ہر اُسکی صورت

بدلتے رہتے ہین دنیا کے حالات
کبھی دن جلوہ دیتا ہے کبھی رات

بغیر از مرگ حاصل زندگی سے — نہو گا کچھ بھی اے مرد نکو ذات

مزا حاصل ہے کیا دنیا سے تجھکو — کہ اسکی محض ہے ذلت مین لذت

اٹھا مت رنج و تکلیف اسکی خاطر — کہ کٹ جائین خوشی سے تیرے اوقات

نکر اسمین تلاش آب حیوان — کہ ہے اس فیض سے خالی ظلمات

رہ حق پر اگر چلنا ہے منظور — قدم رکھیو بہ استحکام و اثبات

لکھا ہے ایک ہی وحدت کا مضمون — بانجیل و بہ فرقان و بتوریت

فقط اخلاص دل سے بندگی کر — کہ منظور خدا ہون تیری خدمات

خدا کے واسطے فی الفور ہو جا — الگ دنیا کے سب بیکار کر لات

تصور دور کر دے اسکا دل سے — بدل ڈال اپنے سبہی خیالات

اٹھا لیجائیگا کیا اپنے سر پر — یہ گنج و مال و عالیشان عمارات

غزل ایک اور بھی لکھہ ایسی سرو
کہ ہو روانگیز ہین تیرے خیالات

جو کچھ کام ہو سب کر تو بخیرات — کہ آئندہ کھلے باب فتوحات

نفی اثبات کا ہر وقت کر ذکر — کہ لا جز ذکر کوئی بر زبان بات

نکوئی کرنے مین مانند جامی — عجل کن کہ فی التاخیر آفات

کیا کر بندگی اپنے خدا کی — بہر حالت کبھی دن اور کبھی رات

خلاف حکم کوئی بات مت کر — بجا لا ای نیکبخت اپنی عبادات

ہے بیجا کھیل تیری زندگی کا — کہ اس بازی مین آخر آئیگی مات

نکر اس زندگی پر بہروسا — کہ ہے اسکو بقا دن پانچ یا سات

محبت کچھہ نہ کیجیو ان دوستون سے
کبھی نباہدو انکی ملاقات

تیری گھر مین فقط مطلب کی خاطر
ہوا کرتے ہین سب حاضر یہہ حضرات

تیری دلکو لبھانے کرتے ہین
یہ تعظیم و یہ تکریم و مدارات

نکل جائیگا جب مطلب دوبارہ
نہ آئینگے نظر یہ بیوفا ذات

رہے بستانِ دل سرسبز سرور
جھڑی باندہے اگر آنکھونکی برسات

تو پہلے آئینہ دلکی کر صفا صورت
کہ صاف تجھکو دکہاے وہ دلربا صورت

ابہی سے بگڑی ہوئی اپنی تو بنا صورت
خدا کو جاکے دکہائیگا ورنہ کیا صورت

اجل نے پردہ مین جب لیگا تو چھپا صورت
نہ یار دیکھیگا تیری نہ آشنا صورت

ہمیشہ کو کہنا طالبان معنی کی
کبھی نہ عاشقِ صورت کی دیکھنا صورت

پلٹ گیا تیرا کیونکر وہ خوشنما نقشہ
بدل گئے نکلی ہے کیونکر یہ بدنما صورت

تو بخشا جائیگا کس طور سے خدا جانے
تیری ہالی کی نکلیگی دیکھین کیا صورت

تو بندہ ہوکے ہمین حق کی بندگی کرنا
ذرا تو شرم کر ای مرد بیحیا صورت

کر ایسی پہلے سی اصلاح اپنی صورت کی
بگڑ نہ جاے کہین تیری انتہا صورت

وہ ایک جلوہ وحدت ہی جلوہ گر گھر گھر
دکہاتی ایک ہی صورت ہی جا بجا صورت

وجود خلق ہی خالق کا عین نقشہ ہے
دکہاتا اپنی خدائی سی ہی خدا صورت

بغیر خاک نظر آئیگا نہ کچھہ سرور
تو اپنی غور سے دیکھیگا گر ذرا صورت

دوستی مین تجھکو دسکتی مین کیا آرام دوست
صبح نجاتی ہین جو دشمن تیری اور شام دوست

ہان فرمان ای مسلمان و ورگر کفر و نفاق | جہک کے کر تسلیم ای مرد خدا اسلام دوست
نیک بد سی دوستی اپنی ٹہرا ای صلح کل | خاص ہی جس سی تیری غمخوار ہون عام دوست
دوستی نیکونکی تجہکو نیکوئی پہنچائیگی | صحبت بد سی بدی ولوئیگا بدنام دوست
مرد نیکو زاد راہ آخرت پہنچا ہی بسم | جتنی ہو سکتی ہو کر تحت زمین آرام دوست
ہوگا تو جس وقت ساری دوستون سی نا امید | ایسی وقت بیکسی مین ہوگا حق انجام دوست
منہ دکہا ئینگی یہ پہر یہ سون تلک ہی دیکہنا | آج ہین جلد تمہین خاطر جتنی صبح و شام دوست
چہوڑ دو ای دوستو ان دوستونکی دوستی | بس سمجہہ لو ایک محبوب ازل کا نام دوست
یار ہی کیا یار جو اپنی غرض کا یار ہے | دوستونسی دو مطلب سی دو ہی کس کام دوست
دشمن جان ہین حقیقت مین جو دنیا کی | پختہ مغزان محبت کے لئی یہ خام دوست

ردیف | چار دن کی دوستی رکہو بہلا کس دوست سی — دوست تو کسکو تیا نے سرور گمنام دوست | ث

چہوڑ اپنا کوئی ترکہ یکو مت بنا وارث | بجز ذات الہی اپنا مت رکہہ کسی کو وارث
اودہر چلیگا تو ای بیخبر سب چہوڑ کر تنہا | ادہر قایم کرینگی اپنی دعوی جابجا وارث
کئی برسون مین جو تو نے کیا ہی جمع گنجینہ | وہ سب لیجاینگے بس ایکدم بہر مین اڑا وارث
نکل جانے سی جب تیری گیا یہہ تخت یا تاج | نہین امید کچہ اس سی تجہی پہنچائیگا وارث
تو کیون کچہہ چہوڑتا ہی مال و زر اولاد کی خاطر | خدا کو وہ اسکو دیگا جو کوئی ہو گا تیرا وارث

مقطع

تیری مرنیکو سب ہین منتظر صبح و مسا وارث | و جلہ تیری خدا سی چاہتی ہین اترنہ وارث
کوئی رہنی نہ پایا گہر کا مالک بے اردنیامین | رہا باقی خدا والی خدا مالک خدا وارث

رہتا ہی نہ روتا ہی کوئی اُسکے جنازہ پر | سفر کرتا ہی جب مالک جہان سے مرد لاوارث

بنا کیا اگر یہہ وارث بنگیا ملک سلیمان کا | ہوا کیا گر یہہ نادان گنج قارونکا ہوا وارث

بہر حال اُسکو کیا حاصل ہوا ہی دار فانی مین | بہلا یہہ بندۂ ناچیز ہی کس چیز کا وارث

ملک جسکے ہی قبضہ مین رہی دنیا ہی دو دن بہر تو
ہزارون اسکے مالک بن چکے بے انتہا وارث

حق کے در پہ جب برک جاتی تو جاتی مستغیث | داد حق کی داد سے پاتی تو پاتی مستغیث

بندۂ محکوم کے کیون پاس جاتی مستغیث | جب کہلا دربار ہی ہر جا ہی مستغیث

ہو وہی مشکلکشا مشکلکشای بندگان | ہو وہی جسکا دل واجب روائی مستغیث

تجہ سے جو انصاف ملتا ہی وہان مظلوم کو | تجہ سے منظور ہوتی ہی دعائی مستغیث

آہ جب کرتا ہی عدالت حضرت پروردگار | مان لیتا ہی وہ حاکم التجائی مستغیث

مطلع

موم کر دیتا ہی پتھر کو صدائی مستغیث | جا پہنچتی ہی فلک تک نعرہائی مستغیث

مقتضای عدل موجب دعائی مستغیث | کیون نہ حکم عدالت پر رضائی مستغیث

منہ سے بولے یا نہ بولے بندۂ دردناک | اوس قدرت سے وہ سنتا ہی صدائی مستغیث

مستغیث اپنا نہ کوئی جب تک بنے | کہتا ہی تم مین محبت دل جہانتک کہا ہی مستغیث

ذات باری کی ہستی مین جا بجا نشین | کیونکر اس درگاہ سے محروم جائی مستغیث

اڑ دل اپنا ستم دیدہ کر کے بیان | اپنی حالت کسی جگہہ جا کر سناتی مستغیث

ردیف

کرسکے کیونکر زبان سے حال دل اہل ہنر کو بیان
بند زنجیرون مین ہوا جب تو نہ پائی مستغیث

ج

رات دن شام و سحر اپنگا تیری کام سچ
چاند سورج کی طرح روشن کریگا نام سچ

حق کا بندہ ہی اگر کہہ ہر گھڑی حق پر نظر
جھوٹھ کا آخر ہی جھوٹھا اور سچ کا ہی انجام سچ

انہی پایا جز نہیں گر ہے سچا آدمی
راستبازی کر تو پر ابھی سب کا کام سچ

سر بسر سچ ہین فرمان خداوند کریم
سچے دلسے مان جو نا اہل سمجھے جہت م سچ

سیٹھی جو کی تیری ہر اک بات مانند نبات
راستگو ہی اگر بولیگا صبح و شام سچ

المطلع

مرد کا زیور تو دنیا میں ہوا اسلام سچ
تم ہو ان کی دور کر دیتا ہی سب آلام سچ

جھوٹھ ہی میں زبانی اور جھوٹھ ہی میں تیری کی لوٹ
رہتا ہی جو تو پر تو ذات خدا کا نام سچ

سچا ہنر ہی زبان لیکن ہو وہ سچا کلام
صدق دلسے جان لینا جسکو نا کام سچ

جھوٹھ سچ کا ہیگا ہدا کہ نیا مت سر خرو
جو نکلی جھوٹھ سچا نکلا آپ آرام سچ

سچ کہی جھوٹھ نہیں رہتا ہی اسکا اعتبار
مرد کو بولے نہیں تو بیا کبھی بدنام سچ

آجکل کی وقت مصرور کیسا نازک وقت ہی
وقت پیسے جھوٹھ کے دیتا نہیں ہی کام سچ

ہی مال اور زر نہیں گہر نہ سب حقیقتا گنج
وہ ایکدم میں انہا دی برباد مولی گنج

سیرو اپسے بچا ہو وہ مفت خور و کنج
جو تونے ہیچ اٹھا کر کیا ہی بیر ... گنج

سیکی واسطی مت چھوڑا ایک سخن برو
انہا لی بازو کی سب ہی سبا ... گنج

بنا لی سینے کو حسن عمل کا گنجینہ
ہرکام آئی تیرے وہ بدا عظمی گنج

سفر کی وقت بہر جا پو نظر رکہنا
مبادا چہین لیر فرآقی تجہہ سی تیرا گنج

مبادا کام نہ آئی کسی کے تیرا مال
زمین میں دبا ہی بچا کی وہ سرا گنج

وہ بندہ ہیچ سمجھتا ہی گنج قارون کو
خدا سی صبر و قناعت کا جسنی پایا گنج

رہے فیض دائمی کر اپنی ذات سے جاری
کہ بٹتا رہے کونین مین تیرا ہی ہمیشہ گنج

نہ چور کا اسے غم ہی نہ خوف رہزن کا
ہی گھر مین جسنے کیا جمع معرفت کا گنج

دیا ہی حق نے تجھے مال صرف کرنیکو
دبا کے رکھا ہی کسواسطی پھر اتنا گنج

تیرا خزانہ یہ پورا ہے آجکل قبضہ
خدا کی راہ پہ دی ڈال اپنا سارا گنج

تو کیسے مانگتا پھرتا ہی کوڑیان گھر گھر
کہ تیری گھر مین ہی موجود موتیونکا گنج

رہا کسی کے نہین پاس آجتک سرور
جو جمع کر گئے اسکندر اور دارا گنج

بڑھ گیا اس خاک کی پتلے کا کیون اتنا مزاج
چڑھ گیا کیسے ہی یہ عرش برین اسکا مزاج

اپنی پیری اسو عالم جی آگئی اس خاک مین
جیسے اس بیاد کا ہی اسقدر بگڑا مزاج

اونچا کیسے ہے مزاج اس بندہ مملوک کا
عاجزون اور خاکسارونکا بھلا ہی کیا مزاج

اصل انسان ہی جو انسان حلیم الطبع ہوے
آدمی ہے آدمی ہی جسکا آہستہ مزاج

پانی کا قطرہ تھا تو یا خاک پا گرد و غبار
جسپر اب پایا نہین جاتا تیرا اصلا مزاج

خلق سے کیون ایسا پیش آتا ہی کج خلقی کے ساتھ
سب سے بندون سے بھلا رکھتا ہی کیون ٹیڑھا مزاج

نیک باطن اگر صحبت تجھی مطلوب ہے
کر درست اپنی طبیعت اور سنوارا اپنا مزاج

دوست دشمن ایک سے سارے تیری شاکر ہون
بدمزاجی سے جو بہتر ہو اگر تیرا مزاج

اسنے کیا بہتر ہی گر دنیا مین حاصل ہو تجھے
اچھا خلق اچھی طبیعت اچھی ہو اچھا مزاج

خاک سی نکلا ہی تو پھر خاک مین چھپ جائیگا
اسقدر ہی کس لیے پھر تو یہ تیرا اونچا مزاج

اپنے پایہ سے تجاوز سرورا ہرگز نہو

رکھہ سدا اپنا بحد اعتدال ایسا مزاج

پہلے بہی تجہہ سے بہت تہے اہل تاج — سرزمین کا جنکو ملتا تہا خراج

آخرالامر اس جہان سے چل بسی — چہوڑکر سونے کے تاج اور تخت عاج

آجتک سوتے ہین وہ زیرزمین — جنکا تہا عرش معلی پر دماغ

بدمزاجی سے نہین چارہ کوئی — یہہ مرض ہے فی الحقیقت لا علاج

گزرا جاتا ہے تیری محنت کا وقت — کل کو جو کرنا ہے کرلے کام آج

سرجہکانے مین تجہے ای خاکزاد — کیسی عار اور کیسی شرم اور کیسی لاج

ساتہہ نیجائیگا دنیا سے نہین — جسکہ سلطان سلطنت اور راجہ راج

پہر انسان اسکی خاطر کیون ملول — رکہے کیون اس بیوفا کی احتیاج

تیرے کرکام جو کرنیکا ہے — مرد حق ہو کر نہین زنہار محتاج

ہے مرض مہلک ہوا وحرص کا — کر علاج اسکا ابہی سے کر علاج

دم مین دم جبتک رہے مت جا کبہو — دوستون کے پاس لیکر احتیاج

مرد روشندل بنور ایزدی — دین اور دنیا مین ہی روشن سراج

ردیف — ح

صدق دل سے مان لے اُس بات کو
سرور ابو شرع مین جسکا رواج

اپکار خالق اکبر کے نام کی تسبیح — کسن لین عرش پہ جیان تیری تسبیح

فرشتہ جنکے بحر بر مین پہنچ جای — زمین مین ہو اگر کوئی آدمی تسبیح

خدا کے ذکر مین مشغول صبح و شام ہو — کہ اسکے نام کی ہر وقت ہر گہری تسبیح

جناب باری کو کر یاد یار مدام — ہاتہ کے اتہہ مین سمرن کہی کبہی تسبیح

دم اخیر تلک گر عبادت ہو مول
سمجھ لے زندگی میں اپنی زندگی تسبیح

فلک پہ سارے ملک کرتے ہیں خدا کا ذکر
زمین پہ پڑھتا ہے ہر ایک آدمی تسبیح

پڑھا اسنے سینہ سے سبحان ربی الاعلےٰ
کبھی یہ صفحہ دل پر لکھی ہوئی تسبیح

کبھی زبانسے نفی بول اور کبھی اثبات
کبھی پکار تو تہلیل اور کبھی تسبیح

خدا کی یاد میں ہیں دام و دد و وحوش و طیور
اسیکی کہتے ہیں ورد روز با کبھی تسبیح

فریب و مکر کا ہرگز چھپا نہ چھپتا وہ
نہ باندہ لوگوں سے دکھلانے کو بڑی تسبیح

ہزار دانہ کی تسبیح کیا ضرورت ہے
بنا لے انگلیوں کی وقت بندگی تسبیح

بسلک نظم پروئے ہیں گہر سرور
بنا لے موتیوں کی حمد ایزدی تسبیح

بود بدہ کہ تلاش چشم دل ہیں اظہار ہو
تا بہ جلوہ بنہد دیدہ ات دیدار روح

آب پاشی کن چو ابر از دیدہ گریان خویش
تا شود خندان ببستان تنت گلزار روح

کس شفا نجو از طبیبان زمان آزار جان
از مسیحا کے شفا حاصل کند بیمار روح

بگسل از دوش انبار تعلق ای عزیز
تا نگردد بار جسمت باعث ادبار روح

مطلع

خانہ تن را پاک کن بخشد زانوار روح
سینہ را گنجینہ پرکن ز اسرار روح

کن ز سودائے محبت روز و شب سوداگری
تا کند گرم و رشہر تنت بازار روح

یک قدم بیرون زخارستان تن ای عندلیب
کن نظر در لالہ زار گلشن بیخار روح

شمع رشد روشن کن اندر دل زنور معرفت
تا شود خاک وجودت مطلع انوار روح

عرشیان گریہ و روحانیان حیرت زدہ
از صدای نغمہ جانسوز موسیقار روح

[illegible] تعالیٰ جو ہن شہود [illegible] | شہدا نہیں وجود کی جو دربود لست وار روح

[illegible] نا جز [illegible] ور بند عصیان مبتلا
رحم [illegible] خدا [illegible] بحال [illegible] روح

اگر [illegible] وحدت کی [illegible] | ہو سکی وات مطلق ہی جا تا تشریح
تو [illegible] کی [illegible] | الگ الگ [illegible] صفا [illegible] تشریح
[illegible] مطلق ہی جسکی [illegible] | [illegible] صفات تشریح
[illegible] سدو [illegible] | اسکی کوئی موحد کی ذرا تشریح
[illegible] | لکھیگا کیا کوئی تفصیل اسکی یا تشریح
[illegible] بات [illegible] | غریب [illegible] جس بات کی [illegible] تشریح
[illegible] | [illegible] کیا [illegible] تشریح
[illegible] محبت کی [illegible] | [illegible] باطن کی [illegible] تشریح
[illegible] | [illegible] کی قرآن [illegible] تشریح
[illegible] | ہی [illegible] اسکی [illegible] تشریح

[illegible] ہو گئے نامہ اے محمد
[illegible] تشریح

[illegible] علاج | قوت جسم راحت [illegible]
[illegible] سب کو [illegible] | [illegible] سبھی خلق [illegible]
[illegible] بندگی [illegible] | سجدہ کر [illegible] تمام [illegible]
[illegible] سے اپنی تقصیر [illegible] | رو ہمیشہ [illegible] زاری [illegible]

بعد از ان دیکھہ غیر کی حالت	پہلے کر اپنے حال کی اصلاح
نفس سرکش کی جنگ کی خاطر	گر تو مرد خدا ہے باندہ سلاح
مارتا ہے اگر اسیکو مار	شرع مین بہی ہی جسکا خون مباح
جسم کو بندگی مین کہہ مشغول	کہ خدا بخشے تیری روح کو راح
زال دنیا کے ہوتے تہی مین	روز لاکہون طلاق اور نکاح
دیکھہ بچ اسے بچ سکے جتنا	ہی تیرے واسطے یہی افلاح
پہنچے تو راہ منزل مقصود	ہو اگر رہرو طریق صلاح
دیکھہ گر تیری آنکہین و تن مین	ملک ملکوت و عالم ارواح

ردیف	اپنے فضل و کرم سے مسرور کر کہلا رکہہ باب فتح یا فتاح	خ

بہلائی کرنے کسی سے کہ آجکی تاریخ	بہلا زمانہ بہلے ان مین اور بہلی تاریخ
پرانے وقتون کی برباد ہو چکی تاریخ	نئے زمانہ کی ہے آجکل نئی تاریخ
بغیر خوبی زمانہ سی جب تو چلدیکا	مبارک آئیگی دیکہین وہ کونسی تاریخ
بہری ہین ذکر سے جنکے ہزارون تاریخین	کہان گئے کہان وہ دیتی ہین آجکی تاریخ
نشان نہ وارثے دفتر کا آج ملتا ہی	نہ پائی جاتی ہی کوئی سکندری تاریخ

مقطع

جہان مین آیا تہا تو پہلی ہی کسی تاریخ	یہان سے جانے کی بہی کوئی آئیگی تاریخ
ہمیشہ کرنیکا ہی کام حق کی بندگی کا	تم اسکے واسطے ٹہرا لو مت کوئی تاریخ
خدا ہی جانے کہ کس روز مرگ آپہنچے	کہ اسکی کوئی نہین ہی مقرری تاریخ

گزرتے جاتے ہیں دن جتنے زندگانی کے
ہو وقت شام بھلا کس سے مانگے کا اجرت

کم ہوتی جاتی ہے ہر روز عمر کی تاریخ
لکھے بیٹھ کے جبکی گزر گئی تاریخ

لکھی ہیں تو نے بہت سی کتابیں ای سرور
کوئی ہے حمد کوئی نعت اور کوئی تاریخ

ماریاں مارو دکھاتا ہے تجھے ہر بار چرخ
پھر گھڑی ہر وقت ہر دم روز و شب صبح و مسا
مارا جھکتا ہے دولت کا کیسے کیسے
الٹیاں چلتا ہے چالیں روز و شب گردون دون
از فیض حق اگر برسے زمین پر ایک بار
بندگی میں گردنیں گردون دون کی جھک گئی
پھر اگر شکر و رونیوں کیوں اسکے
بیوفا نا آشنا دنیا ہے کسکی آشنا
گردش گردون سے کیوں ہر دم ڈرتا ہے تو
لائیگا اک روز چکر میں تجھے گردش دوران

جبتلک ہے دور میں ہر روز و شب دوار چرخ
رنگتیں کرتا ہے دنیا میں نئی اظہار چرخ
اور دکھاتا ہے کبھی ظلمت ادبار چرخ
ٹھوکر کھاتا ہے ہمیشہ چرخ کج رفتار چرخ
خار سے پیدا کرے سو گلشن بیخار چرخ
ہو گیا نور خدا سے مطلع الانوار چرخ
کھاتا ہے مثل سے و خور پھر گلی بازار چرخ
دوست کسکے ہے زمانہ اور ہے کسکا یار چرخ
جب ہیں دنیا میں تیرے کام کے مختار چرخ
ہوگا تیرے حکم دینے کے لئے تیار چرخ

بار دنیا سر پہ ای سرور اٹھا بیٹھا ہے تو
آ نجائے اس سے بڑھ سوین تیری ای یار حیرت

کسقدر رکھتا ہے اپنا حوصلہ انسان فراخ
اے صابر تھوڑے سے لقموں سے بھر لیتا شکم
ہت تنگی سے دیتی ہیں ہی وقت اخیر

کسقدر اس مرد کی ہمت کا ہے دامان فراخ
پیٹ کو کہتا ہے اپنا بندہ نادان فراخ
جنکے دنیا میں محل اونچے ہیں دالان فراخ

تھوڑا دیا جو جی چاہتا ہی اندن
معرفت کا ہی کھلا دروازہ اور رستہ فراخ

گلشن دنیا مین کسکس گل کو دیکھی عندلیب
حوصلہ اسکا ہی ازبس تنگ اور بستہ فراخ

بخشی وسعت ہی محبت کو خدا نے کسقدر
حق نے کیا پیدا کیا ہی دامنِ احسان فراخ

بارگاہِ ذاتِ ربانی مین تنگی کچھ نہین
آنیوالون کے لیئے ہی یہ گھر جانان فراخ

رونا دھونا تنگدستی مین عبث ہی دوستو
روزی کر سکتے نہین دیدۂ گریان فراخ

سب سے اعلیٰ چاہیئے کہین دلیری اہلِ دل
سب سے بڑھکر چاہیئے ہو ہمتِ مردان فراخ

چاہیئے روئی زمین پر پنجۂ دستِ سخی
ہو بشکل دامنِ ابرِ گہر افشان فراخ

سحر تو راست ہو بوقتِ تنگدستی تنگدل
ہاتھہ کر دینگے تیرا شاہنشہ جیلان فراخ

بندہ ہوکر اگر ہو تو گستاخ
لوگ اسپر کرینگے تجھکو فراخ

بند کر جتنے تیرے سینے مین
ڈال رکھے ہین حرص نے سوراخ

گلشنِ دہر کتنا چوڑا ہے
باغِ دنیا ہے کیسا باغِ فراخ

تختے تختے پہ جلوہ گر ہین پھول
نغمہ زن بلبلین ہین شاخ بشاخ

کیون بنا لیگا ہی کاخ اپنا
آسمان تک یہ بندہ گستاخ

تھوڑا سا انقلاب جب ہوگا
خاک بن جائیگا پلٹ کر کاخ

موت آئی تو بھاگنے کے لیئے
کونسا بندہ ڈھونڈیگا سوراخ

سایہ گستر بشکل طوبیٰ ہین
شجرِ معرفت کی ہر ہر شاخ

ردیف د

تنگ حالی مین مت ہوا ای سحرو
مانگ اپنے خدا سے رزق فراخ

ہوا و حرص کا جب تک تو ڑین بہم پیوند
خدا سے کس طرح جوڑینگے یک قلم پیوند

کبھی اکھڑ نہین سکتا قیام عالم تک
خدا سے جسکا عزیزو کیا ہے جم پیوند

چھڑاتا جاتا ہو دنیا کا بندہ سالک
بشاہراہ طریقت قدم قدم پیوند

نہ ٹوٹتا ہے نہ ٹوٹا تھا اور نہ ٹوٹیگا
ہے سخت رشتہ محبت کا او ستم پیوند

خدا نے باندہ دیا تھا وجود عنصری کا
ازل کے روز بسر رشتہ عدم پیوند

ہم آج رکھتے ہین کیون عار خاکساری سے
کہ ہونگے خاک ہی آخر کو پاکے ہم پیوند

نہ آتا دیکھنا نہ ہار دام دنیا مین
چھڑا ہی لیتا ہو اسے ہین وہ کم پیوند

بلا ہو اور بنا کیون پڑ ستے جاتے ہو
لگاتے جاتے ہو کیون بار ہم بہم پیوند

بنا کے سیکھو نہ ہین اپنا جو رشتہ
سمجھ کے سیکھو نہ ہین لیتے اپنا ہم پیوند

[illegible]
[illegible] پیوند

غزل

بہروسا اپنا [illegible] کہ خسرو
کہ ہوتے جاتے [illegible] پیوند

فارسی

ہر چہ خواہد میکند خلاق اکبر نیک و بد
نیست در دست خدا بندہ پرور نیک و بد

مسلم و کافر بہر کردن نیاک بندگی
باندہ در محراب بیش گمون ہر نیک و بد

باروان ابر کرم رحمت بر پست و بلند
ہست خوش [illegible] آبہر نیک و بد

حصہ می یابد ز خوان نعمتش ہر مار و مور
میخورد ہر روز و شب روزی برابر نیک و بد

جا بجا لرزان و ترسان ہست از رعبش جہان
ہست از قہرش ہراسان ہر زمان ہر نیک و بد

نیک و بد امیدوار فضل و احسان خدا ست
سوی او دارد نظر با دیدہ تر نیک و بد

غور کن در حالت خورد و کلان جملہ عالم
گر ز چشم عبرت لمی دان نظر در نیک و بد

ورزمانه روز و شب طالب همی باشی تو سپید
پیش آید روی خود زین پرده اکثر نیک و بد

تا توانی دوستی کن ترک با خلق جهان
زانکه هستاز دستانت طالب نیک و بد

فی الحقیقت مرجع خلق جهان ذات خداست
سوی حق دار و رجوع خود سر نیک و بد

بنده را یارب عطا کن دیده مردم شناس
تا شناسد هر زمان ز انوار سرور نیک و بد

جو خود ہی بندہ محتاج ہے اسپہ کیا امید
خدا کی ذات پہ رکھ بندہ خدا امید

ہے طالبان حقیقت کی پیشوا امید
ہے سالکان طریقت کی رہنما امید

نہ دوستی کی ہے دنیا سے ابتدا امید
نہ ہی وفا کی زمانہ سے انتہا امید

ہزاروں گوشہ نشین بندہ خدا رکھتا ہے
ہے حق کی ذات پہ اسکو ہزار ہا امید

دم آزما ہے نہ آئے نہ آئے کیا ہے
ہے کس کو زندگی کی اکدم بھلا امید

گناہگار ہزاروں گناہ کرتے ہیں
نہیں ہیں فضل خدا سے مگر وہ نا امید

جو آیا جانے کی خاطر ہے دار فانی میں
قیام کی کوئی نہ رکھے یہاں ذرا امید

بغیر حسرت و افسوس نا امیدی کے
امیدوار کو سمجھے بھلا ہے کیا امید

وفا کی اہل زمانہ سے اس زمانہ میں
نہ ایک رکھے توقع نہ دوسرا امید

امید بندوں کی مطلب برآوری کرتی ہے
دکھاتی سب کو ہے مطلب کا راستہ امید

بھروسا رکھیگا پورا اگر تو خالق پر
تیری برآئیگی فی الفور سرور امید

زہی بندہ ہے بند غم سے آزاد
نہ رکھے جو کہ حب مال و اولاد

عیاں وحدت سے ہے کثرت کا جلوہ
اسی واحد سے ہے لاکھوں کی تعداد

وہ ہے شایستۂ اقلیم ہستی
وہ ہے فرمانروائی ملکِ ایجاد

خدا کے فیض سے باقی ہے سب فیض
ہے خلقت جسقدر ارواح و جماد

ہمیشہ وہم بجو ہین اہل تسلیم
نہ زاری ہے نہ نالش ہے نہ فریاد

مطلع

رہیگا کب تلک یہ خانہ آباد
وہی باقی ہے ہے جس گہر کی بنیاد

خدا سے مانگ جو تو مانگتا ہے
کہ مل جای تجہے دولت خداداد

عزیزو نفس امارہ کو مارو
کرو قتل اسکو اور بنجے جلاد

گرفتارِ غمِ دنیا نہو نا
ملائک ہو جاؤ سب سے اور رہو شاد

نہو گر آدمی مین آدمیت
تو پہر کس کام کا یہ آدمی زاد

خوشی خالق کی گر تم چاہتے ہو
ہمیشہ رکہو اپنی خلق کو شاد

خدا کا دوست ہے حکمِ خدا سے
اگرچہ فاسق و فاجر ہو جواد

غزل اک اور بہی لکہو اس طرح پر
کہ خوش ہون تجہسے مردانِ خدا یاد

غمِ دنیا مین ہو جاینگی برباد
تیری یہ جان شیرین مثلِ فرہاد

نہو مغرور اتنا اور نہ کر فخر
بسابق عزتِ آبا و اجداد

وگر لایق ہے بیٹا ای ہنرمند
کر اس عزت پہ عزت اور ایزاد

مجرد بن بشکلِ اہلِ تجرید
رہو فردِ جہان مانند افراد

بوقتِ غم خدا پر رکہہ بہروسا
خدا سے وقتِ مشکل مانگ امداد

خدا کا ای مسلمان مان فرمان
پذیرا کر جو ہو خالق کا ارشاد

مطلع

خدا کے روبرو کر اپنے فریاد
کہ ہو وہ داد گر فریاد کی داد

کہ ہر اک باغ جو عالم میں جتنا ہے
رہو آزاد مثل سرو آزاد

نہیں ملنے کا تجھکو رزق مقسوم
زیادہ حد سے اور قسمت سے ایزاد

نہ بھول اپنے خدا کو مثل فرعون
نہ کر لوگوں پہ شدت مثل شداد

اڑا اے حق نہ خاک اپنی کا خاکہ
ہوا و آب پر ہو جائے برباد

بجھا مت واسطے سوز عشق کی آگ
یہہ ہو وے گرم یہ کچھ نہ خداد

سبھی سے کیسے تھا اپنی دار کو
بنا سخت اپنا سینہ مثل فولاد

فقط ساکے جہاں سبھی پیر و دوست
بنا لے دوست مردان خدا یاد

تیری دولت تیری و شاں تیرے بعد
بہت ہی جلد کر لیوینگے برباد

اُٹھا یا اُسکو لیجائینگے حکام
دیا کہا جائینگے سب ملک و اولاد

ردیف	تیری حمد ایزدی کس سے بنا سرو زبانہ بولتا ہے آفرین باد	ذ

ہے اُسی دام تعلق میں یہ بندہ ماخوذ
باپ دادا ہی تھا جس پھندے میں اسکا ماخوذ

کیسا پابند طمع ہو گیا انسان طماع
حرص کے پنجہ میں ہے آدمی کیسا ماخوذ

گر یا دانہ پہ نگہ بھول کے مرغ نادان
کیونکہ اس دام غم و رنج میں ہوتا ماخوذ

چھوٹ ہی جائیگے گر اس پھندے سے بندہ اک بار
اُسکو کر لیتے ہیں فی الفور دوبارا ماخوذ

ایسی آفت سے بھلا بچ سکے کیونکر انسان
جس مصیبت میں زمانہ ہے سراپا ماخوذ

کس مصیبت سے یہاں آدمی رون کا ستا
کس گرفتاری میں تھا ہے ہمیشہ ماخوذ

ہم نے پایا جسے دنیا مین مقید پایا
فی الحقیقت جسے دیکھا اسے دیکھا ناخوش

آدمی ہوتا اگر صاحب ہوش و ادراک
محبس غم مین ہوتا کبھی ایسا ناخوش

ایسا زنجیر تعلق مین ہوتا پابند
ایسا زندان تفکر مین ہوتا ناخوش

چھوٹنا پاؤ گے جبتک کہ دم جائیگا
دام دنیا مین خبر دار [illegible] ناخوش

دیکھین کب نکلیگی سرور کے تن زار سے جان
دیکھین کب چھوٹیگا زندان ہستی سے ناخوش

مگر کا یہ لکھہ کے کار بیقدر ائی ہے جبر کا غذ
سنیا ہی جنکا [illegible]

بنا کر جسکو سب اہل نظر تعویذ بازو کہین
کوئی [illegible]

تیری سمجھا نیکو اس کا تب خوشخط کیون
[illegible]

تعلق کا نہ بار و دفتر خالی دیوان عالم مین
قدرت [illegible]

لپیٹا جائیگا جسوقت دفتر ہستی ہوگا
[illegible]

رقم اپنے سکین جتنی مضامین خاک اسکے
کہ جو روشن ہو شکل کا [illegible] سر بسر کاغذ

مطلع

لکھا ایسا ذوق و شوق حق مین ہے اہل نظر کاغذ
کہ کوچا [illegible] کی دل مین [illegible] کاغذ

خدا کا نام اپنے صفحہ دل پر فقط لکھہ دے
نہ رکھہ دفتر کے دفتر [illegible] کاغذ

ورق کسو [illegible] شام و سحر ناداں پلٹتا ہے
کیا کرتا ہے دن اور رات کیون [illegible] کاغذ

موحد ہنکو کہتے یاد نکتہ ایک وحدت کا
نہیں لکھا ہے جسکو خامہ قدرت نے [illegible] کاغذ

سیاہی ہی پھینکدی ہے تو نظر تیری نامہ پر
[illegible] نظر کالا جدہر دیکھو ادہر کاغذ

مطالعہ کر کتاب عشق کا شام و سحر سرور

ردیف	فقط دیکہہ نامہ اعمال کا ہیبت لطف کا غذ	ر

بندۂ عاجز سامنے کرتا ہو اتنا زور و شور — اسقدر کیون خاک کا کرتا ہی پہیلا زور و شور
جسکو مغرور ہی دکہاتا ہی بندۂ ناتوان — کیسی طاقت کیسی قوت اور کیسا زور و شور
تہوڑی ہستی ہی کسو ہی جوش و خروش — اس ذرا سی تاب پر ہوتا ہی کیسا زور و شور
سینکڑون رستم ہزارون پہلوان ہون امیر — چلدیے دکہلا کے آخر اپنا اپنا زور و شور
ٹوٹ جائینگی یہہ قوت بازون کی کمان — خاک مین ملجائیگا انسان انکا سارا زور و شور
ہاتہہ سی گر ہو سکے کچہہ کام کر ای مرد حق — فائدہ کیا ہی زبان سی اتنا کرنا زور و شور
مرد میدان عبادت ہی وہی مرد خدا — آگے اس میدان مین جو دکہلا دے پورا زور و شور
اہل دنیا کو حقیقت مین کچہہ کی باک نہین — کرتے ہین ناحق ہمیشہ اہل دعوی زور و شور
ہی ادہر بندون کے دلمین جوش ان تیغ کا — حق کی رحمت کا ادہر کرتا ہی دریا زور و شور
آج تیری جسم مین جتنی بہری ہی تیغ مین — چار دن کے بعد یہہ ہو جائیگا کیا زور و شور
ضعف پیری ہی پہلوان کمزور ہی تیری نشست — پہر بہلا کس تاب پر ہوتا ہی ایسا زور و شور

لکہی یہہ **سرور** نی زور و شور کی تو نی غزل
جسکے سنکر دلمین ہو جاتا ہی پیدا زور و شور

خوشی سے مان **سرور** حکم تقدیر — کہ جاتی ہی نہین ہرگز اسمین تدبیر
ندی اتہون سی عجز و خاکساری — اگر اسکے عوض ملجای اکسیر
بلوح سینہ لکہہ دی حق کا نقشہ — یہہ تصویر اپنی دلپر کر لے تحریر
زبان پر لا نہ غیر از راستی بات — کہ اہل دل ہی سن لین تیری تقریر
زمانہ مرگ کا ہے آنیوالا — نہ ہوگی اسمین کچہہ تقدیم و تاخیر

کہان رہجائینگے قائم تیری بعد | یہہ عالیشان محل اور اونچی تعمیر
نشانہ موت کا ہوگا تو آخر | پڑیگا بر ہدف اک روز یہہ تیر
گناہونکی معافی مانگ حق سے | خدا سے بخشوا ہر ایک تقصیر
محبت کرتا ہے تو دنیا کی خاطر | یہہ سب جعل و فریب مکر و تزویر
بہت پچھتائیگا جس وقت تجھکو | ملیگی آخرت مین اُسکی تعزیر
خوشی مت ہو اگر ملجای دولت | وگر چھن جای مت کر دلکو دلگیر

ابہی کہا سمروز انجام عاقبت کا
سنو اِس کام کو کر اچھی تدبیر

ملکے بیٹھو دوستو پھر عبادت یار یار | پھر جگہہ ایک ایک دو دو مین تین ہوجائینگے چار
عمر گزری کٹ چکا دن شام کا اب وقت ہے | کر سکیگا کیا بھلا اس وقت آخر بیکار کار
گل نہ آئیگا نظر گلشن مین جب آئی خزان | عندلیب زار دیکھیگی پھر کیونکر یار زار
دی نہین سکتی مین کچھ تجھکو دو دنیا کی دوست | بن نہین سکتی ہین دشمن دوست او اغیار یار
ذی تعصب ہر کسی سے دل کہ حق ناحق تجھکو ملے | جس طرح ملتے ہین باہم دوست و دوست دیار یار
سیر کر اے دوست گل کی پہلے اس گلزار کے | پھر نہ پا اپنی گلے کا انگشت زینہار تار
ٹوٹ جائینگے یہہ سب پیوند بعد از چند روز | رشتے سب ہو جائینگے دنیا کے آخر تار تار
نفس کا تو سیو ہا دہن سے کے لینا انتقام | اُسپہ خود کرنا پکڑ کے ہاتھ مین تلوار وار
ایکدن یہہ سانپ بنکر مار ڈالیگا تجھے | نفس امارہ کیا کرتا ہے ہر دم مار مار
موسم گل با خزان ہو لالہ زار و ہر چمن | دلکو اپنے انقلابون سے نہ کہنا خار خار

سخت بیماری ہے درد دل ترا بی اُسکو

جھکے نہ پر نہ عزت ای سرور بار بار

وحدت کا کر دل سے اقرار بار بار | کر منہ سے حق کے کلمہ کی تکرار بار بار
کرتا رہو ہمیشہ صفا دل کا آئینہ | لگتا رہے تا کہ اسکو نہ زنگار بار بار
کر ہر بار بندگی رب کریم کی | سر کو جھکا کے سجدہ مین ای یار بار بار
کس طرح دیکھتا ہی تو نہ بہار دیکھ | ہر فصل مین یہ گلشن بیجار بار بار
برسا خدا کے خوف سے خون جگر مدام | آنکھون سے شکل ابر گہربار بار بار

مطلع

حب ہے دنیا و دولت بیدار بار بار | بخشا ہے یار جسکو یہ دربار بار بار
آنکھون پہ جسکے پردہ غفلت ہے دنیا | دیکھا اسی نے چہرہ دلدار بار بار
کب بار بولینگی گلشن مین بلبلین | کب پھولیگی یہ حسن کی گلزار بار بار
حق بار بار کرتا ہی سب کے گنہ معاف | توبہ قبول کرتا ہے غفار بار بار
آخر وہ پا ہی لیگا مسیحا کو ایکدن | ڈھونڈے اگر کوئی اسے بیمار بار بار

پھیلا بغیر حق کے نہ غیرون کے روبرو
دست سوال سرور نادار بار بار

ورد کر نام خدا لیل و نہار | مغفرت کا ہو اگر امیدوار
بندگی کر حق کی ای کاہل وجود | کام مین بہت سست ہوا ہی نابکار
بندہ کہلاتا ہی گر دنیا مین تو | بندہ بن اور بندگی کر اختیار
خانہ دنیا منقطع خانہ ہے | پر نہین ہے اسکی بنیاد استوار
زندگی اپنی کے دن گنتا ہو | بلکہ ہر دم مرگ کا رکھ انتظار

عاشق جانباز ملجائے اگر — کردے اپنی جان و دل اسپر نثار

مطلع

عاجزی کر عاجزی ای خاکسار — کیونکہ ہے یہہ عجز تیرا افتخار

گلشن دنیا کا بنکر عندلیب — سیر کر ہر خزان و ہر بہار

گاہ ذوق و شوق مین ہو نغمہ زن — گاہ گل کی یاد مین رو زار زار

ہای کوئی خار بھی اس مین اگر — رکہہ نہ کچھہ بھی اپنے دامن سے غبار

غم نکہا دنیا کا ہرگز غم نہ کہا — دل کو رکہہ ہمیشہ بحال برقرار

کیون نہ بخشیگا تجھے رزاق رزق — کیون نہ پالیگا تجھے پروردگار

ہر کنارا سے رہا ای مرد حق — ہے یہہ دنیا بحر ناپیداکنار

کرکے عاجز مار ڈالے مرگ نے — جبکہ زال و رستم و اسفندیار

ردیف ز

باوجود ضعف و عجز و لاغری
پھر سے ای مسرور تیرا کیا اعتبار

کٹے ہین لٹنے سے جسطرح دانت تجھیر تیز — کر اثر تو ہی سب ہتہوار اپنا خنجر تیز

ملادی خاکمین گردن پکڑکے دشمن کو — کر ایسا حملہ کوئی اسپ مردانہ تیز

رہا ہی تھوڑا سا دن باقی و دور منزل ہے — چل اپنی راہ دن مانند باد صرصر تیز

فرشتہ بنکر پہنچ جا عرش پر اب ان — کر اس فلک کو لگا کر شوق کے پر تیز

رہیگا سست اگر حق کی بندگی مین تو — ہوگا کسطرح پر تجھہ نفس کا قہر تیز

کہین بھی کچھہ نظر آتا نہین ہا زمین — اندھیری بنگئی ہے دنیا مین ہی کہر تیز

کسی سے بول کچھہ ہم کچہ و رہو لیکن — خدا کے ذکر کا وقت ہے جب ہان کر تیز

ہی اپنے کو لیے رتبہ پہ آدمی مغرور
ہوا ہی بندہ کا باعث وجود کسب تمیز

تجھے بمنزل مقصود شتاب لے پہنچے
اگر ہو ساتھ تیری کوئی اچھا رہبر تمیز

کہ جلیس اولی ہی بتو یہ دم بدم بلوا
زبان کو اپنی نکرے بشکل خنجر تیز

وہ چاند سب کو ہمیشہ دکھائی دیتا ہے
نظر نہیں ہے پہ افسوس تیری سعر و تمیز

اٹھہ مت حق کی عبادت سے چرانا روز روز
بندگی میں تازہ مت لا تا بہانہ روز روز

تجھکو وہ روزی رساں دیتا ہی کھانا روز روز
تیر پہنچاتا ہی تجھکو آب و دانہ روز روز

مانگنی غیروں کے گھر پھر کر نجانا روز روز
روز روز اپنا کمانا اور کھانا روز روز

قصر عالم کا نیا نقش جمانا روز روز
روز روز اسکو بنانا اور گرانا روز روز

منزل فانی کو اپنا گھر سمجھ مت بیٹھنا
ڈھونڈ لینا اپنے رہنے کا ٹھکانا روز روز

سد روز اپنی گناہونکا سمجھ لینا حساب
اسپہ رونا روز روز آنسو بہانا روز روز

روز روز اس خالق اکبر کی کر بندگی
سجدہ و تسلیم میں گردن جھکانا روز روز

تازہ تازہ رنگ کہلاتا ہی روز انقلاب
حالتیں اپنی بدلتا ہی زمانہ روز روز

ہو چکیگا ختم جس دم ای مسافر یہ سفر
پھر یہاں ہوگا تیرا کب آنا جانا روز روز

مت بھڑکنے دینا آگ اپنی ہوا و حرص کی
اسکو تم آب ندامت سے بجھانا روز روز

دوستونکا ایک دن کر لینا پورا امتحان
ایسے دمبازونکا دم بھرو رکھنا نا روز روز

وقت مشکل سب کی لیتا ہی خبر بندہ نواز
اپنا بندونکو ہی شام و سحر بندہ نواز

ہی وہی مالک خدا ای بحر و بر بندہ نواز
بادشہ فرمانروا ای خشک و تر بندہ نواز

اپنا بندہ جسکو خود لیتا ہے کر بندہ نواز
پھیرتا اُسکو نہیں پھر وہ بدر بندہ نواز

خوش نہیں ہوتا کسی بندہ سے غیر از بندگی
چاہتا ہے بندگی کو اسقدر بندہ نواز

ذرہ کو سورج بنادے خاک کو سونا کرے
مہربانی سے کرے جسپر نظر بندہ نواز

کوئی دشمن دشمنی دنیا میں کر سکتا نہیں
ہووے بندے کی حمایت پر اگر بندہ نواز

بیکسی میں بندہ بیکس کا بچاتا ہے کس
مرغ بے پر کو لگا دیتا ہے پر بندہ نواز

دور کر دردونکو کرتا ہے عطا پروردگار
بخشتا ہے بندوں کو زر کو زر بندہ نواز

پالتا ہے اپنے بندونکو وہ رب العالمین
رحم کرتا ہے وہی ہر ایک پر بندہ نواز

مہرباں اُسپر ہیں سب جسپر خدا ہے مہرباں
ہیں اُدھر ہر بندے ہی سب ہے جدھر بندہ نواز

بندے سب ورد زبان کرلیں تیرے اشعار کو
سرورا نہیں اگر بخشے اثر بندہ نواز

فی الحقیقت وہ خدا ہے کارساز
مانتا بندوں کی ہے ناز و نیاز

صدق و اخلاص و نیاز و عجز سے
پڑھ نماز اے بندۂ حق پڑھ نماز

باادب ہو کر جناب حق میں دل
کون تیرے آگے بہتا ہے نیاز

درگزر غیرت سے اپنی اے عزیز
رکھ بچا کے تجھ سے اپنے سرفراز

دل اُسی کو جسکو ملنا چاہیئے
اُس سے بچ ہے بچنے جب احتراز

چھوڑ سب آلودگی ہے سینہ صاف
جان و تن کر پاک کہدے پاکباز

ہاتھ کر کوتاہ مال و جاہ سے
چھوڑ حرص و طول اُمید دراز

فاش مت کر راز در دیکھ بغیر
وقت جب تک نہ ضرورت دار راز

بند زبان لاتا نہیں جز یاد حق
مرد عاشق جب سوز و گداز

عشق ذرّونکو بنا دیتا ہی خور — عشق کر دیتا ہی کنجشکونکو باز

عشق سے دنیا مین شہرت کر گئے — خسرو و شیرین و محمود و ایاز

دو زبر مطلب برآ سکی لئے — حملہ کر مثل سوار یکہ تاز

جب انکا آئے کوئی ہو یا لطر — پنجہ کھول ور با چنگل سنگے باز

ردیف س

کیون سنے یہ یاران تعلق مین اسیر — کیون ہی سرور پای بند حرص و آز

جیتے جی کرتا ہی کب دنیا سے دنیا دار بس — انہو منہ سے گرچہ وہ کہتا ہی سو سو بار بس

زندگی مین جھگڑے جاتا ہی بنا آدمی — دم نکل جاتا ہی جب تکتی ہین سنگ بار بس

سخت تنہا ہے یہہ بیماری ہوا و حرص کی — جان تن آزار ہی دنیا مین یہہ آزار بس

ہی خدا ہی وارث و ور دو دل یہ نانگی — ہی خدا ہی دستگیر بندگان زار بس

وقت مشکل ہے وہی ہر ایک کا مشکلکشا — اور غم و رنج و الم مین ہی وہی غمخوار بس

پردہ پوش خلق ہی وہ ستار العیوب — واقف اسرار دل ہی ایک وہ دلدار بس

بے وفا دنیا ہے عمر جائیگی گزر اپنی تمام — آتے آتے دم یہہ ہو جائیگا آخر کار بس

ہیں یہ دنیا کی عمارت ختم ہونیکی نہین — چھوڑ دو اسکو یہان بس کرو ای معمار بس

کھا چکا دنیا کو تو اور تجھکو دنیا کھا چکی — اب تو کر اس سے خدا کیواسطے ای یار بس

سیر ہی گلزار کی کرلے کہ بعد چند روز — ختم ہو جائیگا گل اور موسم گلزار بس

اس تجارت گاہ دنیا مین کچھہ کرلے سرور لین دین — ہونیوالا ہے یہہ سودا ختم اور بازار بس

خدا کی ذات کو ہر ایک دم سمجھنا پاس — نجانا دور کہ ہے دلربا ہمیشہ پاس

بہی لکہین نہین جاتی کہ کہر ہو مہروالا   قیام رکہتا ہی بندہ کہ اسکا مولی پاس
ہو دشمن اگر سب ارشاد وات ربانی   خدا ہی بندہ کے پاس اور خدا کے بندہ پاس
ہمیشہ دیتا ہی روزی گنہگارونکو   خدا کو بندہ ناچیز کا ہی اتنا پاس
عزیزو ڈہونڈتے کیون دور دور پہرتے ہو   ہمیشہ جبکہ رہا کرتا ہے وہ مولی پاس
خدا کا نام فقط رکہہ لے پاس دنیا مین   اٹہا دی بات جو ہی مال و زر خزانہ پاس
جہان سے جائیگا جسوقت ساتہ کیا لیگا   جب آیا پہلے تہا اسوقت رکہتا تہا کیا پاس
اگر تو لوگونکی خاطر عزیز رکہیگا   تیرا کریگا نہ کیونکر زمانہ سارا پاس
دعا مرو دل زار غیر سے مت مانگ   کہ بیمر رہتا ہی وہ چارہ گر مسیحا پاس
دم اخیر سمجہہ لو ہر ایک دم اپنا   ذرا سے جا مین ہاتی کوئی گہڑی پاس

سفر ہے طول رہ آخرت کا ای **سرور**
بہت سا خرچ تم اپنی گرہ مین رکہنا پاس

لا ہی جو جنس اچہی اس بازار مین بازِ جنس   نقد وہ حاصل کرو ساتہہ انہی جو لیجائی جنس
سو سوداگر کو دیتا ہی وہی ہیچ تو لائی جنس   روبرو جس خلق کے ہر جنس کی شہرائی جنس
ہی مناسب سوداگر کو یہہ سوداگری   جو بنا بازار محبت مین قیمت لائی جنس
سالکون کی ہر طرح سے ذخیرہ پر غنی   وقت پر گر نقد کچہہ حاصل ہو دلوائی جنس
ہی محبت اپنی اپنی نوع سے ہر نوع کو   چاہتی ہین اپنی اپنی جنس کو اپنائی جنس
مال و زر دنیا چہڑا دنیا سے اپنی آپ کو   جان بیچ جائی اگر بہر گزند پڑئے جنس
لے بیچ کہر تک مسلمانو سے مال کو   راستے ہی مین مبادا اپنی لٹوائی جنس
سوداگر اچہا کہ اسپ سے تمہکو سودا اچہا ملے   جنس لا اچہی کہ تجہکو فائدہ پہنچائی جنس

کردی سائل کے حوالے جو تھا نقد و جنس و مال	تا بجنس عند الضرورت تجھکو وہ ملجای جنس
بولا سو وا گر سے اور نادانی ہی دو کانا	ہر طرح کی جو کہ اس بازار مین پہیلا جنس

سرورا وا کیا اپنی کر کے حالت بیان
کہو لکہ نقد اپنا یہہ دکہلایا و کہلائی جنس

دور ہی سی سونگہہ اس گلشن کی ہوا	پر لگا مت ہاتہہ مت جا گل کے پاس
حق تیری ہر عرض کرتا ہی قبول	مانتا ہی وہ تیری ہر التماس
مستحقون کو لٹا دی اپنا مال	حق شناسی کر سدا ای حق شناس
کہول دہ کیسہ جو باندہی ہی پڑے	باندہ مت رکہہ اسکو جو رکہتا ہی پاس
غم نہ کہا ای مرد دانا غم نہ کہا	کام سب تیری خدا کر دیگا راس
مشکلین کر دیگا حل مشکل کشا	بن کے صابر صبر کر مت ہو اداس
چہوڑ ہی جائیگا آخر جتنا گنج	کر لیا ہے جمع تو نے اپنے پاس
ہو گیا فربہ اگر تو کیا ہوا	خاک کہا جائیگی آخر تیرا ماس
پاک کر دلکو ہوا و حرص سے	جسم کو دہو اور بدل اُجلا لباس
بندہ بن مت ڈر کسی بد خواہ سے	عاجزی کر اور رکہہ دل مین ہراس
کون اس دار فنا کو چہوڑتا	گہر اگر ہوتا یہہ مستحکم اساس
ذات حق ہی مالک ملک جہان	رازق وحش و طیور و جن و ناس
مرد طماع و حرص [illegible]	رات دن گردش مین ہی مثل خراس

ردیف	سرورا تو بندۂ حق ہے اگر سر جہکا اور کر ادا حق سپاس	ش

کار کن سرگرم ہر شام و سحر در کار باش
روز و شب بالانتظام کار خود ہشیار باش

در محبت دائما دل زندہ باش ای زندہ دل
در عبادت روز بے آرام و شب بیدار باش

نرم شو مثل موم و با سنگدل مانند سنگ
باش گل و در بوستان جہان بی خار باش

سینہ کن صاف از ہمہ گرد و غبار ما سوا
صورت آئینہ بصورت تجلی دار باش

مقطع

عاشق روی مسیحائی اگر بیمار باش
گر تو ہستی طالب گل عندلیب زار باش

دیدہ صورت ببند و چشم معنی باز کن
پردہ ہا بردار و محو جلوہ دیدار باش

کن بوحدت اعتراف و از دوئی انکار کن
باخدا یکرنگ ہستی و از خودی بیزار باش

تشنہ شو تا جرعہ از آب حیوانت دہند
دل بدہ با بحر و از این و آن دلدار باش

سر تسبیح از بہار کار حضرت باری تعالیٰ
روز تا شب بر در تسبیح چون پروار باش

باش نالان تو بشکل بلبل در فراق روی گل
نغمہ زن در سوز و ساز مانند موسیقار باش

باش مملوک جہان ای بندہ تا مالک شوی
سر بنہ سرور بخاک بندگی ہموار باش

خدا کی رکھتا ہی جو بندہ خدا خواہش
خدا بغیر کسی کی ہی کسکو کیا خواہش

مرادیں چاہنی والوں کو چاہ دیتی ہی
ہی سب کی مطلب و مقصد کا مدعا خواہش

زمانہ سارا ہی دیوانہ اپنی مطلب کا
نہ یار رکھتا ہو تیری انتہا خواہش

خدا کو جب تیری خواہش ہمیشہ رہتی ہے
تو اسکی کیوں نہیں کہتا ہی بیجا خواہش

خدا ہی چاہی تو بندہ کی پوری خواہشیں ہوں
کہ ایک بندہ ہی جو اور ہزار ہا خواہش

خدا ہی بندوں کو ساری مرادیں دیتا ہے
نہ پوری کرتا ہی انکی خدا و را خواہش

اخیر دنیا سے چلدیگا جانے والا
یہان ہی اپنی ہر اک چھوڑ جائیگا خواہش

خدا کے چاہنے والے کسیکی رکہتے ہین
نہ ابتدا مین ضرورت نہ انتہا خواہش

ہر ایک شخص کے دل مین جہان فانی مین
جدا جدا ہی تمنا جدا جدا خواہش

رہیگا سب کا زمانہ مین گر تو خواہشمند
تیری ہی دنیا مین ہر ایک کہیگا خواہش

خدا سے اگر جو تم مانگتے ہوائی سرورا
کسیکی رکہہ نہ بجز ذات کبریا خواہش

سر جہکا سرور کہ حق تجھکو کرے ہمپائے عرش
لامکان بن جا کہ حق بخشے مکان بالائے عرش

خاکساران الہی نے وہ پایا ہی عروج
سرنگون جنکے کمال عجز سے ہوجائے عرش

بندگان حق اگر دیکھین نگاہ تیز سے
پر زمین نور آسمان کا ہی زمین تہا ہی عرش

آسمان پر خاکساران مین کرتے ہین سیر
خاکبوسان محبت چومتے ہین پائے عرش

عاجزی اس خاک کی منظور ہے حق کی جناب
ہی مناسب اسکو پایہ سی اگر تیرا ہو عرش

کہل رہتا عجز حق کے سامنے وقت دعا
تاکہ کہل جائین حجاب سے لیکے درہائے عرش

سر زمین پر ہی غنیمت جنکو فرش بوریا
فی الحقیقت دل مین وہ رکہتے ہین برپائے عرش

دیدہ دل جسکے روشن ہین بنور ایزدی
کیا عجب ہے گر زمین پر بیٹھکر دیکھا ہی عرش

جاذب جذب محبت گر کشش پیدا کرے
فرش سی تجھکو اٹھا لیجائے وہ بالائے عرش

خاک پر سر رکہہ کہ جہک جائے فلک تیری طرف
بعد خدا خوف سی تجھپر گہر برسائے عرش

افتخار دو جہان ہی سرور عالم کی ذات
انکی پابوسی سی سرور کیون نہ عزت پائے عرش

حق وہی سنتا ہی بندہ حق نیوش
کہل جاکر جسکے کلام حق سی گوش

زرگری کی بھی ہی بری پرست نظر	دیکھ مت بندون کے عیب اے پردہ پوش
عمر کو مت کھانے پینے مین گزار	مت گنوا یہہ دن بگڑنا و نوش
گھر بنا کر اس سرائے دہر مین	کس لئے رہتا ہی خانہ بدوش
اسقدر سر کیون اٹھاتا ہی حباب	خالی ہنڈیا اتنا کیون کھاتی ہی جوش
قطرہ ناچیز دریا کی طرح	کو نسے برتے پہ کرتا ہی خروش
کام بیہوشون کے کیون کرتا ہی تو	حق نے بخشا ہی تجھکو عقل و ہوش
کاٹ لیتے ہین زمانہ رنج کا	اہل تسلیم و رضا ہو کر خموش
زہر کا انکو اگر ملجائے جام	مثل شربت اسکو کرلیتے ہین نوش
مان فرمان الہی جسطرح	مانتا ہے بندہ حلقہ بگوش

ردیف — دل مین کر ذکر خدا جسسے ہو دن / سرورا واقف زبان چشم و گوش — ص

ہی دین و مذہب و ملت کا مقتدا اخلاص	فقط ہی راہ طریقت کا رہنما اخلاص
تھا یہہ عالم ایجاد جب نہ تھا اخلاص	کہ قصر عالم ہستی کی ہے بنا اخلاص
بنا خدائی کا محبوب مرد با اخلاص	خدا اسی کو ملا جسکو مل گیا اخلاص
ہر ایک بات مین ملحوظ دوستی کرلے	ہر ایک کارگرا ہی مرد کار با اخلاص
قیام جسسے محبت کو ہی قیامت تک	سرای دہر مین ہی ایک صدق با اخلاص
حصول دولت و اقبال و مال کی خاطر	ہی صدق و راستی اکسیر کیمیا اخلاص

مقطع

خدا کے بندون سے کر بندہ خدا اخلاص	تمام دنیا سے کر بندہ سے ترا اخلاص

رکھہ ایسا اہل محبت سے تو سدا اخلاص / کہ ہر کہین تجھہ سے ہو ہی سب یار و آشنا اخلاص

اگر ہی قید نفاق سے مخلصی منظور / اٹھا دے بغض و عداوت کو اور بڑہا اخلاص

بکار ہے تجھکو ہی اخلاص دین و دنیا مین / کہ ہی ذریعہ بہبود دوسرا اخلاص

بنای خانہ الفت ہی جس سے مستحکم / محبت ایک ہے رکن اسکا دوسرا اخلاص

کری ہزار عبادت تو کیا ہے اے سحرو
کہ ذات باری کو منظور ہے تیرا اخلاص

در بدر اس آدمی کو بہیک منگواتی ہے حرص / جسکے گہر جاتا ہی اسکو دکہ دلواتی ہی حرص

حرص سے آنکھہ اپنی بندہ کیسی کہولتا ہی بند / بند ہا ہیجا ہے جسدم شکل کہلاتی ہی حرص

پردہ پڑجاتا ہی اوپر اسکی عقل و ہوش کی / جسکی گہر ہی ذرہ ذرہ ہوکر در برواتی ہی حرص

جس جگہہ جاتا نہین ہو نکہی اسکو پسند / وان ہی بیغیرت بناکر اسکو لیجاتی ہی حرص

چہوڑتی باقی نہین کچھہ آبرو طماع کی / گالیان ہر دستے اور دشمن سے کہلاتی ہی حرص

حرص سے بدنام ہوجاتا ہی ہر اک نیک نام / جب بعزت کو ذلت کینی پہنچاتی ہی حرص

طینت انسان مین عیب حرص ہی کیا سخت عیب / آدمی کی بات مین کیا سخت بدذاتی ہی حرص

حرص کم ہوتی ہی جبتک مرنجاے آدمی / چلی نہین دنیا سے جبتک اسکی کہاتی ہی حرص

آنکہین نیچی اپنی کر سکتا نہین مرد حریص / اپنی ہی جیسا نہین اسکو کہین پاتی ہی حرص

آدمی کو ایکدم لینے نہین دیتی ہی دم / کرکے حیران سحرو سی تا عزت اڑاتی ہی حرص

کچھہ نہین ہوتا نصیب اسکے بجز خار الم
جسکو سحرو دیا نگین باغ دکہاتی ہی حرص

خدا کے رستے مین رہبر بنا تو ایسا شخص / جو ہووے مرد موحد کوئی یگانہ شخص

اسیر دام تعلق نہو جو دنیا مین
وہی ہی سارے زمانہ مین ایک دانا شخص

تمام لوگون کو اچھا وہی سمجھتا ہے
جو اچھی شخصون مین ہوتا ہی آپ اچھا شخص

بغیر ذات الٰہی غریب بندون کو
نہ دینے والا کوئی ہے نہ لینے والا شخص

رہائی پائی ہو جسنے اجل کے پنجہ سے
ہوا نہ ایک بھی ایسا جہان مین پیدا شخص

خبر نہین ہے خدا کی خدائی کی جسکو
ہے خالی عقل سے وہ بے شعور کیسا شخص

اٹھائے بار عبادت جو اپنی گردن پر
ہزارون بندون پہ بھاری ہے وہ اکیلا شخص

غرض سے خالی کہین ہے جو دوستی رکھی
نہ ایسا پہلے سنا ہے نہ کوئی دیکھا شخص

کرے جو دوستی سب سے وہی ہے پیارا دوست
جو پیار کرتا زمانے سے ہے وہ پیارا شخص

ملے بعالم ایجاد ہمکو کیا کیا لوگ
دکھائے صانع اکبر نے ہمکو کیا کیا شخص

ردیف — ض

وہ دم بھی آئیگا **سرور** فقط کسی دن مین
کہینگے لوگ کہ اب مر گیا فلانا شخص

خود غرض خود مطلبون سے کچھ بہت کہنا غرض
رہا ان اہل غرض سے جو تعلق لا غرض

بیغرض رکھ نیک و بد سے دوستی اے دوستدار
چھوڑ ارباب غرض سے ہو کے بے پروا غرض

مانہین بیگانے رہا کے غرض کے یار ہین
رشتہ دارون مین فقط ہی منعقد رشتہ غرض

لیکے کیا آئیگا اے نادان بجز شرمندگی
جائیگا کیا لیکے جہان کچھ نہ بنا مطلب غرض

مطلع

کیسے اچھے شخصون مین گنتی ہے مجھ سے بے غرض
بندہ بندو نکا بنا دیتی ہے مجھکو کیا غرض

آجکل کے دوست منہ پر گرچہ ہین کہلاتے دوست
غور سے دیکھو تو ہے سب کی دلی در پردہ غرض

حاجتین محتاج بندہ انکو کر دیتین اگر
پھر کوئی بندہ کسی بندے کی کب کرتا غرض

مارے مارے ساری پھرتے ہین غرض کیواسطے
ہی ذریعہ آجکل دنیا مین ملنے کا غرض

آدمی جتنی ہین پابند غرض ہین سربسر
ہی غرض دنیا و دنیا دار سرتاپا غرض

غیر کے در پر غرض لیکر نہین جاتا کبھی
جنکی گہر سے پوری کرتا ہی خود مولی غرض

مبتلائی رنج و غم سرور رہین دنیا مین ہم
کیا غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض

بندہ کی آپ سنتا ہی حق بار بار عرض
سائل کری گر ایک گھڑی مین ہزار عرض

سن لینگی تیری حال کی فریاد ذوالجلال
مانگے تیری حضرت پروردگار عرض

پھیلاکے ہاتھ مانگ دعا حق سی صبح و شام
کر لے زبان عجز سی لیل و نہار عرض

سائل نے گرچہ حال سی واقف ہی کردگار
ہی بندہ غریب لیکن بکار عرض

درگاہ لا ابالی مین زاری قبول ہی
آنسو بہا کے کرو زار زار عرض

نہ جی ہر ایک بندہ کی کر التجا قبول
جسطرح تیری مانتا ہی کردگار عرض

عفو گناہ کے لئی حق کی جناب مین
منت بہت سی چاہئے اور بیشمار عرض

سائل ہو بندہ بنکے در بارگاہ ایزدی
کر سر جھکا کے عجز سی ای جان نثار عرض

پرسش کے وقت دیکھکے خالق روبرو
کیا کچھ کریگا بندہ بے اختیار عرض

دیتا نہین ہی کوئی مدد تجھکو وقت پر
سنتا نہین ہی کوئی تیرا استوار عرض

مالک تیرا جو چاہے کری تیرے باب مین
مت کر زبان سی سرور خدمتگار عرض

ہی مفید بندگی کا آج بندہ بعض بعض
رہ گیا انسان ہی تابع اپنی کا پورا بعض بعض

راہ حق پر سینکڑون ہی گئے انسان مگر
منزل مقصود پر ان سب پہنچا بعض بعض

ہین بہت محتاج اس دنیا مین کم حاجت روا ‌ لینے والے سینکڑون اور دینے والا بعض
کوئی کوئی ہی ہزارون مین خدا کا دوست ‌ سینکڑون مین ہی جناب حق کا پیارا بعض
جب سے منگیر ہوئی دنیا ہی مردون کی لذتین ‌ حرص سے خالی نہان ہوگا تو ہوگا بعض

مقطع

ہمنے مرد با جہد پایا تو پایا بعض بعض ‌ بندہ اہل نظر دیکھا تو دیکھا بعض بعض
حرف کیا خوشخط ہوا کاتب نے لکھا بعض بعض ‌ کیا صنعت نقاش نے کہینچا ہی نقشہ بعض بعض
ہی معمہ عزیزو کھل نہین سکتا کبھی ‌ اسقدر توحید کا مشکل ہی نکتہ بعض بعض
عقل کہا جاتی ہی یکر جسکی لیتا دیکھکر ‌ انقلاب ایسا دکہا دیتی ہی دنیا بعض بعض
ساری دنیا کو اگر ڈہونڈو گے تم لیکر چراغ ‌ ضیا سینہ دردمند ملینگے بعض بعض

ردیف	پوری یا مشکلکشائی سے کیجئے کہول دو باقی جو ہی سرو کا عقدہ بعض	ط

بندگی کا بندگان حق سے ہی اولہا شرط ‌ ہی زبان سے کلمہ توحید کا اقرار شرط
حکم سے گردنکشی کرنا نہین بندی کا کام ‌ بندگی مین جو کہا ہی فقط اسی یار شرط
دونو نفلی اور واجبی بالاہم ہی مقدم ترین ‌ ساتھ ہی سرکار کے بیتاب جو ہی خوار شرط
سعی لازم ہین ترقی مین یہ مردونکا ہنر ‌ آدمی کو کام کرنا ہی وقت کا شرط
مانو ولیکن نہین سو شرطین ہی حاکم تقضا ‌ نا بہت سے کام نہ ہین اس پر نہین انکا شرط
سب کو جمع کہلاتا ہی دو مطلوب لینا چاہیے ‌ ہی طلب اسین گر اہل طلب دیدار شرط
با ہم بگر شرط وفا حق سے پیمان لیا تو ‌ اتنا ہمت کر پہ ترکو دستی ہمت ہی شرط
ہمسے نا سب ہر گہڑی کرتا ہی پیغام رو کن ‌ تو ملا تب ہی تو اپنے قول کی ہی ان شرط

ہانی جاسے یا نہ مانی جاوی تیری التجا — ہی مگر منہ سی تیری وقت عاشکر از شرط
شاہنشاہی غدرحق ہر بار جو کرتا ہی تو — گر عید تو بہی یا نہ بہی تو اس سی سو بار شرط

ختم ہم کر چکی اب شاد الحمد ایزدی
لیکن ابہی سعرو رہوزون وہ یاشرط

نیزان دنیا میں جاتو نشاط — کیون بچھاتا ہی بساط انبساط
بندہ خاکی کی نہ پوچھو اگر — کتنی جنایت ہی اور کتنی بساط
بر زبان مت لا کوئی بیہودہ بات — ہر گہڑی ہر بات مین کہہ احتیاط
بندگان حق سی رکہہ ہی خوب دوست — دوستی ہی یہ نہایت اختلاط
ابہی یہ کیون سی بڑہا جاہیئے — تہا وہ اختلاط وہ ارتباط
رکہہ بوقت رنج امید خوشی — یاد کر غم کو بوقت انبساط
ہی جہان مین چار روز کیواسطی — محفل عیش و خوشی بزم نشاط
رو دہین ہوتا ہی جسکم کو زکام — تا نہ جاسے اوسکی نی سم الخیاط
گرم یہہ محفل رہیگی کب تلک — کب تلک بچھا رہیگا یہہ بساط
دو دہین مرتا ہو باقی چہوڑ جا — سر زمین پر سب ہی ہو جاوی رباط

گزرے دن سعرو ضعیفی آگئی
طبع سی کر دو عیش وانبساط

اشتہا مطلب کا ہی زنہار بیگانہ فقط — ہی غرض کیہ سطی یار وکا یا نہ فقط
ہر جگہ ہی ہی پرتو افگن نور وحدت کا چراغ — ہو رہی ہی سارے دنیا جسکی پروانہ فقط
اس مسافر کو سرای دہر مین رہنا نہین — ایکبار اسکا یہاں آنا ہی اور جانا فقط

دام دنیا میں فقط یہہ مرغ زیرک ہی اسیر
ہی بزنجیر تعلق بند یہہ دانا فقط

کام میں اپنی سدا ہشیار یہہ مرد ست
اپنی مطلب کا ہی دیوانہ یہہ دیوانہ فقط

طالب حق کو فقط حق ہی تعلق ہی مدام
اپنی بیگانہ سے رہتا ہی وہ بیگانہ فقط

[illegible]
[illegible]

اور کیا حاصل ہوا اس [illegible] دنیا دار کو
ہی نصیب اس [illegible] کو غم [illegible] فقط

[illegible]
بندی رکہتی ہین خدا اپنا یگانہ فقط

[illegible]
جان و دل سے جسنی وان خدا پانا فقط

[illegible] سمجھی نکتہ توحید کو
کام ہی ہمسر ور کا [illegible] سمجھانا فقط

[illegible] انکو جو ہین موجود اغلاط
تیری اعمال مین ہین افراط

[illegible] وحدت کا [illegible]
انکو سب [illegible] ہی تفریط

کرے جو وقت پر حق کی عبادت
اور آتا ہی ہو قرضہ کی قساط

[illegible]
جوانمرد و زمین ہی وہ مرد محتاط

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible] سب بخشوا [illegible] خدا سے
[illegible]

[illegible] پشیمان [illegible]
[illegible] اسقاط

[illegible]
[illegible]

[illegible] کو سرو [illegible]

کر اس نکتی کو سید یا مثل خراط

ہو سکے کیونکر خدا کے علم پر بندہ محیط
کنہ ذات حق پہ ہو کیونکر قیاس اسکا محیط

دائرے سے اسکے باہر رکھ نہیں سکتا قدم
اسقدر ہی مرد دنیا دار پر دنیا محیط

ابر فیض حق برس جاتا اگر اس خاک پر
ایک دم میں قطرۂ ناچیز بن جاتا محیط

ای موحد ذرۂ ناچیز بن یا آفتاب
بادشہ ہو یا گدا یا ایک قطرہ یا محیط

تیری کشتی کا خدا خود ناخدا جب تک نہ ہو
ہوگا طے کسطرح بیحد بے انتہا دریا محیط

ریت جیسی پیش پا کچھ کہہ سکتا ہی نہیں
کیسا نعمت کا تیری آنکھوں پہ ہی پردہ محیط

بحر فیض ایزدی بہتا ہو جاری ہر گھڑی
سچ یہ ہی جابجا فضل الٰہی کا محیط

سینکڑوں غواص ہیں ڈوب کر نکلے نہیں
گہرا در چھوڑا ہی اس توحید کا کتنا محیط

آدمی اک وسعت کا جلوہ ہی اور حق آفتاب
قطرۂ آب پانی کا یہ بندہ ہی اور مولیٰ محیط

دور کیا گر ایک سے لاکھوں بنے گرداب
کیا عجب قطرہ ہی سے گر خالق کرے پیدا محیط

تھا زیر صحبت بحر کی سرور کنارہ رو رہی
تیر گر سینے میں نگر رسکتا ہی یہ سارا محیط

مرد با تدبیر کرتا ہی ہر کار احتیاط
کیونکہ ہی ہر کار میں انسانکو درکار احتیاط

نیک بدکار کہ وقت سیر بازار احتیاط
باغ میں جا تو کر اندر گل و خار احتیاط

جہاں ہو جائیگا بیمار سے آخر اکدن
کہانے پینے میں اگر رکھیگا بیمار احتیاط

اپنی نزدیک نہ آنے مت دے آدمی کمظرف کو
اسمیں کہتا ہی مرد ورانہ یہ ہشیار احتیاط

موسم گل میں نہالا دیتی ہی کیوں تب خزان
اسمیں کیوں کرتی نہیں ہی بلبل زار احتیاط

مستعد ہو کام کے کرنے پہ جتنی مرتبہ
چاہئے اسمیں کرے انسان تکرار احتیاط

دیکھنا ہر کہنا خدا کی بندگی کے کام میں
ہر گھڑی ہر مرتبہ ہر وقت ہر بار احتیاط

کام کیوں کرتا ہے وہ ذرا احتیاطی ہے خراب
جسمیں ہے ہر دم تجھے مددگار ہی یار احتیاط

ردیف ظ

مسئلہ وحدت کو جب کرنے لگا شعروں میں بیان
ہو گیا ثابت مرا [illegible] تجھکو مرا وار احتیاط

پہلے دن جو خامہ قدرت نے لکھا ایک لفظ
ہو گیا اک صفحہ عالم پہ سویدا لفظ لفظ

پوری وحدت کو عالی کوئی پا سکتا نہیں
اس میں پہنچ سکے یہ آسکتا ہو پر لفظ لفظ

کیسا مضمون ہے کیسا سہل لیکن اعجاز ہے
وقت عالم کا ہے پیچیدہ کیسا لفظ لفظ

ہاں قدرت کی جو ہی تحریر کچھ ہی نہیں
حرف حرف اسکا عیاں ہے اسکا لفظ لفظ

بسکہ عبرت سے مطالعہ کر کتاب کی صفات
تا کہ آجاوے سمجھ میں تیری اسکا لفظ لفظ

ثابت ہو دلمیں کر معرا نفی اثبات کو
یاد کر لے بندہ ان وحدت کے کلمہ لفظ لفظ

بھول جائیگی تجھے سب ورد تیری کتاب
سارا پڑھ دینگے تیرا اعمالنامہ لفظ لفظ

سب تیری تقریر لکھتے ہیں کرام کاتبین
جو نکلتا ہے زبان سے ہو رہا پورا لفظ لفظ

غور کر آنکھوں سے ہر دم اپنی حالت دیکھ
کر مطالعہ نامہ اعمال سارا لفظ لفظ

کیا عجب حمد ایزدی دیوان [illegible]
[illegible] لفظ لفظ

[illegible] پھر وہ کیسے حق میں کی دعا
ابتدا سے انتہا تک جیسے دیکھا لفظ لفظ

فقط ہے اپنی صنعت کا وہ خلاق جہان حافظ
پھر جا دیکھ [illegible] کون مکان حافظ

پہلے ہو لے زکیونکر بوستان عالم دنیا
کرا ہو باغ کا رہتا ہے خود وہ باغبان حافظ

تیرا بیشک خزانہ ہے رہو چوروں کے حملہ سے
اگر گنجینہ دل پر رہے تیری زبان حافظ

تصرف مالکانہ ہمین گر کرا سکا ملک ہے
تو ہیں بیٹھے ہو کیون اس مال و زر کا بیر جان حافظ

نہ جائینگے ترے ہمراہ یہ جسد ہیر [illegible]
کہان ہو گا یہ گنجینہ کہان مالک کہان حافظ

سبھی ہنکر خدا کے نام پر وہ ڈال مال اپنا
اگر اسکی حفاظت کو مقرر پاسبان حافظ

رہیگا خود خدا تیرا محافظ اس زمانے مین
اگر تو اسکے بندونکا رہیگا مہربان حافظ

ہمیشہ [illegible]
[illegible] حافظ

جو حافظ ہین نگہبانی کیا کرتی ہین ان کی
خزانہ معرفت کا [illegible] جہان حافظ

[illegible] کہان وہ ببلیہ بستان عالم سے
کہان سعدی کہان جامی کہان عرفی [illegible] کہان حافظ

کسی کے ذکر سے پھر گز نہ کہیہ [illegible] سرور
فقط رکھہ حفظ نام اس نبی خالق کا میان حافظ

ہی فرد صاحب [illegible] کا ہر ایک دم محفوظ
بنا ہے راہ طریقت قدم قدم محفوظ

نہین [illegible] حالتین حالت انسان
خوشی ہے اسکی محفوظ اور نہ غم محفوظ

اجل کے پنجہ سے دارا بچا نہ اسکندر
اور اس جہان سے فریدون نہ جم محفوظ

ہزارون بندے گنہگار ایک وہ مقبول
بہت سے لوگ ہین آوارہ اور کم محفوظ

خدا کی [illegible] ہے ونہ افلاک
خدا کے حکم سے ہے لوح اور قلم محفوظ

[illegible] خود خدا حفظ
ہوا و حرص سے کیونکر [illegible] ہم محفوظ

[illegible]
[illegible] ہم محفوظ

[illegible]
اگر اس [illegible] رہیگا تو بیش و کم محفوظ

[illegible]
کہ [illegible] عدم محفوظ

[illegible] گنجینہ
[illegible] محفوظ

غلام [illegible] سرور ہے

ع	ہمیشہ جسکی حفاظت میں ہے مجھکو محفوظ	ردیف

سمجھلے سوچ سے اب اپنے کام کا موقع
کہ روز روز نہیں ایسا آئیگا موقع

کوئی کرے کہ نیکی کے آجکل دن ہیں
بھلائی کرسکے ہی اندنوں بھلا موقع

ہیں وہ جو کام سے … … …
… اپنا کہیں گنوا موقع

یہہ بند و سرکشی کرتا ہے کیا …
… سمجھا نہیں ہے کیا موقع

ہیں آنکھیں دیکھتی گویا بیان ہے سننے کی
ہے تیرے کام کا اچھا بنا ہوا موقع

مطلع

گذر یہہ نعمت اگر آج جائیگا موقع
ملیگا کوئی نہ پھر ایسا دوسرا موقع

رہے نہ دام میں دنیا کے آدمی …
اگر دین کا پائے یہہ بہت بھلا موقع

وہ کام کر کہ قیامت کو تیری کام آئے
اگر اب تجھے کوئی ملجائے اچھا سا موقع

گلوں کو دیکھ کے کر سیر گلستان کی
کہ چار روز ہے اسکی بہار کا موقع

خدانے نور بصیرت عطا کیا جسکو
ہے اسکی آنکھوں میں روشن فراز کا موقع

کمان سے نکلا ہوا تیر پھر نہ آئیگا
ملیگا پھر نہ کبھی جب گذر گیا موقع

اٹھالے فائدہ اب جس قدر کہ ممکن ہو
کہ لینے دینے کا ہے آج پا رہا موقع

جب ایک موقع جاتا رہے تو رکھ امید
بنا ہی دیگا خدا کوئی دوسرا موقع

تلاش کرے تو اپنی بھلائی کی خاطر
بھلا زمانہ بھلا وقت اور بھلا موقع

ضعیفی آئی جوانی گذر گئی سرور
ہے کھیل کود کا اب کون وقت کیا موقع

وہ بخشش روشنی اللہ جہان کو یہ شمع
کہ تیری روشنی سے جلوہ … ہے

کر ایسا نور محبت سے اپنا دل روشن
ہو جیسے خانۂ تاریک میں منور شمع
زمانہ سارا ہو پروانہ تیری صورت کا
ہو روشن انجمن دل کی اگر تیرے گھر شمع
صفا بظاہر و باطن کر اپنے سینے کو
کہ نور ذات سے روشن ہو باہر اندر شمع
ابھی سے خانۂ تاریک گور کر اُجالا
اگر تیرے تن سے زوال آن ہوا نور شمع

قطعہ

اگر ہو جلنے سے موقوف ایک دم بھر شمع
تو ہیگا کون اُسے دنیا میں بار دیگر شمع
تو سوتا رہتا ہے ناحق شمع جاگتی ہے
بہائے غم کے سے آنسو ہمیشہ تجھ پر شمع
ہزاروں جل چکے پروانے جسکے شعلوں سے
بجھے گی جلنے سے اُنکی عوض ہیں کیونکر شمع
چراغ جینے میں تن اُسی چراغ سے پیدا
ہوئی ہے جلوہ اُسی شمع سے یہاں ہر شمع
چراغ ہستی کا گل ہوگا ایک روز افسوس
نظر سے کیونکر آئیگی یہہ منور شمع
قطرۂ آبگی صورت کسی پتنگے کی
سحر کو جلنے سے رہ جائیگی جب آخر شمع

تمام خلق کو چاہا ہے روشنی جیسے
تو حسن خلق کی روشن کر اپنے یہہ شمع

دوستوں میں غیبت نہ کر زاغ
[illegible]
نفس پر کشتی کی جو گروہ تو [illegible]
[illegible]
زینت دنیا ہو گرچہ جاہ و مال
دولت دنیا ہے زینت و ارتفاع
لیکن آخر کار اُسکا چھوڑنا
سخت مشکل ہو [illegible] وداع
علم بخشا ہے اگر تجھے
[illegible] ابداع
عقل سے اپنی نہ باتیں نکال
کر عیاں [illegible] اختراع

سب مسلمان جسکو مانیں ہی تمام / بات مین ہو جسپہ سب کا اجتماع

پوری کہہ سچ بات جو کہنی کو ہو / کچھ نہ کر اسمین کمی یا اختراع

موت گردن ہی دبا لیگی تیری / جب اچانک بیخبر بے اطلاع

غیر تسلیم و رضا و عاجزی / کچھ نہ بن آئیگی ای مرد شجاع

کہیکے اٹھہ بیٹھینگے سب یار دوست / الوداع الوداع والوداع

چاہتا ہرگز نہین ہی ذوالجلال / اپنی بندون ہی بغیر از اتباع

تو بھی سن سرور کلام وعظ و پند
سنتے جس رغبت سے ہین صوفی سماع

ہی مولی کیطرف رکھہ سر کو ہی اپنا رجوع / تاکہ تیری طرف بھی ہی رہی خلقت کا رجوع

تیری صورت ہی نہین دیکھینگے بعد از چند روز / آجکل جنکی طرف ہی سر بسر تیرا رجوع

خاک پر گرتا نہین کسو سطح ای خاکسار / کیون تو اپنی اصل کی جانب نہین کرتا رجوع

روز کرورون نہان آتا لیۓ اجعون / ہو بحق حق کیطرف جب ایکدن کرنا رجوع

سطح دکھیگا حق سی درستی تا حق کا دوست / سوی دین کیونکر کریگا عاشق دنیا رجوع

خاص نسبت جزو کو اس کل سے جہانتک ہے / کیون ہو کثرت کا وحدت کیطرف پورا رجوع

غیر سی رخ پھیر اور حق کیطرف ای مرد حق / رات دن رکھہ صورت قبلہ نما اپنا رجوع

فی الحقیقت ہی رجوع خلق بھی اسکی طرف / جسکا ہر دم حضرت حق کیطرف ہوگا رجوع

رات دن سرور رہو کس کام مین مصروف ہے
کار کار آمد جو ہین انمین ہین اصلا رجوع

جمع کرتا ہے آدمی طماع / سب لئے اپنی گھر مین مال متاع

لکھا قسمت کا صاف ملتا ہی / جب بہر قسمت و بہر اصلاح
پہر نہ کر گہر ہی کسی لئے افسوس / ہو رہے کے ایسا حلیہ اور اطلاع
موت آئیگی ناگہان جب دم / ساتھ ہی اسدم کرینگے تجھکو وداع
زور ڈالیگی جبکہ کمزوری / نہ شجاعت رہیگی پہر نہ شجاع
حق نے بہیجا ہی تجھکو دنیا مین / ہو اُسیکی طرف تیرا ارجاع
ای مسافر خدا کے رستہ مین / لاکھون رہزن ہین سینکڑون قطاع
لوٹ لیتی ہین رستہ چلتون کا / دانو دیکر تمام مال و متاع
چاہیے مرد طالب حق کو / نہ عداوت کسی سی ہو نہ نزاع
سخت مشکل ہی نکتہ وحدت کا / وہی سمجہیگا جو کہ ہو طباع
آنکھین رکہتا ہی جو کوئی دیکہے / روی صنعت سی جلوہ صناع

ردیف	ہی حقیقت مین سرور اموزون تیری حمد ایزدی کا ہی مصرع	غین

رنگ و بوئی باغ عالم ہی سراسر داغ / خشک مغزی جیسے مسکہا تیری ہو تر دماغ
جہوٹ ہی اس زندگی مین زندگانی کی اُمید / ناحق اُٹہتا ہی یہ بیہودہ خیال اندر دماغ
کیون ہی نادان بہلا وحشی طبیعت اور سی / سرکشی کرتا ہی حق سی کیون انسان خر دماغ
عاجزون بی اختیارون کو نہین اچہا غرور / ان بچارون خاکسارون کو نہین بہتر دماغ
خاک مولد خاک مسکن خاک مرجع جسکا ہو / کیون ہی ایسی خاک کے پتلی کا گردون پر دماغ
گل نہین ہوتا کبہی اسکا چراغ زندگی / ہو چکا ہو جسکا نور عقل سی انور دماغ
نور وحدت سی منور ہوگئی ہر ایک آنکہ / ہوگیا ہر ایک سینہ صاف روشن ہر دماغ

بیٹھے بیٹھے فرش پر جو عرش کی کرتا ہے سیر — کیون نہو عرش برین پر اُسکا لا ترو دماغ

گندہ و مغرور ایسا ہو کس تاب پر ہے آدمی — اور سمائی باد نخوت کسلیے ہے در دماغ

کونسے رتبہ پہ روز افزون ہی اسکی سرکشی — ورن بدن اسکا بگڑ جاتا ہی کسپہ دماغ

مغز بن جو جنسی ہر جاتی رہیگی ایک روز — خالی ہوگا ان خیالون سے پہر آخر دماغ

بندۂ زار و ضعیف و عاجز و کمزور ہے
کونسے پایہ پہ دنیا مین کرے سرور دماغ

اپنے گم گشتہ کا اُسنے پالیا سارا سراغ — جسنے اس رستے مین اگر کہو دیا اپنا سراغ

مدعا حاصل کیا کی جسنے اُسکی جستجو — پا ہر گیا جتنے اُسکی راہ مین پایا سراغ

پار ہو جائی کا انسان کسطرح پا اُنتان — کسطرح اُسکا پتا کوئی لگا ئے سراغ

بیخبر ہو اپنی خود ہستی سے جبتک عین ہے — پائیگا اپنے خدا کا کسطرح بندہ سراغ

مطلع

خلق سے خالق کا مجکو لگیا پورا سراغ — آخرش وحدت تلک کثرت کا جا پہنچا سراغ

سیکھا جس خالق نے شہراہ طریقت پر قدم — ہر قدم پر اسکو جیسا نقش کیا ملتا سراغ

گھر تلک ابر کے پہنچا جستجو کرنے سے ہے — جسکو دو آ ہی سرغی بچے دکھلایا سراغ

پتہ پتہ پہ پتا ملتا ہی اُس گمنام کا — باغبان کا ہی یہان ہر سبزی پیدا سراغ

جو مسافر جلد یا فانی سرائے دہر سے — پھر نہین اسکا کسینے ہی کہیں پایا سراغ

خاک اُس خاک کی جب اُڑ جائیگی بنکر غبار — باقی رہ جائیگا پہر اسوقت اسکا کیا سراغ

ہر قدم پہ جسکا ہوتا ہے عیان نقش قدم — پہر نہین ملتا ہمین عشقا ہی کیا اسکا سراغ

حق کا کیونکر پائیگا سرور پتا اس راہ مین

جب تلک پہلے نکالیگا نہ تو اپنا سراغ

دل مین کر روشن محبت کا چراغ　　کرے سوز دل سی سینہ داغ داغ

دل کو خوش کرے گلون کو دیکہہ کے　　باغ کی کر سیر ہو کر باغ باغ

دل مین بہر دی سر بسر عرفان کا نور　　تا کہ ہو اُس سے تیرا روشن دماغ

کر مقرر بندگی کے واسطے　　اپنے وقتون سی کوئی وقت فراغ

بندہ خاکی کا کس رتبہ پہ ہے　　دوستو عرش معلی پر دماغ

اہل دولت کیلئے ہوتا ہے خوش　　بیٹہہ کر مردار پر مانند زاغ

اپنے رہبر کے قدم پہچان لے　　تا کہ ملجائے تجہے اُسکا سراغ

حق کا عاصی ہیکے ناداں آدمی　　کیون لگاتا ہے صفا چادر کو داغ

کام کر ایسا کوئی جس سے رہے　　حشر تک روشن تیری گہر کا چراغ

تازہ ہر موسم تیری گلزار ہو　　پہولتا پہلتا رہے ہر وقت باغ

چہوڑ دو محفل صراحی توڑ دو
عمر کا اب بہر چکا سرورا باغ

یہہ کیسا باغ ہی دنیا کا ایک عمدہ باغ　　کہ دوسرا نہین ایسا پہلا نہ پہولا باغ

ہی اُسکا نقشہ سراپا بہشت کا نقشہ　　ہی عین گلشن جنت کا یہہ نمونہ باغ

بجز نکالنہ نکلا وہ اس گلستان سے　　بچشم غور یہہ سر سبز جسنے دیکہا باغ

بہر بہار بدلتا ہی ڈہنگ یہہ گلشن　　نرالے رنگ دکہاتا ہی یہہ ہمیشہ باغ

کبہی بہار کبہی ہی خزان گلستان مین　　کبہی ہی پہولتا گلشن کبہی ہی پہلتا باغ

ہزاروں بلبلین اور سینکڑوں ہین گل اسمین　　نہین ہی بلکہ کوئی اور ایسا اچہا باغ

جو کسی نے دیکھا کوئی اور اسطرح کا باغ
کہ سبکی آنکھونکی پتلی ہی یہہ چہپا باغ

نظارہ اسکا فقط دور ہی سے کر لینا
سمجھ بیٹھنا نہ جہان کو اپنا باغ

جو چاہو توڑ لو پھول اور جو چاہو کہاؤ پھل
کہ باغبان ازل کا ہی ملک سارا باغ

خدا نے مال دیا تجھکو بخشدی اولاد
کہ جس سے خانۂ دولت بنا سراپا باغ

مقطع

باغ عمر نکوئی کا بیج بو سرور
کہ ہووے حشر کے دن تک ترا شگفتہ باغ

ردیف ف

کتنا ناطاقت ہی عاجز ناتوان انسان ضعیف
کسقدر ہو سارے حیوانون سے یہہ حیوان ضعیف

ہوتا جاتا ہی یہہ انسان ناتوان شام و سحر
دن بدن کرتی ہی اسکو گردش دوران ضعیف

اتنا اتراتا ہی یہہ کیون ہی بندۂ خاک نژاد
فخر کیون کرتا ہی اتنا آدمی نادان ضعیف

کس طاقت پر یہہ ناطاقت بہلا مغرور ہی
کونسی زور اور کی قوت پہ ہی نادان ضعیف

کتنی کمزوری ہی اس عاجز مین تنہا ضعف ہی
کسقدر ہی جسم ہی اسکا ضعیف اور جان ضعیف

اپنی کمزوری پہ یہہ کیونکہ نہ روئی زار زار
کیون کہا ہی اپنی ایسی ضعف پر ایمان ضعیف

سخت بیماری ہی دامنگیر اسکو ضعف کی
ایسی ہی اسکا اپنی دل کی ضعف کا درمان ضعیف

آب و دانہ سے نہ لے رزاق گر اسکی خبر
مرنے لگجاتا ہی اک دم بہر مین یہ بیجان ضعیف

کچہہ بہی کر سکتا نہین یہہ بکم امداد حق
رات دن ناحق پہرا کرتا ہی سرگردان ضعیف

جذب حق کہینچی اگر اسکو کہین اپنی طرف
عرش پہ اڑ کر وہان چڑہ جای یہ انسان ضعیف

کیسی کرتا ہی شکایت سرور اپنی ضعف کی
جب بنی آدم کو فرماتا ہی خود قرآن ضعیف

کسیکا دیگا نہ ظالم اگر یہان انصاف — خدا کریگا ہر اک بات کا وہان انصاف

زمانہ سارا ہی تیرا مطیع فرمان ہو — اگر تو رکہیگا ملحوظ ہر زمان انصاف

کرے ہمیشہ منصفی جاری کہ تیری ذات سے ہو — جگہہ جگہہ پہ عدالت مکان مکان انصاف

جہان دو آدمی آپسمین لڑ کر بیٹہین — کہڑا ہو تیسرا تو بیچ درمیان انصاف

جہکا جب ایک طرف پلہ تل چکا پورا — تعصب آیا تو پہر رہ گیا کہان انصاف

مطلع

خدا کے واسطے ہر وقت کر بیان انصاف — کہ صاف کر دے کدورت سے جسم و جان انصاف

کبہی ہو پردہ دل مین تیرے نہان انصاف — کبہی زبان سے تکلم مین ہو عیان انصاف

خیال ظاہر و پوشیدہ رکہہ عدالت پر — کہ دل ہی ہو تیرا انصاف و زبان انصاف

ہمیشہ شاد ہین وہ لوگ جو کہ منصف ہین — وہ ملک بستا ہی آباد ہو جہان انصاف

ستم سے کس طرح راضی ہو کوئی دنیا مین — کہ چاہتا ہی خداوند دو جہان انصاف

تو کون چیز تہا پہلے بتا ہے اب کیا چیز — ذرا تو دل مین کر اے مرد نکتہ دان انصاف

ہر ایک کام مین انصاف چاہیے سرور
ہر ایک بات مین لائق ہی بیگمان انصاف

سینہ رکہہ اپنا صفا اے سینہ صاف — دور کر دل سے کدورت کا غلاف

خود بخود پہنچیگا تجہکو تیرا رزق — گرچہ پنہان ہو کہ زیر کوہ قاف

باوجود بندگی کیونکر کرے — بندہ فرمان خدا سے انحراف

رکہہ ہمیشہ کلمہ توحید کا — ہر زبان اقرار و دل مین اعتراف

گر دولت گر تجہے مطلوب ہے — کفر کا کر دور لوح دل سے کاف

جبتلک ہی زندہ مت لا بر زبان — کفر و بہتان و دروغ و کذب و لاف
راستبازو کبھی مخالف ہی وہی — جسکی ہو تقریر حق کے برخلاف
صفت دلدار صاف آئی نظر — ہو اگر آئینہ روشن سینہ صاف
پہر نہ اٹہیگا تو جبدم سوئیگا — اوڑہ کر اس خاک کا سر پر لحاف
دیکہہ مت خاطر کسیکی جہوٹہہ بول — صاف جو بات کہی ہی صاف صاف
حضرت ستار و غفار الذنوب — سب گنہ کردیگی بندہ کی معاف
کیونکہ ہی لا تقنطو خود کر چکا — آن سی حق بخشش کا وعدہ صاف
کسلئے کرتا ہی تو ناحق کا فخر — پر زبان لاتا ہی کیون لاف و گزاف

برزبان لانا نہ سرور و کہنا
بات کوئی راستی کے برخلاف

ترا ہی سینہ کا آئینہ اسقدر رکہہ صاف — کرانے اسسے نظر تجہکو روی دلبر صاف
خدا کے خوف سی رو اپنا ہو سیہ نامہ — سیاہی جتنی ہی کردے بدیدہ تر صاف
وہ پاکی دولت دیدار جو کہ دنیا مین — بشکل آئینہ بن جائیگا ہر اندر صاف
نکالو گہر سے جو ہی جمع مال دنیا کا — تمہارا ایسی نجاست سی چاہیئے گہر صاف
جو گہر مین خس و خاشاک جہاڑ دو اسکو — تمہاری رہنے کی خاطر جگہہ ہی بہتر صاف
ہی صاف زنگ کدورت سی جسکا آئینہ — وہ سینہ رکہتی ہین ہر ایک سے برابر صاف
ہمیشہ کا تو نہ کٹتی ہی زندگی جسکی — نہ انکو چاہیئے قالین کوئی بستر صاف
حساب پاک کر ایسا حساب والون کا — کہ ایک ایک قسم سی ہمارا دفتر صاف
نگار رنگ کسوٹی پہ تیرا یہہ سونا — کریگا جبتلک اسکو کوئی زرگر صاف

ہر ایک نقش صفا کھینچتا ہی فلک / ہر ایک لکھتا ہی تصویر وہ مصور صاف
خدا کیواسطے سب مان لو مسلمانو / جو ہین حدیث مین فرما گئی پیمبر صاف

وہ چاند صاف نظر آئی سامنے تجھکو
غبار سے تیرا مطلع اگر ہو سرور صاف

ردیف ق

مرد سالک کو مقام قرب تک پہنچائی شوق / اور اٹھا فرش زمین سے عرش پر لیجائی شوق
منزل مقصود تک سالک پہنچ جائی وہین / رکھدے پا اگر شہراہ طریقت پای شوق
ذوق شوق حق سے انسان لذتین حاصل کرے / ہای نعمتہا حق سے اگر چکھوائے شوق
مرد طالب چہرۂ مطلب کو فوراً دیکھ لے / اپنی صورت پردۂ دل سے اگر دکھلائے شوق
رہبر آجائین سب کے گمراہان راہ دین / راستی کے راستے تک گمراہین لیجائی شوق
قطرہ سے موتی بنائی خاک سے سونا کرے / نسخہ اکسیر سالک کو اگر سکھلائی شوق
شوق نادارون کو دلوائے خزانہ مال کا / مرد مفلس کو تخت سلطنت بٹھلائی شوق
شوق انسان کی مرادین پوری کرتا ہی تمام / آدمی کو منہ سے جو مانگے وہی دلوائی شوق
شوق کر دیوی بشر کو صاحب فضل و ہنر / بلکہ وحشی کو بنا کر آدمی کہلائی شوق
ایسا مستغرق ہو ذوق شوق سے سالک تھا / ابر شوق آنکھونکو اور دل کو بنا دیوی شوق

فضل حق سے کرلین ہم بہی ختم یہہ حمد ایزدی
سرورا سہین اگر تجکو رہ فرمائے شوق

نہ طالب مال کا ہو اور نہ ہی خواہان عاشق / نہ گھر والا کوئی رکھتا ہی عاشق نہ گھر کا
صفائے قلب سے گھر گھر کی دیتا ہی خبر عاشق / زمین آسمان کہتا ہی سب نظر عاشق
وہ بیدل اپنے دلکو قبلہ و کعبہ سمجھتا ہے / فقط دل کی طرف ہر دم جھکا رکھتا ہی سر عاشق

فرشتہ بنکے بالا ہی فلک پر واز کرتا ہی / خدا کے شوق کے جب دم لگا لیتا ہی پر عاشق
سدا جام محبت کے نشہ میں چور رہتا ہے / ہمیشہ ہی نشے بیخودی سی بے خبر عاشق

مطلع

لہو پیتا ہی کھاتا ہی فقط لخت جگر عاشق / غم و رنج و الم میں زیست کرتا ہی بسر عاشق
جھڑی جب باندہ دیتا ہی باشک چشم تر عاشق / بشکل ابر کر لیتا ہی دامن پر گہر عاشق
کبھی ہنستا کبھی روتا کبھی خوش ہی کبھی غمگین / بہر حالت نہیں رہتا کبھی اک حال پر عاشق
کسیکے نیک و بد کی کب خبر عاشق کو رہتی ہے / گزر کرتا ہی غرض معشوق سے شام و سحر عاشق
نہیں ڈرتا اجل سے مرگ کا کچھ غم نہیں کرتا / کہ اس عالم سے پہلے جیتے جی جاتا ہی مر عاشق

برنگ زندہ وہ سرو جہت پہچانا جاتا ہے
ہزاروں بیدوں میں جبکہ رہی سرور اگر عاشق

کر مطالعہ دفتر وحدت کا سرور تو ہر ورق / پہلے جسکا قل ہو اللہ احد ہی سر ورق
خوشنویسان محبت نسخہ توحید کا / ورد نقل لکھہ لکھہ کے رکھتی ہیں تا زیر ورق
تیری دفتر کا بگڑ جائیگا سارا انتظام / جب کتب جسم کے ہو جائینگے ابتر ورق
بنا بنا دفتر وحدت ہی اس گلزار کا / ورد ہی وحدت کی اسکے شجر کا ہر ورق
پھر میں کیوں انکی کتابیں جمع کرتا ہی تو / رات دن کیا لیگا آخر انکو الٹا کر ورق
صفحہ دل کی تو رو رو کر سیاہی دور کر / نامۂ اعمال کی دہو و بچشم تر ورق
خاکساری سے مضامین لکھہ مانند غبار / اڑ کے جا پہنچیں سر نامہ کو گردون پر ورق
علم وحدت کا عجب سینہ بسینہ علم ہے / ابتلک جسکو نہیں لکھا یا سینے پر ورق
کوئی سالک سے تو کر رسیا پاتا نہیں / کوئی کاتب لکھہ نہیں سکتا ہی مسطر ورق

محو ہو دیکا نہیں خط ستی ہر حرف بری — جبتک رہے روسکے کس چم مین کوئی تردد

جاتے ہین اُسکو مردان مند دہو یدجان
حدمین لکھے ہین جتنے نور ہی سمر ورورق

عشق کا ہو دنیا مین مشتاق — رہوا ہی مرد حق ا خبث سو طاق
نہ پہرا آواز سے جو کہ چکا ہے — رہو قایم بعہد روز میثاق
لگا دلپر نفی اثبات کی چوٹ — بناو سینہ اپنا سنگ چقماق
سیاہی ساری ملجاہی تو ہو جائے — با نوار الہی سینہ براق
بعشق حق دلیتہ اپنا کیا کر — سدا جا بازبان مند عشاق
دم عبادت کر عبادت کر عبادت — کر راضی ہو ترہی خدمت سے خلاق
بخشد ہی آج سب کا لینا دینا — حساب ہر ایک کا کر ڈال بیباق
تجھے رحمت کا اگر کوئی ہی نکتہ — یہ آنہی باندہ کیون کہی مین مدار ق
[illegible] ... منان ستی عاق — جو کوئی خلق سی نیک اپنا اخلاق
مرک بندہ [illegible] ل امر زندہ حق — تعظیم وتکریم و اشفاق
[illegible] ل بانو دو [illegible] — خدا کی نور ستی [illegible] انفاق

ردیف — تو لگی اُسے یا سمرور نہ لگے
تجھے دیوےگا تیرا رزق رزاق — ک

ہر اک دن مین بدلتا زمانہ کیا کیا رنگ — دکہاتا تہا ہی اکیلا ایک دم مین صد ہا رنگ
ہزارون گل ہین گلستان دہر مین لیکن — کسیکی گل ہی ہی رنگت کسیکا چپلا رنگ
کبہی نہ دیکہا تہا جو ابتدا ہی ستی سے — ہی اب ماندہ رنگین ہنے تو دکہا یا رنگ

نہ وہ سفیدی ہی سرخی ہی اور نہ وہ زردی — نہ اگلا وہ رنگ ہے موجود اور نہ پچھلا رنگ
نہ پہلی صورتیں ہیں اس دم دکھائی دیتی ہیں — نہ پہلا نقش نظر آتا ہی نہ پہلا رنگ
کبھی ہی غنچہ کبھی پھول اور کبھی پھل ہے — بدلتا رہتا ہی اس باغ کا ہمیشہ رنگ

مطلع

ہزاروں گرچہ کبھی ہیں خدا نے پیدا رنگ — مگر ہی رنگ محبت کا سب سے اچھا رنگ
نہ ہو دنیا کی رنگت پہ مائل اے نادان — کہ ہو ہی جاتا ہے آخر کو اسکا پھیکا رنگ
ہر ایک ڈھنگ میں کہنا درست ڈھنگ اپنا — ہر ایک رنگ میں کھلانا اپنا پورا رنگ
کر اپنے جامہ کو رنگین یہ رنگ یکرنگی — کہ سارے رنگوں میں ہی شوخ یہ اکیلا رنگ
دورنگی چھوڑ کے یکرنگ دوستو بنجاؤ — کہ مختلفین حضرت رنگریز کو دکھانا رنگ
نہ سمجھتے ہو ولیکن بچشم عبرت دیکھو — ہو اس زمانہ کی بیرنگیوں کا جیسا رنگ
ہی قسم قسم کی گلزار باغ ہستی میں — طرح طرح کے نظر آئیں میں غنچہ رنگ
لباس ظاہر و باطن کو اپنی دو رنگی مت — گزار تری پھر نہ قیامت تلک دو چند رنگ

گذر ہی جائیگا جس دم بہار کا موسم
نظر نہ آئیگا سرور دوبارہ ایسا رنگ

اپنی دنکو سنگدستی میں نہ کہیو ترنگ — دن گزر جائینگے آخر یہ دو چار رنگ
ہو کبھی اپنا غم اسکو اور کبھی فکر عیال — زندگی اپنی بسر ہو سرور نت نیا رنگ
اپنے غم کی چارہ جوئی سے یہ عاجز کر — کسے ہو خیر یہ نفس کا چار رنگ
آجکل نسیم مرجائیگا آئیگی بہار — بستی ہو وقت خزاں کیوں غنچہ لب تنگ
بخش دولت اپنی رہتی میں تو زینت کا — خانہ زنبور کیا گو اپنا نگر رنگ

منہ سے مت کر تنگدستی کی شکایت بار بار
اس پریشانی سے تجھکو اپنا نکر یہاں تنگ

مطلع

حرص کا انسان کو رکھتا ہے سدا آزار تنگ
ایسی بیماری ہے یہ ہر وقت ہے بیمار تنگ

اسطرح جنس محبت اسمیں کہاں کہ بک سکے
تنگدل ہے سب کے آگے جو کہ ہیں اور بازار تنگ

کھولتا ہے ہاتھ حق کے روبرو دست دعا
بندہ ہوجاتا ہے جب عاجز بہت ناچار تنگ

آدمی اور جا میں ہی ہر ایک کو تنگی نصیب
ہو کے تنگ آتا ہے پھر جاتا ہے آخر کار تنگ

اسکی بیماری کا اکدن فیصلہ ہوجائیگا
کاٹ لیگا چار دن تنگی کے یہ بیمار تنگ

حق کی رحمت ایکدم اسمیں سما سکتی نہیں
اسقدر ہیں گو رظالم کے در و دیوار تنگ

فضل یزدانی سے رکھتا ہے فراخی کی امید
رہ نہیں سکتا کبھی یہ سرور نادار تنگ

ہر ایک چیز سے ہے ذات کبریا نزدیک
ہر ایک وقت ہے پاس اور ہر ایک جا نزدیک

ملیگا اسکو جو رکھیگا ملنے کی خواہش
جو اسکو ڈھونڈنے جائیگا پائیگا نزدیک

وہ گھر میں پا لیا جسکی تلاش تھی گھر گھر
یہ جسکو دور سمجھتا تھا مل گیا نزدیک

عزیز دنیا سے جو دور دور رہا کرتا ہے
وہ رہتا پاک اکبر کے ہے سدا نزدیک

وہ دور کے لئے جائیگا ڈھونڈنے آخر
ملیگا جسکو زمانہ میں مدعا نزدیک

مطلع

سمجھ لو ذات الٰہی کو دائما نزدیک
گر شاہ رگ سے بھی ہر وقت ہے خدا نزدیک

ہمیشہ رہتی ہے نزدیک زندگی کے مرگ
اس ابتدا کی ہے ہر وقت انتہا نزدیک

ہوا و حرص و طمع سے ہمیشہ دور رہو
کہ آنے پائے نہ تیری کوئی بلا نزدیک

تیری بدن سے نکل جائیگی یہ جان جسدم — ذرا نہ ٹھیرینگے اسوقت اقربا نزدیک
کوئی نہ دیکھیگا بار دگر تیری صورت — نہ یار آئیگا اسدن نہ آشنا نزدیک

اجل کو دور تصور نکر تو اے سرور
کہ آج کل سے ودم میں پہنچ گیا نزدیک

کرے فخر اسقدر کس بات پر خاک — تجا سے نہو جبتلک پاک
خدا کی بندگی کرتا نہیں ہے — نڈر کتنا ہے یہہ انسان بیباک
کرے طے منزل مقصود کیونکر — کہ چالیں الٹی چلتا ہے یہ چالاک
کیا کرتا ہے نادانی کی باتیں — یہہ نادان باوجود فہم ادراک
یقین ہے وسیہ سب کہل جائیں پردے — گر اپنے دلکا دیکہے کہول کر چاک
یہہ کیونکر کہتا نہیں حال دل زار — خدا کی روبرو با چشم نمناک
رہا کرتا ہے کیوں دنیا کی خاطر — پریشان خاطر و دلگیر و غمناک
صفا کر لیا رستہ عاقبت کا — کہ رہ جائے نہ باقی خار و خاشاک
زمین پر رکھہ جہکی گردن ہمیشہ — کہ جہک جائیں تیری عظمت پہ افلاک
تجہے ممسک کہینگے لوگ سارے — طبیعت میں اگر رکہیگا امساک
جو ہو بغض و تعصب دل ہی کر دور — نہ بن سنگین دل او بیرحم و سفاک

کلاہ سروری مالک اے سرور
ہے زیبا جسکے سر پر تاج لولاک

ردیف ل

گلشن دنیا میں آکر ہمنے دیکہا پہول پہول — بابا ہمرنگ اپنی گل کی تپا تپا پہول پہول
پالیا اپنا گل اسنے بس اسی گلزار سے — جیسے بلبل جستجو اک گلشن کا ڈہونڈا پہول پہول

بشہر او طریقت ایسی چل چال — کہ پہنچے منزل مقصد پہ فی الحال
غم ماضی و استقبال کر دور — غرض کیا حال سے اچھا ہے حال
بدار آخرت بہیج اپنی دولت — کہ کام آئے تیرے وہ وقت پر مال
یہ مہر اپنی اگر دل سے کرے دور — تو ہو بینگا تیرا دنیا مین اک بال
الف بنکر اطاعت مین کہڑا ہو — جہکا سجدہ مین گردن صورت دال
ارے کیونکر ہو جمعیت دل — کہ ہین کترے ہوئے اسکے پر و بال
کوئی دنکے لئے ہے اے سر افراز — یہ تو افسری تاج اجلال
کہان اسکندر اور دارا ہی ذیت — کہان رستم جوانمرد اور کہان زال
ہیار و بہر مین ہنا ہی تجہکو — کوئی دن یا مہینہ یا کوئی سال
ہی تجہپر آنیوالا ایک وہ روز — کہ ہوگا حال سے ابتر تیرا حال
یہ آنکہین دیکہنی سے عاری ہونگی — زبان ہو جائیگی ہر بات سے لال
تو سوتا ہوگا اور آیا کرینگے — ہزارون لوٹسے اور لاکہون ہو کال

ردیف	بدرگاہ خدا سے حال مطلوب نہ دیگا کام اے سرور دہان قال	م

اگر تو کام کا بندہ ہی ہر گہڑی کر کام — کہ اسکا سمجہتا ہی سب سے بہتر کام
ہر ایک کام مین کر سعی ایسی پہلے سے — کہ ہو خوبی سے انجام انتہا ہر کام
فقیر عجز سے لیتا ہی مطلب اور زردار — نکالتا ہی ہمیشہ بقوت زر سے کام
عزیز وحق کی عبادت بہت ہی مشکل ہے — ہی بندگی کا بہت سخت اور تہہر کام
نئی نئی مین زمانہ مین شغل اب جاری — نرالے دنیا مین ہوتے ہین آج گہر گہر کام

اسی کو دوست سمجھہ اپنا جو کہ کام کیو نت
سنوارے دو لکی محبت سے تیرے کیسے کام

علاوہ سب امین تیری دم بدم ترقی پہ
امین بڑھتی جاتے تیرے دن بدن برابر کام

اخیر خاتمہ ہو جائیگا تیرا لیکن
ہو نہ تو تیری ضرورت کے ہرگز اخر کام

خدا کی بندگی کا اپنی نفس سرکش سے
اگر تو بندہ حق ہو تو لے برابر کام

رکھہ اپنی کا مومنین نام ہے جو خبرداری
مبادا اجل ہے ہو اپنی سارا ابتر کام

بھروسا دان آتی یہ چاہئے تجھکو
خدا سنواریگا از خودی تیری سر و کام

قیام تھا تیرا جہلو کہان ہین معلوم
اب گیا ہی کہان کہان ہین معلوم

کہ کیا ہوا ہو آدمی معاذ سے
کہ جسکو اپنا ہی پورا خان تھی معلوم

نہ ہاتھ پھر کی خبر تو کچھہ ایسا ذکر
کہان نہ جاینگا وہ بنگلان ہین معلوم

کہان سے آئی ہین نہ تو خدا جانے
کہان تو جاتی ہین یہ کاروان ہین معلوم

کہان ہے تخت سلیمان تاج سکندر
کہان ہے دولت نوشیروان نہین معلوم

مطلع

کہ مرگ ہم کو ہی جانا کہان نہین معلوم
یہ فنا کی زندگی پھر کہان ہین معلوم

مریگا کون گھڑی کب جیگا زندہ کون
کسیکو غیب کا یہ وہ تبان نہین معلوم

یہ بندہ ذکر الہی کیو اسطی وہ بھر
بلا کیون ہین نہ اپنا چین معلوم

کہ ہر گھڑی مین خدا جانے اپنے ہوش سکے
وعقل جان کی ہی کہان نہین معلوم

کہ غیر و وحدت وکثرت کا کیسا معنا ہے
کہ جسکا ان کی بیان نہین معلوم

کہ اسکے پردہ سے واقف کوئی فرشتہ
کسی بشر کو یہ راز نہان نہین معلوم

تم آج حال کی حالت مین خوش رہو مسرور
کہ کل کا حال کسیکو بیان نہین معلوم

عزیزو دنیا کا بیفائدہ ہی کہانا غم
کہ پہر ٹہکانے سی اسکا ہی پڑ ہکانا غم

کرا ہی فکر کہ ہو تیری فکر دنیا کو
غم اپنا کہا کہ تیرا کہا ہی سب زمانہ غم

عزیزو دنیا مین کم ہنسنا اور بہت رونا
ہنسانا اسکی خوشی دمبدم بڑہانا غم

ہر ایک طرحکا غم کہا کی جان غمگین کو
لگا نہ دینا پہر حیلہ و بہانا غم

رہا ہمیشہ ہی روتا یہہ بندہ غمگین
گیا نہ دل سے کبہی اسکے یہہ پرانا غم

جب اسکی روزی کا مقسوم آب و دانہ ہے
پہر اسکا کسلیئے کہاتا ہی مرد دانا غم

غم عیال سے ہو حق جیتی جی چہوڑا لینا
اخیر گور مین لیکر نہ انکا جانا غم

خوشی نصیب ہے انکو نصیب ہے آخر
بوقت غم ہی غنیمت ہی جسنے جانا غم

فراخی تنگی سے ملتی ہی حق سے بندونکو
خوشی و عیش مسرت کا ہی خزانہ غم

خدا کیواسطے اس غم سے جان بچا لینا
نہ پینا خون جگر اپنا اور نہ کہانا غم

کبہی نہ ہوگا کسی غم مین مبتلا مسرور
اگر خدا ہی کا رکہے کوئی یگانہ غم

[illegible] مست قدم
ہی باقی تیرا جبتلک کہ دم مین دم

[illegible] کہ [illegible] سر پہ پاس
کہ گردن ہی تیری سجدے مین خم

[illegible] اخلاص [illegible]
کر دونو قدم انکہہ جا مین جم

[illegible] صدق و لبہ کر
نگون کرکے سر اپنا مثل قلم

ذرا کہو لکر اپنی انکہونکو دیکہہ
عیاں حق کا جلوہ بدیر و حرم

گزارا اپنے دن عمر کے چند روز — باخلاق وآداب ولطف وکرم

مقطع

اگر کہنل مین کچھ مال و دولت کا غم — تو پھر تجھکو کہین یاد کرم
جو دار دنیا کی خاطر نہو — مقید بزندان رنج والم
کہان بندہ مولی کا پابند ہے — بزنجیر دینار و درہم درم
ہین دنیای فانی کی سب لذتین — بظاہر لذیذ اور باطن مین سم
یہہ بندہ خدا کا گنہگار ہو — ستم ہے ستم ہی ستم ہے ستم
نہ آوینگے بار دگر رفتہ تک — گئے جو سب از ملک عدم
تجھے ہر دم ای اہل دم چاہئی — توجہ بحال ابر لطف پر قدم
مگر فکر و اندیشہ اولاد کا — نہی حال کی تجھکو درکار غم
اگر ان سب کو اکی وہ چھوڑیگا تو — بضد حسرت و درد و رنج والم

ردیف ن

سب ہوئے رہینگے زمانہ کے کام
ہوگئے گر سرور آموقت ہم

فقط الم مین جو جاہین جناب کبریا کر دین — گدا کو شاہ کر دین شاہ کو فوراً گدا کر دین
جب آمین فضل کرنے پر خدا حاجت روا کر دین — فقیر بینوا کو لطف گنج بے بہا کر دین
اگر چاہین وہ خالق ذرہ کو شمس الضحی کر دین — سہ نو کو نور کرمت بدر الدجی کر دین
اگرین جاری ہزاروں قلزم فیض ایک قطرہ سے — بناہین خاک کو اکسیر اور مس کو طلا کر دین
وہ پہنچا دین فلک پر لگا کر مور بے پر کو — مگس کو ایکدم مین شکل ہما کر دین
عجب کیا ہے اگر مردان حق اہل نظر بندے — فقط لطف نظر سے خاک کو ان کیمیا کر دین

اٹھاوین سینے کے آئینہ سے زنگ کلفت کا
آب رحمت دل کی کدورت کو صفا کرین

زمین گردن جھکا کر دم بخود جب صابر آئین
جب آئین زجلائی پہ اک محشر بپا کرین

کرین مشکل کشائی وقت مشکل اہل مشکل کی
جنہین محتاج پائین انکا پورا مدعا کرین

سبکساری ہے دنیا مین نصیب انکی حقیقت مین
خدا کا حق جو سمجھے بندگان حق ادا کرین

خدا کا وصل پائین جو کہ ہون مہجور دنیا سے
ملین حق سے وہی باطل کو جو حق سے جدا کرین

باوصاف خدا موصوف انسان مین وہی خسرو
برائی جو کوئی اُنسے کرے اُسکا بھلا کرین

سب کو ہی اس دار فانی مین بقا دو چار دن
بادشہ دو چار دن ہے اور گدا دو چار دن

چھوٹ جائینگے یہ آخر اسیران جہان
رہ گئے اس دام بلا مین مبتلا دو چار دن

بادشاہان زمانہ والیان مملکت
جائینگے سب نوبتین اپنی بجا دو چار دن

دوستان دنیا کے سب دو چار دن کے ہین دوست
اور فقط یہ آشنا ہین آشنا دو چار دن

سبز ہے دو چار دن کے واسطے یہ سبز باغ
گلشن عالم کو ہے نشو و نما دو چار دن

مقطع

عمر کے باقی جو مین اب ہے جیا دو چار دن
کھیل مین کر دیگا ضایع وہ بھی کیا دو چار دن

چھوڑ دے اب تو یہ فانی لذتین اے بے خبر
ذوق و شوق حق سے کر حاصل مزا دو چار دن

خویش و بیگانہ بھلا دینگے تجھے مرنے کے بعد
ہان رہیگا باقی کچھ تذکرا دو چار دن

جا لگی اس زندگانی مین غنیمت جان لے
جسطرح دو چار راتین کٹ گئین یا دو چار دن

کٹ سکے جسطرح کاٹ اپنا زمانہ چند روز
پھر سے گر بہنگ سکین اپنی بنگا دو چار دن

عمر کے دن کر لے کچھ زیادہ اگر کر سکتا ہے
ہے بڑہا سکتا اگر تو پھر بڑہا دو چار دن

وقت ہی محنت کا کر محنت خدا کیواسطے — کام کر لے اب ہی موقع کام کا دو چار دن
سینکڑون برسونکا استحکام کیون کرتا ہی تو — ہی قیام اس دار فانی مین تیرا دو چار دن
بیخبر تو ابتدا سے خواب غفلت مین رہا — اب تو ہو بیدار وقت اٹھا دو چار دن

مت کرو کچھ کام ای سرور بغیر از بندگی
زندگی باقی اگر رکھے خدا دو چار دن

خدا کے نام سے نام اپنا ایسا کر روشن — ہو جیسے نیر خورشید بر سحر روشن
بنور شمع محبت کر اپنا گھر روشن — کہ جیسے دیکھنے والونکی ہو نظر روشن
ابھی سے خانۂ تاریک گور کر روشن — کہ تیری جانے سی اول ہو تیرا گھر روشن
یہہ خاکی بندۂ بیکار و بیکس و گمنام — ہوا ہی فضل سے کسقدر ز روشن
بنا ہی ذرہ سی کیا آفتاب عالمتاب — ہوا ہی پانی کے قطرہ سی کیا گہر روشن
عزیز وقت سخاوت ہمیشہ رہتا ہی — سخی کا چہرۂ تابان بشکل بدر روشن
جہان کے سینے کو روشن کرو کہ ہوا ہی سے — ہر ایک داغ جگر صورت قمر روشن
وہ نور فیض کا کر اپنی ذات سی جاری — کہ ہووی سارا زمانہ ادہر اودہر روشن
شمع کیطرح ہو پروانہ جلوہ گر شب کو — اگر ہون جگنو کی مانند اُسکے پر روشن
بیٹھے ہو نون کو دنیا کے باغ مین اگر — گلون کو دیکھہ کے کر دو نظر روشن

نظر نہ آئیگی کیا تجھکو صورت دلدار
ہو دل کا آئینہ سرور تیرا اگر روشن

عزیزو کونسی ہستی پہ نازان — ہی یہ مرجانیوالا بندہ نادان
یہہ تہا کیا چیز اس ہستی پی پہلے — کہا کرتا تہا اسکو کون انسان

نہ کان اسکے کہلے تہے اور نہ آنکہین
نہ گویا تہی زبانِ گوہر افشان

نہ کچہ پہچان اس نادان کو تہی
نہ تہا کچہ جانتا یہہ بندہ انجان

خدا نے اسکو اب انسان بنایا
کیا موجود سب ہستی کا سامان

بناکر اسکو اک مٹی کا پتلا
تن بیجان مین اسکے ڈالدی جان

کرے بندہ بغیر از بندگی کار
ہے کب اسکو بہلا یہ بات شایان

بہروسا کیا ہے اسکی زندگی کا
کہ ہے دو روز کا دنیا مین مہمان

مطلع

فقط حق کو سمجہ اپنا نگہبان
بہر وقت و بہر حال و بہر آن

پہرا کرتا ہے کیون دنیا کی خاطر
پریشان خاطر و غمگین و حیران

خدا کا حکم اے اہل سلامت
بدل تسلیم کر اور بن مسلمان

خدا کے ڈر سے اپنی چشم تر سے
گہر برسا بشکل ابر نیسان

کرا ہے ناشکر شکرانہ کا سجدہ
خداوند جہان کا مان احسان

نہ کہبا جگر زمانہ مین نہ گہبرا
ہر وقت گردش گردون گردان

کہ دیکہتا ایک حالت پر نہین ہے
ہمیشہ انقلاب دور دوران

ردیف و

بنا اس حمد سے الحمد للہ
یہ شعر نو رسہ گروہ جوانان

کوئی دن بوستان عالم کا تماشا دیکہہ لو
گلشن ہستی مین تماشا ہی سے گلہا دیکہہ لو

پیار رکہو اسسے جسکو حق کا پیارا دیکہہ لو
دیکہہ اسکو جسکو ہر شب پورا دیکہہ لو

دیکہہ لو صورت سے حسن صانع تصویر کو
نقش ہے دنیا مین کیسے ہر جگہ نقشہ دیکہہ لو

سینے کے آئینہ سے سب کچھ نظر آجائیگا | دیکھ لو جو دیکھنا ہے پھر یہ محفل دیکھ لو
دیکھنا چاہتے ہو گر واحد کی وحدت کا وجود | جلوہ گر ہر چار سو کثرت کا جلوہ دیکھ لو
پرتو افگن بحر و بر پر ہے وہ روشن آفتاب | قطرہ قطرہ دیکھ لو اور ذرہ ذرہ دیکھ لو
ہر جگہ موجود ہے وہ موجد ایجاد خلق | کوچہ کوچہ خانہ خانہ گوشہ گوشہ دیکھ لو

مطلع

لفظ لفظ و حرف حرف و نقطہ نقطہ دیکھ لو | دفتر ہستی پہ ہے لکھا ہوا کیا دیکھ لو
دشمنی اور دوستی پر کچھ نہیں ہوا انحصار | آویزش ہر آدمی سے اسکو جیسا دیکھ لو
جلوۂ حق کو نہ سمجھو دیدۂ دل سے نہاں | آنکھیں کھولو جس جگہ چاہو جھلکتا دیکھ لو
غیر کے گھر ڈھونڈتے پھر جاؤ اس دلدار کو | پہلے اپنے گھر اٹھا کر دل کا پردہ دیکھ لو
روبرو آنکھوں کے جو کچھ ہو رہا ہے صبح و شام | قادر مطلق کی قدرت کا تماشا دیکھ لو

سر جھکا لو آنکھیں کر لو بند سرور بعد ازاں
عرش سے تا فرش جو کچھ چاہو سارا دیکھ لو

کسی گھر پر نہ جاؤ اور نہ جھانکو تم کسی در کو | پکارو وقت مشکل حضرت خلاق اکبر کو
گہر باری میں جاری ہے سدا رکھو دیدۂ تر کو | کہ گوہر ابر کو ہی آبرو ہا دم سمندر کو
شمع روشن کرو حسن عمل کی گھر کے باہر | کیا آباد چراغ بندگی سے دائمی گھر کو
خدا نے آدمی تجھکو بنایا آبرو بخشی | کیا روشن بانوار حقیقت تیرے جوہر کو
طریقت کا بہت ہموار ہے رستہ مگر پہلے | بنا رہنما اپنا کسی اچھے سے رہبر کو
بتان سنگدل کی شکل مت دیکھو سنا ہو | کرو اپنے خدا کی بندگی مت پوجو پتھر کو
الا خالق سے خلقت کو سمجھ مت کر جدا | سمجھ فہم بدا تصویر سے تو اسکے مصور کو

مطلع

محبت کے اگر لکھا ہین پر انسان ہی پر کو | زمین پر جیت ہو اُس شوق مین اُڑ جاوی اوپر کو
خزانہ خاکساری کا نصیب خاکساران ہے | نہین ہے عبرت کیمیا ہی حاصل کیمیاگر کو
بجز قسمت کہان کامل ذریعہ کام دیتا ہے | کہ لایا خضر پیاسا آب حیوان سی سکندر کو
خدا نے اپنی عرفان کے خزانے جنکو بخشے ہین | نہ دولت کو وہ دولت جانتی ہین او زرمند کو

دہرو خاک ندامت پر جبین اور اگر تو خم کرو ان
بمحراب عبادت رکھو سر اور نگون سر کو

خدا کا بندہ سالک کے رستہ پوچھو | اُسی سے منزل مقصود کا پتا پوچھو
ہر ایک وقت رہو مستعد عبادت پر | نہ وقت فجر کا پوچھو نہ ظہر کا پوچھو
سمجھ مین نکتہ وحدت کبھی نہ آئیگا | موحدون سی عزیزو یہہ مسئلہ پوچھو

مطلع

کسیسے درد محبت کی مت دوا پوچھو | تم اہل درد سی اسکا معالجہ پوچھو
کرو نہ گفتگو دنیا کے اہل عرفان سے | خدا کے بندون سے جب پوچھو تم خدا کو پوچھو
ہی کون نیست یہ نادان یہ بندہ نادان | عزیزو کہہ کے اس سے یہ ماجرا پوچھو
نہ ابتدا کا ٹھکانا نہ انتہا کا ہے | ہی ایسے خاک کے پتلی کی اصل کیا پوچھو
خدا کے بندونکا شاید نہین نشان بجا ہے | کرو تلاش زمانہ مین جابجا پوچھو
جو چیز مانگنے کی ہے وہ شوق سے مانگو | جو بات پوچھنے کی ہی وہ بر ملا پوچھو
جو ذوق شوق محبت مین مست رہتے ہین | انہین سے ذکر الٰہی کا ذائقہ پوچھو
وہ چاہے زندہ کرے یا کہ قتل کرے اسے | تم اسکا کوئی سبب و نہ ماجرا پوچھو

جب ایک مل گیا ہے پوچھو تمکو ای سرور
اسی پہ ٹہہرے رہو پہر نہ دوسرا پوچھو

ڈہونڈتا پہرتا ہی جسکو چارسو | حاضر و ناظر ہی تیرے روبرو
کہول کر آنکہین اگر دیکہیگا تو | حق تجہے فی الفور دکہلائیگا وہ
پائیگا کب گنج عرفان بی تلاش | جستجو کر جستجو کر جستجو
دل کسیسے بہی بغیر از ذات حق | رکہہ نہ کچہ دل مین بجز حق آرزو
بندۂ حق ہی اگر ای نیک نام | نیک ہو سی رکہہ ہمیشہ نیک خو
دل سے تو دشمن کسیکا بہی نبن | تاکہ تیرا بہی ہو کوئی عدو
رکہہ تعلق خاک سے ای خاکسار | تا ہو برباد تیری آبرو
سب کے گہر میں ایک ہی روشن چراغ | ایک سورج جلوہ گر ہے چارسو
مت پہرو مارے طمع کے مت پہرو | جا بجا خانہ بخانہ کو بکو
غیر کے در پر نکر جا کر سوال | مانگ اپنے حق سے دلکی آرزو
جا نما اس دنیا سے ای نامہ سیاہ | روبرو خالق کے ہو کر سرخرو
آج آب دیدۂ نمناک سے | دہو ڈالا اپنے نامۂ اعمال کو
ظاہر و باطن رہو مشغول حق | فکر ہو دل مین زبان پر ذکر ہو
خالق اکبر کی بخشش سے نہو | نا امید ای بندۂ عاصی کبہو
کیونکہ لکہی ہے کلام اللہ مین | تیری بخشش کی سند لا تقنطو
ایسی محویت سے کر ذکر خدا | جیسے بنجای زبان ہر ایک مو

فضل ربانی سے یہ کب ہے بعید

بخشے دولت سرور نادار کو

ڈہونڈو حق کو زمین پر نہ آسمان ڈہونڈو	خدا کو اسکی خدائی کے درمیان ڈہونڈو
یہان ہی ہوگا کسی شے مین نہان ڈہونڈو	تلاش گہر مین کرو اپنا ہی مکان ڈہونڈو
جہان سے آئے ہو تم پہلے وہ مکان ڈہونڈو	پہر اسجگہہ کا جہان جاگے نشان ڈہونڈو
تمہاری پردہ دل مین ہی دلربا مستور	جہکا کے گردن تسلیم سیر جان ڈہونڈو
دکہائی دیتا ہی وہ چاند صاف مطلع پر	تم اپنی آنکہین ذرا کہولو اور میان ڈہونڈو
اسکے نام سے روشن کرو نگین اپنا	اسی نشان سے پتا پاؤ اور نشان ڈہونڈو
خدا ہی حاضر و ناظر کو تم کہان دیکہو	جو ہر جگہہ پہ ہی حاضر اسی کہان ڈہونڈو
انہین گلو نہین وہ گل ہیگا دیکہو گلشن کو	تمن چمن کی کرو سیر بوستان ڈہونڈو
پتا لگاؤ لگا لو سراغ جانان کا	قدم اٹہاؤ یہان ڈہونڈو اور وہان ڈہونڈو
جہان مین کوچہ بکوچہ اسے تلاش کرو	تمام دنیا مین گہر گہر مکان مکان ڈہونڈو

ردیف	کرو تلاش مین غفلت نہ ایک دم سرور تم اونکو ڈہونڈو جسکو پتا ہر زبان ڈہونڈو	ہ

خلوص دل سے کرے بندگی اگر بندہ	خدا کے بندو نہین ہو جائے نامور بندہ
نہ مال پاس مین لیجائیگا نہ زر بندہ	عزیز و دنیا سے جائیگا جب گزر بندہ
نہ ہووے حضرت مولیٰ کو لحظہ بہر بندہ	خدا کی بندگی پر باندہ لے کمر بندہ
پہریگا ننگے دنیا مین در بدر بندہ	خدا کے در سے ہی پہلا جائیگا کدہر بندہ
کیون اپنی اصل پہ کرتا نہین نظر بندہ	اگرچہ آنکہون سے معذور ہی بصر بندہ
کریگا ایک ہی دو دن مین جب سفر بندہ	یہان نہ بیٹہا رہے کیسے بنا کے گہر بندہ

خدا سی مانگے جو بندہ تو سی بندہ مانگتا ہی / کہ ہی خدا ہی کے در کا فقیر ہر بندہ

گرے اگر نہ زمین پر ہوا کے صدمہ سے / اُڑی ہی مارج کرامت لگاکے پر بندہ

کری نہ عجز تو پھر کیا کری یہ بندہ زار / ضعیف کتنا ہی عاجز ہی کسقدر بندہ

بغیر مانگی بھی دیتا ہے وہ خدای کریم / ہمیشہ کرتا ہی کیون التماس و روشن بندہ

خدا کو چھوڑ کے ہوتا ہی بندونکا محتاج / یہہ کیسا عقل سے خالی ہی بیخبر بندہ

خدا کے سامنے پھیلائے ہاتھہ حاجت کے / خدا کے روبرو جا کر جھکا ئے سر بندہ

سرائے دہر سے جلد لیگا قافلہ سارا / کوئی نہ آئیگا پھر اسجگہہ نظر بندہ

رکھہ ایسا بندون سی خلق و محبت ای سرور
کہ تجھکو یاد کرے بعد مرگ ہر بندہ

خدا پہ رکھتا ہی ہر صاحب یقین تکیہ / کہ اسکا حق کے سوا کوئی ہی نہین تکیہ

فقیر مولی کے خانہ بدوش ہوتی ہین / نہ انکا کوئی مکان ہی نہ ہی کہین تکیہ

وہ بیٹھہ جاتے ہین جسجا پہ پھر نہین اٹھتے / وہین مقام بنا لیتی ہین وہین تکیہ

نہ فرش کی ہی ضرورت نہ حاجت قالین / نہ چاہتے ہین وہ مسند نہ نازنین تکیہ

نہ بالاخانہ کی خواہش نہ آرزو گھر کی / کہ کافی انکی لیے ہی فقط زمین تکیہ

عجب ہے صاحب حق کا بھروسا باطل پر / غضب ہے دنیا پہ کرلے گر اہل دین تکیہ

مکان عالم فانی ہے ایسا بے بنیاد / کہ اسپہ کر نہین سکتا کوئی مکین تکیہ

نہ اپنی مال پہ رکھو تسلی صاحب مال / نہ اپنی حسن پہ باندھی کوئی حسین تکیہ

پیادہ پھرتے ہین جو آج در بدر ہو لوگ / لگاکے بیٹھتے تھی کل جو پشت زین تکیہ

پکڑکے تجھکو اٹھا دینگے جگہہ مسند سے / سنبھال لیگا کوئی اور جانشین تکیہ

نہوگا بندونکا محتاج وارد نیا مین | اگر خدا ہی پہ رکہی یہہ مکترین تکیہ

گزرنے والا زمانہ ہے عمر کا اسپر
نہ کرکے بیٹہنا ای **سرور** حزین تکیہ

ہمیشہ جسکا رکہتا ہی خدا و جہان پردہ | کوئی بدخواہ اسکا کہول سکتا ہی کہان پردہ
نہین کہتی کسی عاشق کا چشم خونفشان پردہ | کہ ہوجاتا ہی اس سی پردہ دل کا عیان پردہ
جو بی پردہ ہو پہر کیا ضرورت ہی وان پردہ | مہ تابان پہ ہی کیا فائدہ ای مہربان پردہ
زمانہ مین نہین کہتا کسیکا آسمان پردہ | رخ گلپر ہمیشہ کب ڈالتا ہی باغبان پردہ
اگر ہی طالب دیدار کر فی الفور دور اسکو | پڑا رہتا ہی آنکہون پر تیری جو ہر زمان پردہ
گنہ آتا ہی کہنی کہل کر اگرچہ بندہ عاصی | مگر ستار اسپر ڈالتی ہین ہر زمان پردہ
وجود خلق سی روشن ہی نور خالق اکبر | مگر رکہتا ہی اپنی جسم سی ہو متصل جان پردہ
بگڑ جائی نہ تیری آبرو ای بندہ خاکی | نہ اٹہہ جائی رخ تسلیم و حیا کا ناگہان پردہ
مکشوف آجائی نظر ہر ایک صورت سے | اگر اٹہہ جائی جو حائل ہی اسکی درمیان پردہ
اگرچہ اسکی مین پردہ کی باہر ہی عیان جلوی | پہ ہی منظور اس پردہ نشین کو ہر زمان پردہ

چہپا رکہ اپنی دل مین **سرورا** اسرار وحدت کی
وگرنہ کہول دیگی بولکر تیری زبان پردہ

بنا اپنی سینہ کو روشن نگینہ | کہ مانند آئینہ ہو صاف سینہ
خدا کا تصور فقط دلمین رکہ لی | کہ سینہ بنی معرفت کا خزینہ
غنیمت سمجہ جبتلک زندگی ہی | کوئی دن کوئی سال کوئی مہینہ
کیا کرتا ہی کسلئی کج ای نادان | کمی بندگی مین یہ بندہ کمینہ

کسی سے کدورت نہ لا اپنے دل پر
طمع مت بڑھا دار فانی مین آکر
بساوا کہ زیر زمین چھوڑ جائے
حقیقت مین فانی ہے سرا جہان مین
بہت اونچی منزل ہے قرب خدا کی
فقط قبلہ و کعبہ جان اپنے دل کو
وہ کیون غرق گرداب بحر فنا ہو

کسی سے نہ رکھ بغض دل مین نہ کینہ
نہ رکھ جمع دولت کا گھر مین خزینہ
یہ گنجینہ اور سیم و زر کا خزینہ
فقط آنا جانا ہے اور مرنا جینا
بنا اسکے چڑھنے کو عرفان کا زینہ
اُسی کو سمجھ اپنا مکہ مدینہ
بنا لے جو حسن عمل کا سفینہ

ردیف

کبھی فکر ہے دن کی روزی کا ہمرو
کبھی مجھکو ہے فکر نان شبینہ

ی

کس جگہہ جاتے وہ عالی خاندان جاتے رہے
جتنے آئے ابتدا ان جہان جاتے رہے
اس چمن سے اڑ گئے جتنے تھے مرغان چمن
اڑ جانیکا ہمیشہ سے تہ جلدی رہا
ہم بھی آئے تھے جہان سے جب خلقت آئی تھی
حرص کے مارے عبث پھرتے رہے ہم جا بجا

جنکے اب دنیا سے مین نام و نشان جاتے رہے
چھوڑ کر اپنا وہ سب ملک و مکان جاتے رہے
گر گئے سارے درخت اور آشیان جاتے رہے
قافلے جاتے رہے اور کاروان جاتے رہے
ہم بھی سب جہان سے جائینگے یہ جب جہان جاتے رہے
ساتھ قسمت لیکے اپنی جہان جاتے رہے

مطلع

اب کہان وہ اپنے ہمجلس جوان جاتے رہے
روز رو کھلاتے جو تھے چہرہ تھے مانند ماہ
ٹھیرنے کو کوئی نہین پاتا سرای دہر مین

کل جو بیٹھے تھے وہ آج اٹھکر کہان جاتے رہے
آنکھ کے گوشے مین اب وہ مہربان جاتے رہے
جو مسافر اسجگہہ آئے روان جاتے رہے

ہوچکا سرور سخنگوئی کا پورا خاتمہ
جب زبان آور مصنف نکتہ دان جاتی رہی

آدمی ہو کر اگر ہوجائی حیوان آدمی — خاک کا پتلا فقط ہی ایسا نادان آدمی
آدمی گرچہ ہزارون آدمی کہلائین — آدمیت جسمین ہو ہی اصل انسان آدمی
آدمی کا ہی فرشتون سی بہی اونچا مرتبہ — فی الحقیقت تہا اسی عزت کی شایان آدمی
جسکو لیجاینگے نور فرشتے جان نکال — دیکہتی رہجاینگے لاکہون نگہبان آدمی
مرکے طی ہوتا طریقت کا نہ رستہ — قرب حق تک کب پہنچ سکتا ہی آسان آدمی
کسلیے اس رازق روزی رسان کو بہول کے — رزق کی خاطر پہرا کرتا ہی حیران آدمی
پہلے ہی یہہ خاک تہا اب خاک ہی پہر ہوگا خاک — پہر بہلا ہی کونسی عزت پہ نازان آدمی
اپنی اصلیت اسی فی الفور آجائے نظر — ڈالکر دیکہو اگر سرور گریبان آدمی
لاکہون اپنی ساتہ لیجائیگا انسان حسرتین — وقت رحلت سینکڑون کہائیگا ارمان آدمی
آتی جاتی جب تلک دم آدمی ہی اسکا نام — پہر نہین کہنیکا اسکو کوئی انسان آدمی
سر جہکاتی ہین خدا کو وحش و طیور — بندگی کرتی نہین حق کی جو نادان آدمی
ملکی کرتی ہین سدا حق کی بندگی شام و سحر — ہین مسلمانون مین تو ہی اک مسلمان آدمی

باندہکر لیجائیگا کیا سر پہ اس انبار کو
جمع کیون کرتا ہی سرور اتنی سامان آدمی

برا نہ باقی رہیگا نہ اور بہلا باقی — جہان فانی مین رہجائیگا خدا باقی
نہ اولیا رہی باقی نہ انبیا باقی — بس ایک رہ گئی وہ ذات کبریا باقی
یہان جو آیا ہی چلیگا چار دن رہکر — نہ ایک باقی رہیگا نہ دوسرا باقی

ہمیشہ رہتا ہی تو زندہ خضر کی طرح	ہی جسکا نام زمانہ مین گیا باقی
نہ آدمی نہ فرشتہ نہ جن و حش نہ طیر	رہیگا عالم فانی مین اتنا باقی

مطلع

خدا کی آج ہی جتنی ہی کر ادا باقی	کہ دینی آئی نہ کل کو ذرا ادا باقی
حساب پاک کرا ایسا حساب والون کا	کہ لینی دینی کی ہو جاسب صفا باقی
یہ باقی جتنی ہین دم جاینگے گزر جسدم	پھر ایسی حال مین تجھسی پھینگے کیا باقی
ہر ایک نفس سی اب پورا تصفیہ کر لو	کہ رہ نجائی کسیکا کوئی گلا باقی
بحال بیکسی افسوس دار فانی مین	نہ یار باقی ہی اپنا نہ آشنا باقی
خدا سی پوری مرادین طلب کی ای نادان	کہ رہ نجائی کوئی تیرا مدعا باقی
بھلائی ایسی بھلا بیج کر زمانہ مین	کہ تیری بعد بھی رہجائیگی وہ بھلا باقی

جھکالے سجدہ مین جبتک ہی اپنا سر سرور
ہلالے کام مین جب تک ہین دست و پا باقی

گذری کچھ تکلیف مین یا گذری اچھی زندگی	ہر طرح کٹجاتی ہی اس آدمی کی زندگی
مرگ کا اندیشہ پھر کیا رہ گیا باقی اسے	جسکی گذری عشق باقی مین پوری زندگی
مرنے سی پہلے ہی مرجاتا ہی مرد زندہ دل	کچھ بھی کار زندگی ہی اسکو اسکی زندگی
کشتۂ تیغ محبت زندہ جاوید ہے	کسکی ہی قسمت مین ایسی کب ایسی زندگی
رزق دیگا آدمی کو کیا نہ وہ روزی رسان	جسنے اپنے فضل سی دی اسکو بخشی زندگی
زیستا ہی وہ زیستا جو کٹجا حق کی یاد مین	ورنہ اسکی کالعدم ہستی ہی فانی زندگی
عاشق جانباز ہرگز مرگ سی ڈرتا نہین	بلکہ اسکو مرنے سے حاصل ہی ہوگئی زندگی

آجکل جو مر گیا اچھا ہوا غم سے چھٹا — گویا خالق سے دوبارہ اسنے پائی زندگی
زندہ تا روز قیامت اپنا رکھہ دنیا مین نام — کاش از زندہ دلی کے ساتھہ اپنی زندگی
بندۂ مقبول کہلائیگا حق کے روبرو — بندگی مین گر گزر جائیگی تیری زندگی

سرورا افسوس صد افسوس تیری حال پر
کھیل مین برباد کردی تونے ساری زندگی

ہاتھہ پھیلائے رہو ہر دم دعا کیواسطے — اور کھلی رکھو زبان حمد و ثنا کیواسطے
کس لئے رکھتا ہی خویش اور اقربا کیواسطے — سر بسر دی ڈال اپنا خدا کیواسطے
عالم ایجاد مین آیا ہی تو ای خاکسار — بندگی و انکسار و التجا کے واسطے
خاکساری سی ہمیشہ سونا بنجاتی ہی خاک — کیا مجرب ہے یہہ نسخہ کیمیا کیواسطے
دین و ایمان کے لئی فی الفور کردی اپنا نثار — ترک کر دو لگی محبت دلربا کے واسطے

مطلع

راضی رکھہ خلقت کو خالق کی رضا کیواسطے — دوستی کر حق کے بندون سی خدا کیواسطے
غم مین کیون دنیا کی خاطر مبتلا ہوتا ہی تو — بے اجل مرتا ہی کیون اس بیوفا کیواسطے
فکر کر جو ہر خدا آغاز مین انجام کا — سوچ کر لے ابتدا مین انتہا کیواسطے
درد دل کیواسطے ایسا مسیحا کر تلاش — ایک دم جسکا دوا ہو لا دوا کیواسطے
جای دروازہ پہ خلقت کی خدا کو چھوڑ کر — کر دیا سب نے بھلا اس بینوا کیواسطے
ایک ہی گھر بس ہی اس کیسوال کی لئے — ایک در کافی ہی اس عاجز گدا کیواسطے

رات دن دنیای دون کے واسطے محنت کرے
ہی یہہ مشکل سرور بیدست و پا کے واسطے

غیر کو چھوڑ اگر حق کی رضا چاہتا ہے | پہنا کہ بندوں سے اگر قرب خدا چاہتا ہے
صاف کر سینہ اگر صدق و صفا چاہتا ہے | دل بھلے لوگوں سے گر اپنا بھلا چاہتا ہے
دولت اور مال سے گنجینہ بھرا چاہتا ہے | بندۂ ناچیز بھی کچھ چیز بنا چاہتا ہے
جو کوئی حضرت مولیٰ کو ملا چاہتا ہے | رہنا ان بندوں کی صحبت سے جدا چاہتا ہے
ہر کوئی دنیا کے پھندوں میں پھنسا چاہتا ہے | مبتلا دام مصیبت میں ہوا چاہتا ہے
لذت دنیا کی لذت [illegible] اسکو | جو کوئی حق کی عبادت کا مزا چاہتا ہے
[illegible] دنیا [illegible] نکلنے والی | بس کسی روز میں یہ قصر گرا چاہتا ہے
[illegible] ساری [illegible] | کام ہوتا ہے وہی جو کہ خدا چاہتا ہے
[illegible] آتا ہے | ایسے بیچارے کیوں اپنی دوا چاہتا ہے
[illegible] | انتظار اسنے زیادہ بھلا کیا چاہتا ہے

جان لیتے لوگوں کی موت سے سر و سر
دم اخیر اپنا اولیٰ دم میں ہوا چاہتا ہے

سرافراز [illegible] درگاہ الٰہی [illegible] | [illegible] کہا جسنے [illegible] جھکائی
قائم تاج سروری تخت [illegible] | [illegible] ہر وقت اور اسکی خدائی
ملک مال و دولت آج عزت [illegible] | عوض [illegible] دولت [illegible] بہائی
اخیر ان دوستان [illegible] | [illegible] محبت [illegible] آشنائی
ہو مغرور دولت پر [illegible] | [illegible] دنیا [illegible] دولت پائی
عجب نقاش [illegible] | [illegible] صورت بنائی
زمانہ پر خدا کے فضل کا بادل برستا ہے | [illegible] کی دہائی

صفا کرنہ چھوٹا آجکل کے دوستونکی ہے
مگر باطن مین یکہو تو محبت کی صفائی ہے
غرور اتنی بندہ ناچیز کا کیون بڑہتا جاتا ہے
کہ عجز اور خاکساری خاکسارونکی بڑائی ہے
وہی ہنستا ہی قسمت جسکی بندی مین تعلق
گرفتار اسمین وہ ہوتا ہی شامت جسکی آئی ہے

الٰہی نفس او شیطان ستم سرور پہ کرتے ہین
دہائی ہے دہائی ہی دہائی ہے دہائی ہے

نکلیگی چمن سی عندلیب زار جیتے جی
بھلا از خود کہان چھوٹیگی وہ گلزار جیتے جی
یہ جھگڑی جیتنے مین کر ڈالی تم اپنی جیتے جی
کبھی پڑتی نہ ہی ناحق کی یہہ تکرار جیتے جی
لپیسے ہی زر کہہ ملتا بغیر از یار جیتے جی
کسیکا منہ نہ دیکھا ہی طالب دیدار جیتے جی
کیا اکرام اک دم بھی نہ ہو بیکار جیتے جی
بخدمت گزارا ہی یہہ دن و شب یار جیتے جی
حقیقت مین گرہ کی زنجیر تعلق ہے
نہین پاتا رہائی جیسے دنیا دار جیتے جی
وہ پاتا ہی ہمیشہ رسم امان محبت کو
بہت سی باریان ہی چرخ کج رفتار جیتے جی
جو ہووے امان ترک ترتیب تعلق کا
اتارا ہی مرد حق گرین سی یہہ بار جیتے جی
کوئی ملتی نہین کیا ہی از مرگ حبیب ہو
کوئی دم بھی غنیمت صحبت دلدار جیتے جی
مبادا مار دے تجھکو مرض ہو نہ محبت کا
کچھہ اسکا آپ کرلے چارہ اے بیمار جیتے جی

بحق آنحضرت جو ہین رازپرسان مین سرور نے
ملا اسکو نہ کوئی محرم اسرار جیتے جی

طمع کی کیسی بیماری ہی بھاری
کہ جاتی ہی نہین ہے عمر ساری
ہو اگر کرتا یہہ بندہ زار
کروڑی لاکہہ تک یا ہزاری
اٹھا کر ساتھ کیا لیجائیگا وہ
سفر کے وقت لیتا بھی سواری

نہ رہ جائیگا باقی فقر و فاقہ — نہ تخت و ملک تاج شہریاری
یہ سب کے خود بخود ٹوٹینگے پیوند — کہ ہو نازک بہت یہ رشتہ داری
ہوا و حرص مین ناحق عزیزو — یہاں پھرتی ہی خلقت ماری ماری
خدا دیتا ہی ہر فریاد کی داد — خدا ہر ایک کی سنتا ہی زاری
اگر بندہ ہے تو بندہ خدا کا — ادا کر سب حق خدمتگزاری
نکر سستی خدا کی بندگی مین — نہوا ہی ہو وفا خدمت تمہاری
رہو شیر و شکر ہر نیک و بد سے — بخلق و خوبی و نیکو شعاری
کسیسے ہی نہ تمہو کدورت دل — طبیعت رکہنہ ہرگز اپنی بہاری

غزل ایک اور بہی لکہا ہین مسرور
کہ خوش ہو پڑہ کے جسکو خلق ساری

ہمیشہ کر جناب حق مین زاری — کہ تیری آبرو ہے خاکساری
عبث ہی برخلاف حکم تقدیر — یہ بیچینی تیری اور بیقراری
جناب حق جو چاہیگا کریگا — وہی ہوگا جو ہوگا حکم باری
جو ہین اہل غرض انکا ہین دوست — کہ لا حاصل ہیہان یارونکی یاری
نہ ہلکا ہو کسیکے گہر مین جاکر — کہ اپنی ہی جگہہ تہر ہی بہاری
کیا کیا بیہوشی کا تونے یہ کام — کہ ساری عمر غفلت مین گذاری
چلی جاتی ہی خلقت جسطرح سی — تیری آجائیگی اک دن باری
کر ایسا کام کار آمد کہ جس سے — تیری ہی فیض کا چشمہ ہو جاری
کدورت دلکی دہو ڈالتی ہین — ہی جن آنکہونکی عادت اشکباری

خزان جب ناگہان ہوگی نمودار | اڑیگی اس چمن کی خاک ساری
کہاں اسوقت بلبل اور کہاں گل | کجا بستان کجا باد بہاری

جو ورد دل سے ناواقف ہو سرور
وہ کیا جانے طریق جان سپاری

مہلت اس دنیا سے دنیا جب کر جائینگے | سر پہ اوروں کے وہی بار الم دھر جائینگے
باندہکر دنیا سے جب ہم اپنا بستر جائینگے | لیکے اپنا عمل خود اپنے سر پر جائینگے
جتنے اس دنیا میں آئے ہیں وہ آخر جائینگے | جتنے پیدا ہو چکے ہیں ایکدن جائینگے
حاکم ہنو کا ہے یہ فانی سرائے دہر میں | اسجگہ جتنے مسافر ہیں سفر کر جائینگے
ایکدن سب سو وطن جاینگے سارے بے وطن | آخر الامر اپنے گھر سب اپنے گھر جائینگے
فی الحقیقت جو کہ ہیں دروازہ حق کے فقیر | مانگنے کو غیر کے گھر پر وہ کیونکر جائینگے
جمع کیا کرینگے آخر یہ حریصان جہان | مانگنے کو گرچہ وہ در در گھر گھر جائینگے
خالی آیا تہا تو جس صورت سے خالی جائیگا | گرچہ دولت با خزانے سے اپنا گھر بھر جائینگے
کاہے سے خوف کیا جائینگے مردان خدا | جب گئے پہلے ہیں آئینگے ڈر جائینگے
یہ حریصان جہان بندگان خاک اور | باندہکر پلہ میں کیا دنیا سے پتھر جائینگے
سخت پچہتائینگے دولتمند مرنیکے قریب | جب یہ اپنا سب چہوڑ کر گنجینہ زر جائینگے
دست خالی سینہ نادم سراپا شرمسار | لیکے کیا ہم زر بروحانی کے اسحر جائینگے

مسدس

خدا اولیا سے طلب کر تو اپنا مانگ | یہ تو فقیر کی طالب بادشاہ سے مانگ
خدا نہ ہستیاں سے طلب نشا ہو کر | مانگ تو ہی سے مانگ نہ تو بانگ

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

ہوا و حرص کو زیادہ بڑھا کے کیا لیگا
جہان میں آبرو اپنی گنوا کے کیا لیگا
تمام دنیا میں ذلت اٹھا کے کیا لیگا
کہیں جو مانگنے جائیگا جا کے کیا لیگا

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

پئے سوال اگر کے در پہ شام و سحر
جھکا کبھی نہ تو دین و دنیا سر
خدا بغیر کسی پہ نہ کچھ بھروسا کر
اٹھا کے ہاتھ جھکو نیاز دیدہ تر

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

تجھے ہو مانگنا مدد کسی سے لاحاصل
تو سلطان ہی سے ہو حاصل مدعا حاصل
گدا ان سے کچھ بھی نہیں بیچ کے سوال اصل
جو ہینگے آپ ہی محتاج انسے کیا حاصل

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

نہیں ہے خیر کی امید جب کسی گھر سے
نہ ہو مدد کی توقع کسی پراوے سے
نہ آس لگا کے کسی کی ہو کسی در سے
طلب کر اپنے مطالب خدائے اکبر سے

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

نہ ملا [illegible] اوا [illegible]
[illegible]

نانک آسے جو حرص و ہوا کا بندہ ہے
اگر تو صابر و شاکر خدا کا بندہ ہے

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

بصبر و شکر رہو دم بجو و فغان مت کر
کسی کے روبرو راز نہان عیان مت کر
ذلیل اپنے کو پیش برادران مت کر
کسی کے سامنے حاجت کوئی بیان مت کر

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

تمام دنیا میں جتنے ہیں سب ہیں صاحب مطلب
جسے ہو دیکھتے سب ڈھونڈتے ہیں اپنا مطلب
جو ہو حبیب تو طالب کو طالب مطلب
جو پوچھو اگر تو ہے طالب کی ہر سبب مطلب

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

طلب کر حق کی حقیقت کا سینہ حق سے
سوالی بن کے تو مانگ اپنا مدعا حق سے
ہر ایک بات میں امداد لے سدا حق سے
ہر ایک کام کی خاطر کر التجا حق سے

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

بھلا تو کس لئے غیرون کے در پہ جاتا ہے
اور اپنی حاجت تیرا انہیں سناتا ہے
یہہ داغ اپنی شرافت کو کیون لگاتا ہے
یہہ بار سر پہ مذمت کا کیون اٹھاتا ہے

مرادیں اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اسی خدا سے مانگ

دعا مین بست و تضرع بنا کر ای سرور
عنایت عجز ہی گردن جھکا کر ای سرور

غریب بندونکو خلوت بنا کر ای سرور
تیان غیرونکا دل سون اٹھا کر ای سرور

مرادوین اپنے خداوند کریم سے مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو ہی سو تجھ سے مانگ

مخمس بر غزل مصنف

باب کاخ زندگانی ہی کہلا دو چار دن
خانہ ہستی کی ہی قایم بنا دو چار دن

ہی بہروسا اسکے ستحکام کا دو چار دن
نیہ ہی اس دار فانی مین بقا دو چار دن

بادشہ دو چار دن ہی یہہ گدا دو چار دن

ایکدن یہہ سو وطن سون وطن چہوڑونگے
غرض پر یہہ لامکان جا پہونچینگے مکان

مخلصی پاینگے قید بندگی سے بندگان
پہر نہ پاینگے وہم آخر اسیران جہان

رہ گئے اس دام بلا مین مبتلا دو چار دن

کارفرمایان عالم مالکان معدلت
سروران ملک و سرداران عالی منزلت

سرفرازان جہان مسند نشین مکرمت
بادشاہان زمانہ والیان مملکت

جا پینگے سب تو ہین ایتھی بجا دو چار دن

یہہ فقیر یار مطلب سو کیچ بست مین
کون ہی وہ لوگ جن ہی کچ جنگ و شکست مین

فی الحقیقت حق کی دشمن ہیچ اکثر دوست مین
دوستان سب کی دنیا دشمنان دوست مین

اور نقط مین آشنا یہہ آشنا دو چار دن

تہوڑی مدت کی ہی روشن دو یہہ شمع چراغ
یہہ جہان پایست دم لی گل کا داغ

یہہ ... ... کیونکہ ... ... باغ
عندلیب کا سیر ... ...

کاش عالم کو ہو نشو و نما دو چار دن

عمر بھر کرتا رہا دنیا کو تو زیر و زبر
اب تو وہ کیا ہے بے بصر باقی ہیں اک دو پہر

مختلفین کرتا رہا امر بالا شام و سحر
تکیہ باقی ہیں تیری عمر کے دن جیتے جی

کھیل میں کر دیگا ضایع وہ بھی کیا دو چار دن

گاہ تو بڑھتا دنیا میں آکر گاہ پھر
گاہ تسکیں ڈھونڈتا پھرتا رہا کاہش میں پھر

گاہ مقاصد مرا پایا گاہ کھویا یا اسیر
چھوڑ دے اب تو یہ دنیا [illegible] فقیر

ذوق و شوق حق سے کر حاصل ذرا دو چار دن

جنکی خاطر جان پر لیتا ہے صدمے صبح و شام
ایک قلم بھی لوگ تجھکو بھول جاوینگے تمام

رات دن خواب و خور و آرام ہے تجھپر حرام
تیری خوبی کوئی لیویگا نہ [illegible] نام

ان میں ہیگا باقی کچھ تذکرا دو چار دن

ہے محبت مال و دولت کی عبث بیجا انہے
دائیں کہنا میرا ہے مرد نادان مانیے

جیا دونو دنیا [illegible] ان
جان لے [illegible] کا نہیں [illegible]

جسطرح وہ [illegible] گذریں یاد دو چار دن

سے رکھ اپنا تعلق و سیتا [illegible] چند روز
زندگی جب تک ہے [illegible] چند روز

[illegible]
کٹ سکے جسطرح کاٹ [illegible] چند روز

خیر [illegible] دو چار دن

بر خلاف حق قدم وہ ہر اگر رکھ سکتا ہے
مرگ کے آنے سے وہ ہر اگر ڈر سکتا ہے

زاد کچھ خالی کر سکتا ہے [illegible]
عمر کے دن کیلئے کچھ زیادہ کر سکتا ہے

ہو بڑا سکتا اگر اسپر بڑھا دو چار دن

اب تو بندون کی بہل صورت خدا کیواسطے — بندگی کر اور برا عزت خدا کیواسطے
پہلوان بن ہارمت ہمت خدا کیواسطے — وقت ہی محنت کا کر محنت خدا کیواسطے
کام کر لے اب ہی موقع کام کا دو چار دن

یہہ عمارت بنتی صبح و شام ہی کسواسطے — ہوا سر گرمی ہی اسکا کام ہی کسواسطے
اسطرحکی پختگی ای خام ہی کس واسطے — سینکڑون برسونکا اسکا کام ہی کسواسطے
ہی قیام اس دار فانی مین تیرا دو چار دن

جب سے تو آیا ہی ناحق کی مصیبت مین رہا — مبتلا صبح و مسا خواری ذلت مین رہا
غم مین دنیا کے یا فکر دولت مین رہا — بیخبر تو ابتدا سی خواب غفلت مین رہا
اب تو ہو بیدار وقت انتہا دو چار دن

عمر جو غفلت مین گذری ہی گئی گذری ہوئی — تا قیامت پھر نہین ملنی کی وہ تجھکو کبھی
اب یہی بہتر ہی آیندہ کرا نہ جیتے جی — کر امانت کچھہ کام ای سرور بغیر از بندگی
زندگی باقی اگر رکہی خدا دو چار دن

مخمس بر غزل مصنف

پہلے کب لوح و قلم ارض و سما موجود تہا — کب یہہ خاک آتش و آب ہوا موجود تہا
کب یہہ کا ابتدا و انتہا موجود تھا — جب نہ تہا یہہ عالم ایجاد کیا موجود تہا
پردہ دار پردہ وحدت خدا موجود تہا

رہتا تہا خاک ندامت پر جہکا جسدم قلم — سر بسر لکھنے سے تہا نا آشنا جسدم قلم
چل نہین سکتا تہا کاغذ پر ضیا جسدم قلم — صفحۂ ایجاد پر جاری تہا جسدم قلم
سب کا نقشہ لوح قدرت پر لکہا موجود تہا

تہا کہان اوّل ملایک حور و غلمانکا ظہور
کسجگہ تہا وحش و طیر و جن و انسان کا ظہور
عالم اسکا نمین کب تہا جسم و جان کا ظہور
سب کے آنکھ سی نہان پہلی تہا جانان کا ظہور

دل نہ تہا موجود لیکن دلربا موجود تہا

کیون نہ پایا اسکو جو جانا نشین تہا اپنی گہر
کیون نہ پکڑا اسکو جو شہ رگ سی تہا نزدیکتر
کیون چہپایا اسکو جو سر جا پہ سو تہا جلوہ گر
کیون کی اُس حاضر و ناظر پہ انسانی نظر

کیون نہ دیکہا اسکو جو ہر ایک جا موجود تہا

حق کے ذوق و شوق سی جسنے اٹہائین لذتین
پہر پہین دنیا کی اسکو یاد آئین لذتین
لذتون پر اسکو مین حق نی بڑہائین لذتین
ابتدا سی یاد حق سی جسنے پائین لذتین

انتہا تک بر زبان اُسکی خدا موجود تہا

جب تلک سلطان با فرمانده روی زمین
اور رہا اہل نگین کا جب تلک جاری نگین
اپنی گوشہ مین رہا جبتک گدا گوشہ نشین
جبتلک ان فانی مکانون مین رہا انسان مکین

ہر گہڑی پیک اجل سر پر کہڑا موجود تہا

ہو گا کیا گر بادشہ کہلائیگا ای بیخبر
ملک و دولت پر تسلط پائیگا ای بیخبر
شان و شوکت جا بجا دکہلائیگا ای بیخبر
ساتہہ کیا لیجائیگا جب جائیگا ای بیخبر

آیا تہا جسوقت تیری پاس کیا موجود تہا

کیون نہ پوچہا راز پنہان تونی اپنی آپ سے
کیون نہ دیکہا روی جانان تونی اپنی آپ سے
کیون نہ ڈہونڈا نور عرفان تونی اپنی آپ سے
کیون نہ پایا فیض یزدان تونی اپنی آپ سے

تیری خود گہر مین یہ گنج بے بہا موجود تہا

خلق ہی کسواسطی چہپتا پہرا شام و پگاہ
دیکہنے والے سی کر لی بند کیون تونی نگاہ

بیٹھکر پردہ مین کیون کرتا ہے نامہ سیاہ
چھپکے ای عاصی کئی کسواسطے تونی گناہ
جب خدا تیری مقابل دیکھتا موجود تھا

ہی شکایت ناروا اس عالم ایجاد مین
جو کہ ہونا تھا ہوا اس عالم ایجاد مین
بن چکا جو بننا تھا اس عالم ایجاد مین
آدمی کو مل گیا اس عالم ایجاد مین
پہلے جو مقسوم مین اُسکے لکھا موجود تھا

فی الحقیقت تجھکو بیغیرت یہی کرتا رہا
اہل غیرت مین تیری ذلت یہی کرتا رہا
رات دن ضایع تیری دولت یہی کرتا رہا
روز جب چھپکر تجھی غارت یہی کرتا رہا
چور جو گھر مین تیری سر پر چھپا موجود تھا

مخمس بر غزل مصنف

نچھوڑ ہاتھ سے ای مرد متقی تسبیح
بنانی ذکر کی تسبیح دائمی تسبیح
زبان سنی بول خدا کی گھڑی گھڑی تسبیح
پکار خالق اکبر کے نام کی تسبیح
کہ سن لین عرش پہ سبوحیان تیری تسبیح

ہر ایک دانہ پہ لے نام کردگار مدام
شمار جسکا ہو پڑھنی مین بیشمار مدام
خدا کا ذکر سمجھہ اپنا دستدار مدام
جناب باری کو کر یاد بار بار مدام
پکڑ کے ہاتھ مین سمرن کبھی کبھی تسبیح

ہی اصل جبکہ محبت محبت مولی
ہی سب سے اچھی اطاعت اطاعت مولی
رکھ اپنی دل کا تعلق بالفت مولی
وہ اخیر تک کر عبادت مولی
سمجھ لے زندگی مین اپنی بندگی تسبیح

کہان سی نکلے بلا کب یقین پہنچ جائی
ضعیف بندہ کہین کا کہین پہنچ جائی

یہہ بندہ جسجگہہ چاہی وہین پہنچ جاوی　　فرشتہ ہین کہ جہانتک پرین پہنچ جاوی

پڑہے زمین پہ اگر کوئی آدمی تسبیح

خدا نے دیدۂ بینا ہے گر تجہے بخشا　　کیا ہے تجہکو بانوار معرفت بینا

پڑا جو مصحف خاطر پہ ہے اٹہا پردہ　　پڑہ اپنے سینہ سی سبحان ربی الاعلی

کہ ہے یہہ صفحۂ دل پر لکہی ہوئی تسبیح

نکال منہہ سے بجز ذکر حق نہ کوئی بات　　رکہہ اپنے دلمین تمام دہیان تصور ذات

گذار حق کی عبادت کی شغل مین دن رات　　کبہی زبان سی نفی جلال اور کبہی اثبات

کبہی پکار تو تہلیل اور کبہی تسبیح

ہے ذوق شوق الہی مین سب جہان مسرور　　خدا کی بندگی کرتے ہین ساری مار و مور

ہے دل سے انکی اطاعت ہر ایک کو منظور　　خدا کی یاد مین ہین دام و دد وحوش و طیور

اسی کی رکہتے ہین ورد زبان سبہی تسبیح

سما سے تا بسمک کرتے ہین خدا کا ذکر　　زمین سی تا بفلک کرتے ہین خدا کا ذکر

فلک سے عرش تلک کرتے ہین خدا کا ذکر　　فلک پہ سارے ملک کرتے ہین خدا کا ذکر

زمین پہ پڑہتا ہے ہر ایک آدمی تسبیح

نہ کہہ تو فکر نہ اندیشہ شاد کام رہو　　خدا کے نام کا کر ورد نیک نام رہو

خدا کے کام پہ حاضر علی الدوام رہو　　خدا کے ذکر مین مشغول صبح و شام رہو

کر اسکے نام کی ہر وقت ہر گہڑی تسبیح

تو شیخ بننے کی خاطر بچہا نہ سجادہ　　ریا کے واسطے اتنا بڑا نہ سجادہ

ہوا و حرص کا سر پر اٹہا نہ سجادہ　　فریب مکر کا ہرگز بچہا نہ سجادہ

نہ باندہ لوگون کے دکہلانیکو بڑی تسبیح

کسیکو مرور یاکار بن کے مت دکہلا — جبین عجز بخاک نیاز رکھد اپنا
ہر ایک طرح سے کریے عبادت علی — ہزار دانہ کی تسبیح ہی ضرورت کیا

بنالے انگلیون کی وقت بندگی تسبیح

زبان بشکل قلم رکھہ ہمیشہ تو سرور — جہکالے لکہنے مین مانند خامہ سر سرور
قلم کر اپنا یہہ نامہ باب زر سرور — بسلک نظم پرولے نئے گہر سرور

بنالے موتیون کی حمد ایزدی تسبیح

مخمس بر غزل مصنف

ابر گوہر بار ہی بیوقت گریان آجکل — گل مین ہی موسم باغ وبہر خندان آجکل
حالتیں ہر کسکی مین پیارہی نمایان آجکل — ٹہری چارکہاتا ہی گردون گردان آجکل

چالین سب چلتا ہی الٹی دور دوران آجکل

جامہ ماتم ہی پہنا عندلیب زار نے — بند کر رکہی ہین آنکہین نرگس بیمار نے
آب تاب وی گل کہای ہی حاصل خار نے — آجکل نقشہ نیا بدلا ہی اس گلزار نے

ہی نرالے ڈہنگ پر رنگ گلستان آجکل

گرو مین ہین سر فرازان جہانکی آج پست — فاقہ مستی کے نشہ مین ہین ہر ہشیار مست
خواری اور ذلت مین ہین باخود سارے حق پرست — کوئی مفلس ہی کوئی محتاج کوئی تنگدست

کیا شریفان جہان بیٹہے ہین حیران آجکل

بیٹہنگے مردان دلاور حشر تک اور انشا مین — زندہ دل سب کاٹتی ہین عمر کی زندان مین
رستم جنگی مین ہین جنگی آجکل میدان مین — آجکل موتی لٹکتے ہین گدہونکی کان مین

ہین بیچاری آدمی سر در گریبان آجکل

صاحب دولت جو تھے اب ہین غلام کمترین — پوچھے جو جاتے تھے انکو پوچھتا کوئی نہین
مانگتے ہین در بدر دنیا کی خاطر اہل دین — آجکل ہین مسند ذلت و یہ حیوان جانشین

وحشی بنکر پھرتے ہین آوارہ انسان آجکل

ہین جو نشانہ داران شیطان لیا کہلاتے ہین — رہ گیا ہاں جنکا سینہ صفا کہلاتے ہین
تیرہ باطن لوگ مردان خدا کہلاتے ہین — رہزنان راہ مولی رہنما کہلاتے ہین

چور ہین گنج سلامت پر نگہبان آجکل

اب نہین اسکی نگاہ دہر مین ہین کام — تازہ نقشے کھینچے جاتی ہین یہان ہر صبح و شام
صورتین اپنی بدل لیتی ہی خلقت خاص و عام — جابجا بیٹکلین نئی کھلائی دیتی ہین تمام

تازہ آتے ہین نظر دنیا مین سامان آجکل

آجکل عاجز تر تعین مصیبت سے کمال — اپنی اندیشی سے افزون ہین جنہین بیچ عیال
تب کو نہ رکن الم ہی دن کو زنجیر ملال — ہین بہر حالت وہی حال برگشتہ حال

کسقدر ابتر ہی حال دردمندان آجکل

چاہتا بندہ وہی ہو وہ نہاد پرور بندگی — مرتبہ ہی سب سے اعلی سب سے برتر بندگی
بندہ ناچیز کو ہی سب سے بہتر بندگی — بندگی کر بندگی کر بندگی کر بندگی

وقت ہی اب وقت وحشت کا میرجان آجکل

بندگان بارگاہ حق مین تشنہ کام کر — نوش خالق کی محبت کا ہمیشہ جام کر
بندہ بنکر بندگی کا کام صبح و شام کر — آجکل کا وقت کا آمد ہی تیری کام کر

ادن کمائی کے فقط ہین مرد نادان آجکل

کام دیتا ہی ابہی تیرا یہ جسم نیم جان
دست و پا ہلتی ہین اور قائم ہین بند استخوان
کان سنتی دیکہتی آنکہین ہین اور گویا زبان
بندگی کرتا نہین کسواسطی ای ناتوان
ہینگی سب موجود جس حالتمین ساماں آجکل

بنگیا ہی قطرۂ ناچیز دریا شکر ہے
اڑ گئے ہیں جا چرخ چارم پر یہ ذرہ شکر ہے
پایۂ عزت ہی اس عاجز نی پایا شکر ہے
سرور ناخوانده وہ گمگو خدا کا شکر ہے
مشتہر اہل سخن مین ہی سخندان آجکل

مخمس بر غزل مصنف

رکہو جاری ذکر باری اپنی منہ سی بار بار
بر در تسبیح رہو قائم گہڑی لیل و نہار
یاد اُس سی کر دربار خدا ہر بار بار
بندگی کیو اسطی سب مال کئی بیٹھو یار زیار
ہر جگہہ ایک ایک دو دو ہین تین اور چار چار

ہی تیرا اول اخیر انجام کا اب وقت ہے
سارے وقتون سی فقط آرام کا اب وقت ہے
موقع کب محنت کا اب کب کام کا اب وقت ہے
عمر گزری کٹ چکا دن شام کا اب وقت ہے
کر سکیگا کیا بہلا اس وقت ای بیکار کار

خشک ہو جائیگا ہر نخل طرب وقت خزان
جانور اس باغ کی جب بیچینگی وقت خزان
ہونگی خوشدل قمریان بولینگی کب وقت خزان
گل نہ آئینگی نظر گلچین جب وقت خزان
عندلیبین روئینگی نہ کیونکر زار زار

چہوڑ انکی دوستی کر ساری بد دنیا کے دوست
اپنی دلسی دفع کر سب نیک بد دنیا کی دوست
کام آتی نہین ابی بیخود دنیا کے دوست
دی نہین سکتی ہین کچہ تجہکو بد دنیا کی دوست
من نہین سکتی [illegible] تہین ہین دوست اور اغیار یار

دوستی دنیا مین کر حاصل کہ حق تجھکو ملے
پاک کر بیر قینی سی دل کہ حق تجھکو ملے
دہو بچا رستے سے یہہ آب و گل کہ حق تجھکو ملے
دور تعصب آپ کسے دل کہ حق تجھکو ملے
جسطرح ملتے ہین باہم دوست دوست اور یار یار

نغمے سن بستان مین جا کر عندلیب زار کے
آنکھین کھول اور دیکھہ جلوے گلشن بہار کے
مت لگا ہاتھہ انکو کرچہ بیدار کے
سیر کر اور دور سے گل دیکھہ اس گلزار کے
پر بنا پہنے گلے کا انکو مت زنہار ہار

سب الگ ہونگی زن و فرزند بعد از چند روز
منہ نہ دکھلاینگے یہہ پیوند بعد از چند روز
آخرش کھل جاینگے یہہ بند بعد از چند روز
ڈھیلے ہو جاینگے یہہ سوند بعد از چند روز
رشتہ دنیا کے ہوجاینگے آخر تار تار

دشمن جان ہی یہہ شیطان لعین بدفرجام
روکتا ہی تجھکو تیری حق کے رستے سے مدام
اسکے پھندے مین نہ آنا توڑ دینا اسکا دام
نفس کافر سے بہادر بنکے لینا انتقام
اسپہ خود کرنا پکڑ کر ہاتھہ مین تلوار وار

مسند عز و شرافت سی اٹھا لیگا تجھے
اپنا بندہ حق سی چھڑوا کر بنا لیگا تجھے
اژدہا بنکر فقط اکدم مین کھا لیگا تجھے
ایکدن یہہ سانپ بنکر مار ڈالیگا تجھے
نفس آمارہ کیا کرتا ہی ہر دم مار مار

ہو ترقی یا تنزل روزگار دہر مین
نیک خو یا بدخو کوئی رہتا ہو وارد دہر مین
خار ہو یا گل ہو پیدا نو بہار دہر مین
موسم گل یا خزان ہو لالہ زار دہر مین
دل کو ایسے انقلابون سے نہ رکھنا خار خار

کرتا ہی دنیا پہ کیون مائل تو اپنی آپ کو
ایسا کیون کرتا ہی بیجا اصل تو اپنی آپکو

کس لئے کرتا ہی خود گھایل تو اپنی آپ کو　　سخت بیماری ہی درد دل تو اپنے آپکو
بن گئے نا پرہیز مت اے سرور بیمار مار

مخمس بر غزل مصنف

سو بخش حق کے نام پہ سرور ہزار بخش　　بخشش کیوقت مال کو مت کر شمار بخش
مال اپنا دلکو کھولکے اے مالدار بخش　　جو ایک دو طلب کرے تو اسکو چار بخش
جبتک تیرا خزانہ ہی اختیار بخش

حق نے کیا ہی تجھکو اگر اہل منزلت　　اور کچھ دیا ہی سب سے تیرے تاج مکرمت
سائل کو اپنے پاس سے محروم چھوڑ مت　　کر لطف عاجزوں پہ فقیروں پہ مرحمت
مال و گہر مفلس و بیروزگار بخش

دنیا مین ہونا چاہتا ہی سرخرو اگر　　مطلوب عاقبت مین بھی ہی آبرو اگر
بخشش کی کچھ ہی دل مین تیری آرزو اگر　　امید و مغفرت حق ہی تو اگر
تو بھی گناہ بندہ تقصیر وار بخش

بندوں پہ پورا فضل خدا ہوگا حشر کو　　سبکو بہشت حق سے عطا ہوگا حشر کو
شب درد و رنج و بلا ہوگا حشر کو　　لا تقنطوا کا وعدہ وفا ہوگا حشر کو
سارے گناہ دیگا وہ پروردگار بخش

کرتا ہی اپنا نامہ اعمال خود سیاہ　　بھولا ہوا یہ آدمی گمراہ خواہ مخواہ
پر کسقدر ہی رحمت حضرت الہ　　ہر بار بندہ کرتا ہی جو بھول کر گناہ
باری تعالی دیتا ہی وہ بار بار بخش

اندازہ نا روا ہی سخاوت کے کام مین　　تعداد کب بجا ہی سخاوت کے کام مین

دنیا ہی مدعا ہی سجادگی کے کام مین — کتنی ضرور کیا ہی سجادگی کے کام مین

جو بخشتا ہی مال سے تو بیشمار بخش

غافل نہو زمانہ مین ہر وقت کام کر — ہر دم گناہ کرنے سی رکھہ لگو تھام کر
اپنی رہائی کے لئے کچھ انتظام کر — توبہ ہر ایک جرم سی ہر صبح و شام کر

دیوین تجہکو خالق لیل و نہار بخش

لیل و نہار جنپہ تو کرتا ہی جان نثار — رہتا ہی تو جنکی محبت مین بیقرار
ہی جنکے دیکھنے کا بہرحال انتظار — تیری مدد کرینگے یہان کیا یہ دوستدار

کیا عاقبت مین دینگے یہہ یار بخش

مت رکھیے عشق مین پامال اپنا دل — اپنے لئی بنالے نہ جنجال اپنا دل
دلبر کو اپنی مانگے تو دیڈال اپنا دل — کردو فدا اسی پہ بہرحال اپنا دل

جانان کو اپنی جان بھی اوجان نثار بخش

یا رب غریب بندۂ نادان پہ رحم کر — ہر آدمی پہ فضل ہر انسان پہ رحم کر
ان بیکسون کے دیدۂ گریان پہ رحم کر — ان عاجزون کے حال پریشان پہ رحم کر

یا رب گناہ سرور امیدوار بخش

ترکیب بند

بندہ حق بندگی کا کام کر — نیک ہو جس کام کا انجام کر
عجز سے ہر آن گردن جہکا — سجدۂ اخلاص صبح و شام کر
پی شراب عشق ربانی مدام — نوش الفت کا ہمیشہ جام کر
آدمی ہے تو اگر وحشت نہ بن — آدمیت اپنی مت بدنام کر

کذبت . ولی اپنی آپ کو
دلکو کچھ دنیا کی دولت تھام کر

ن پرستی مین بہت مضبوط ہو
بندگی مین اپنا استحکام کر

اپنا کچھ خلق خدا خلق نیک
نیک خصلت بندون مین تو بہی نام کر

مت رہو دنیا مین حق کا تو ضد
اپنے ذمہ سی ادا یہ دام کر

طاعت خالق مین اپنی جسم پہ
رات اور دن کا حرام آرام کر

کام کے ن جب گذر جاتی ہین
کچھ تو فکر گردش ایام کر

رکھہ نہ اس دنیا پہ امید وفا
دور خاطر سے خیال خام کر

بن مجرد سب تعلق چھوڑ کے
ہو اکیلا ساری رشتی توڑ کے

پہلے اس ہستی کی ہستی ہی کہان
اے نصرت تیرا معین تہا مکان

کون تہی صورت تیری اظہار کی
نام کیا تہا کیا تہا اور کیا نشان

تہا کہین تو خاک یا گرد و غبار
آگ تہا یا باد یا آب روان

برق کی مانند آتش بار تہا
یا بشکل ابر تہا کوہ گران

تیرا مسکن تہا زمین پر یا کہین
اوڑتا پہرتا تہا یا اوج آسمان

خار تہا یا گل تہا یا سرو چمن
عندلیب نغمہ زن تہا یا زبان

بن سکے تجہی یا کیا کرتا تہا سیر
ایک تہا یا بلبل یا زعفران

عرش یا کرسی تہا یا لوح و قلم
یا زمین یا گردش دور زمان

خاک کا ذرہ تہا تو یا آفتاب
پانی کا قطرہ تہا یا بحر روان

نور تہا یا سایہ بی نور تہا
تخم مین تہا انگبین یا شاہ ان

الغرض سب کچھ تہا اور کچھ نہ تہا — جیسے اقفہ تہا خدا ای دو جہان

اب بہی ای خاکی تو اصل اپنا یہ بہول
چاردن کی بات پہ اتنا نہ بہول

کوئی دن میں جب گزر جائیگا تو — اور سفر دنیا سے کر جائیگا تو
دیدۂ عالم سے ہوگا ناپدید — روبرو لوگون کے مر جائیگا تو
یہہ جو ہی مٹی کا گہوڑا دوڑتا — پشت سے اسکی اتر جائیگا تو
ہوگی گر دل میں تیری حب وطن — خوشدلی سے اپنی گہر جائیگا تو
آیا تہا تو جسجگہہ سے بس وہین — کرکے طی اپنا سفر جائیگا تو
ہی مکان لامکان تیرا مکان — ای مکین آخر جدہر جائیگا تو
سخت مشکل ہوگی گر ای بردبار — بار سر پہ باندہ کر جائیگا تو
ساتہہ اپنے کچہہ نہین لیجائیگا — چہوڑکر یہہ سیم و زر جائیگا تو
بہول جاوینگے تجہی جتنی ہین دوست — دل سے لوگون کے اتر جائیگا تو
وصل ہو جائیگا حق کی ذات مین — جتنا بگڑا ہی سنور جائیگا تو
جمع کر لے وقت ہی عرفان کا گنج — لیکے کیا ای بے ہنر جائیگا تو

تیری چلدینے کا جب وقت آئیگا
ایک ساعت بہی نہ مہلت پائیگا

وقت پر حامی تیرا ہوئیگا کون — یار کون اور آشنان ہوئیگا کون
تیری اس کشتی کا اس گرداب مین — ناخدا غیر از خدا ہوئیگا کون
کون غمخواری کریگا وقت غم — چارہ گر اس درد کا ہوئیگا کون

جسجگہہ پر تو ہے اُٹھتا بیٹھتا
کون بیٹھیگا کھڑا ہوویگا کون

بارکش اس تیری سنگین بارکا
دوسرا تیری سوا ہوویگا کون

دیدۂ حیرت سے تیری خاک کو
دیکھین آسدن یکھتا ہوویگا کون

آجکل جس گھر مین تو آباد ہے
تیری بعد اُسمین بسا ہوویگا کون

جب چلا جایگا تو پھر کیا خبر
کون آیا اور گیا ہوویگا کون

کون دولتمند ہوگا کون شاہ
کون مفلس اور گدا ہوویگا کون

کون بنجایگا بدکار و نیین پر
نیک بندہ دیمین بہلا ہوویگا کون

دیکھیے جبنام تیرے نام کا
پھر جہان مین دوسرا ہوویگا کون

کسکو پھر تیرا نشان مل جایگا
دولت و ملک و مکان مل جایگا

فی الحقیقت تو ہی پتلا خاک کا
جسم ہی تیرا طمرایا خاک کا

خاکساری ہی فقط رکھہ اپنا کام
جیسے بن جاتا ہی سونا خاک کا

ہوکے آوارہ ہوا و حرص مین
جا کہ کیون تو نے اُڑایا خاک کا

عرش پہ ہی کیون تیرا ایسا دماغ
ذرہ کیون اُڑتا ہی اتنا خاک کا

بنگیا ہی آگ نادان کسلیے
اصل کیون بہولا ہی اپنا خاک کا

گر میسر ہو ہین اہی خاکسار
اس بدن خاکی پہ جوڑا خاک کا

خاک تہا پہلے ہی اس ہستی سے تو
پھر بہی ہوجایگا تو وہ خاک کا

سرنگون ہتا ہی جسپر آسمان
مرتبہ ہی بہت اونچا خاک کا

ہی ملبو نور حق جیسے دوام
دیکھہ یہہ پتلا ہی کیسا خاک کا

پھر کہو تھوڑی دنوں کیواسطے
ہو رہا ہی جو تماشا خاک کا
سب یہ ٹھکانا ہوگا آخر ایک روز
جسقدر ہی اب ٹھکانا خاک کا

ایسی اندھیری اچانک آئیگی
خاک کو تیری اُڑا لیجائیگی

ہی غرور اے نوجوان کس بات پر
حق کو بھولا ہو بھیا کس بات پر
اسقدر اُٹھتا ہی بار ہی جوش کے
مغز ہی تیری دیوان کس بات پر
کیسی ہی تقریر کیسی گفتگو
اتنی کھولی ہی زبان کس بات پر
جبکہ جانیکے لئے آیا ہے تو
پھر یہ تکیہ اور مکان کس بات پر
دار فانی مین اُمید زندگی
جھوٹھی یہہ وہم و گمان کس بات پر
بے نشانی جبکہ ہی اپنا مآل
اتنی یہہ نام و نشان کس بات پر
جبکہ گھر زیر زمین ہوگا تیرا
پھر خیال آسمان کس بات پر
کرتا ہی اے بلبل تصویر تو
اسقدر شور و فغان کس بات پر
چند روزہ ہیہ تیری گلزار ہے
ہی بھروسا باغبان کس بات پر
دن تیرے چلنے کی آئی ہین قریب
پاؤن پھیلا کی ہین یہان کس بات پر
کس طرح جائیگا حق کے روبرو
منہ دکھائیگا وہان کس بات پر

ابتدا مین سوچ لے انجام کار
وقت پر ہوگا وگرنہ شرمسار

بے عبادت رب ملتا ہی کہین
یہہ نہین ہرگز نہین ہرگز نہین
مثل گردون ہوگا تو گردن بلند
عجز سی جو جھکیگا گر سر بزمین

کھینچ کر سینہ پہ نقش کردگار
روشنی ہو تیری دل کا نگین

غیر کی الفت مین حق کیونکر ملے
کسطرح حاصل ہو اس بیا شین

سر جھکا ای سرور ملک جہان
تا جھکے تیری طرف چرخ برین

سرخرو ہو گر تجھے مطلوب ہے
خاک سی آلودہ رکھہ اپنا جبین

ہاتھ پھیلا اپنے حق کے روبرو
غیر سے کوتاہ کر لے آستین

دوستان حق سی کرنے دوستی
چھوڑ یہہ کبر و غرور و بغض و کین

دوست اور دشمن سی رکھہ اپنا پیار
نیک و بد کو کر لے اپنا ہمنشین

صانع اکبر کی صنعت دیکھہ لے
صنعت عالم پہ ہے چشم دوربین

چھوڑنے کی چیز ہی دنیا کا مال
اسکی خاطر دل پہ رکھہ اپنا حزین

کل کو جو چھوڑیگا فورا چھوڑ دے
آج ہی جوڑا اُسکا دل ہی توڑ دی

جلوۂ حق جابجا ہے دیکھہ لے
حاضر و ناظر خدا ہی دیکھہ لے

ہر جگہہ اُس کاتب قدرت کا نقش
لوح عالم پر لکھا ہی دیکھہ لے

دل کی آنکھین کھول ای اہل نظر
کیا تماشا ہو رہا ہی دیکھہ لے

ڈھنگ کیا ہی عالم اسباب کا
رنگ اس گلشن کا کیا ہی دیکھہ لے

پست ہی کس کا ہستی مین مکان
اونچی کس کی بنا ہی دیکھہ لے

بوستان دہر مین ای عندلیب
کیسا کیسا گل کھلا ہی دیکھہ لے

سبکی خاطر آنے اور جانے کا در
دار دنیا مین کھلا ہی دیکھہ لے

ظاہر و باطن کو چشم غور سے
گر تیرا سینہ صفا ہی دیکھہ لے

پانی کا قطرہ ہی سبکی ابتدا
خاک کا جو پتلا تھا ہی دیکھ لے

دیکھنے والا تیرے اعمال کو
چھپکے ہر دم دیکھتا ہی دیکھ لے

کل کہیں آنکھیں ہو جاینگی بند
آجکل جو دیکھنا ہی دیکھ لے

دیدۂ مردم سے جب چھپ جاییگا
پھر تو کسکے دیکھنے کو آئے گا

دیکھ کیا دنیا کی رنگین ہی بہار
ہی شگفتہ جیسے گھر گھر لالہ زار

حق نے پیدا کی ہی مانند بہشت
اس چمن کی خاک سارى ہی آبدار

برسا کرتا ہے ہمیشہ رات دن
اسپہ ابر رحمت پروردگار

گلرخان وہر اس گلزار مین
جاتے آتے ہین ہمیشہ بار بار

بار شہ ہی تحت گلرنگی پہ گل
بلبلین ہین خاوہان جان نثار

پہولتا ہی اس چمن مین تازہ ہو
ہر گھڑی شام و سحر لیل و نہار

گاہ بی رونق خزانسی باغ ہی
مثل ہوا اڑتا ہی گلشن کا غبار

جا بجا خندان کبہی گلزار ہے
اور کبہی ابر بہاری اشکبار

لیکے پیالہ ہی کہین لالہ کہڑا
ہی کہین نرگس کی آنکھوں مین خمار

مجمع گل ہے کبہی اس باغ مین
اور کہین پہیلا ہوا دامان خار

سیر کر اس باغ کی شام و سحر
باندہ دل مت اس سے لیکن زینہار

کیونکہ یہہ گلشن ہے اور گل چند روز
نغمہ زن ہے اسمین بلبل چند روز

کب تلک آخر رہیگا جلوہ گر
مہر زمین پر جلوہ شام و سحر

کب تلک گردش مین ہوگا آسمان — کب تلک چکر لگینگے شمس و قمر
خانۂ عالم مین یہہ فرش زمین — ہوگا کب تک مسکن جن و بشر
ہوگا پیدا کب تلک پتہر سے لعل — کب تلک نکلیگا دریا سے گہر
کب تلک ہوینگی برق آتش فشان — پانی برسائیگا کب تک ابر تر
تخت پر بیٹھینگے کب تک بادشاہ — کب تلک سائل پہرینگے در بدر
پہولتے کب تک رہینگے ایسے پہول — کب تلک لائیگا یہہ بستان ثمر
داب کر بیٹھینگے کب تک مالدار — گنج مال و گنج سیم و گنج زر
کب تلک باقی رہینگے اتنے لوگ — دار فانی کو بنا کر اپنا گہر
ہو رہا ہے جو تماشا روبرو — دیکھینگے کب تک اسے اہل نظر
بارور جتنے شجر ہین آجکل — مرگ کا کب تک نہ کہائینگے تبر

نقش یہہ آخر کہنچیگا کب تلک
کہیلے پہر قائم رہیگا کب تلک

دولت دنیا کی پروا مت کرو — سامنے آئے تو دیکہا مت کرو
تمسے آخر کار جو چہن جائیگی — ایسی دولت پر بہروسا مت کرو
مرتے دم تک بہی توجہ سوئے غیر — مت کرو ای میری مولا مت کرو
عمر و دولت سب ہے سہارا چیز ہے — دوستو اسکی تمنا مت کرو
خاکساری کے بغیر اے بندگان — فخر اور عزت کا دعویٰ مت کرو
ہو وہی آخر جسے ملکا نصیب — ابتدا مین کام ایسا مت کرو
رشتۂ الفت خدا سے باندہ لو — دل مین حب غیر رکہا مت کرو

واقف سرّ حقیقت کے بغیر — راز اپنے دل کا افشا مت کرو
اپنے خالق پر فقط تکیہ کرو — خلق سے ہرگز تولا مت کرو
اپنے حق سے دولت دین مانگ لو — مال دنیا کا پیارا مت کرو
خود قدم رکہنا ہو جس راہ پر — رستہ اس رستے کا پوچہا مت کرو
یارو سرورؔ کی نصیحت مان لو — جان لو دنیا کو اور پہچان لو

خاتمۃ الطبع

از نتایج طبع منشی غلام حیدر تخلص حیدر لاہوری خلف مصنف ؎

کیسی خوشخطی سے ہے لکہی گئی — یہہ کتاب بے بدل حمد ایزدی
کیا یہہ دیوان لایق تعریف ہے — سرور لاہوری کی تصنیف ہے
کیسا یہہ دیوان ہی دیوان لاجواب — کیسی اچہی ہی یہہ لاثانی کتاب
ہی یہہ دیوان روح درماندگان — ہی یہہ دیوان حرز جان عاشقان
کسقدر اسکے مضامین تیز ہین — کیسے شور انگیز و درد آمیز ہین
اسکو جب پڑہتے ہین مردان خدا — پورا پالیتے ہین اپنا مدعا
حق کا طالب اسکی رکہتا ہی طلب — دمبدم ساعت بساعت روز و شب
معرفت کا جسکے دلمین ذوق ہے — اسکے پڑہنے کا اوسیکو شوق ہے
وقت تنہائی یہہ دیوان یار ہے — حالت غم مین یہی غمخوار ہے
چہوٹا سا دیوان ہی یہہ لکہا گیا — پر بڑا ہی اسسے حاصل فائدہ
طبع اندر مطبع وکٹوریا — ہو چکا ہے اب یہہ نسخہ بے بہا
مستفید اسسے ہوا سارا جہان — نیک و بد خورد و کلان پیر و جوان

بعد ازآن جب چھپوائی حیدر رسولی	فکر اسکے سال اور تاریخ کی
دل نے ظاہر کردیا ثانی النظیر	چھپ گئی ہی اب یہہ حمد بے نظیر

از نتائج افکار جناب منشی درگا پرشاد صاحب ملازم محکمہ ڈائرکٹری پنجاب متخلص بہ نادر
مصنف خزینۃ العلوم فی متعلقات المنظوم و مرآۃ خیالی و نیرنگ گلزار و گلدستہ اخلاق و نکات وغیرہ

حمد ایزد ہو سکے کیا ادا	جب پیمبر نے ہو لا احصی کہا
پر لگا لا ہی سبھی نے جو صلہ	جیسے ہو کچھہ بن پڑا اسنے لکھا
حمد ایزد جتنی سرور نے لکھی	اتنی لکھہ سکتا نہین ہی دوسرا
ایک دفتر بھر دیا اشعار سے	گویا بحر حمد مین خود غرق تھا
حمد یہہ ممدوح کو آئی پسند	اور مادح کا بڑا انسے مدعا
شاد یہان ہو اور وہان مغفور ہو	سنیے ہی نادر لب ابہی ملا
ذہن تو یہہ تہی سوجھی ہو تاریخ کی	یا غفور اسکا نکالا مادہ

از نتائج طبع حضرت سید مرشد علی قادری گیلانی بغدادی میدنی پوری المخاطب
بعلی عبد القادر شمس القادری المتخلص بہ عاصی سلمہ اللہ تعالی

جو فضل خالق اکبر بہ سرور فیض بخشا شد	بصد خوبی کتابی خوش بعالم عالم آرا شد
بسال انطباعش طبع عاصی زد ندا آخر	بگو حمد ایزدی دیوان سرور جلوہ فرما شد

ایضاً

بہت جلد ہو گیا چھپکر عیان حمد ایزدی دیوان	ہوا سرور پہ فضل ایسا خدائی بندہ پرور کا
یہہ سال خاتمہ مرشد علی عاصی نے لکھا ہے	نہایت باصفا حمد ایزدی دیوان ہے سرور کا

ایضاً

چو شد طبع طبع اہل طبع از فضل ربانی — چنین دیوان عالیشان رقم فرمودہ سرور
بعاصی از سر الحمد در سالش ندا آمد — بگو حمد ایزدی دیوان رقم فرمودہ سرور
۱۲۹۷

ایضاً

چھپا حمد ایزدی دیوان بفضل ایزدی جس دم — دوبالا اس سے رتبہ ہوگیا سرور سخنور کا
لکھی یہہ بالی بسم اللہ سنہ تاریخ عاصی نے — کہ ہی حمد ایزدی دیوان پر از توحید سرور کا
۱۲۹۷

از نتائج طبع مفتی غلام صفدر تخلص فوقانی منشی فاضل فرزند دلبند مصنف کتاب

چہ حمد ست این کہ در دیوان عالم — روان ذکرش بنوک ہر زبان ست
بسال طبع فوقانی رقم زد — کہ این حمد خداوند جہان ست
۱۲۹۷

از سید مرتضی شاہ ارشد ولی جالندہری عرف بچو میان والد بزرگوار سید حیدر الرسول

چو مطبوع جہان در بلدہ لاہور گشت خوش — چنین دیوان حمد ایزدی دیوان لاثانی
بگوش مرتضی در سال طبع از عالم غیبی — ندا آمد بگو حمد الہی فیض رحمانی
۱۲۹۷

از میر حسام الدین دفعدار رسالہ ملازم پولیس تعلقہ چالیس گانو ضلع خاندیس احاطہ بمبئی

چھپ چکا جب فضل حق سے بلدہ لاہور میں — کیسا یہہ دیوان حمد ایزدی صل علی
بعد طبع اسکے حسام الدین بسال خاتمہ — بولا کافی خاتمہ حمد ایزدی کا ہوچکا
۱۲۹۷

از مفتی فصیح الدین لاہوری تخلص ہوش برادر زادہ مصنف و

ہوگئی فضل خدا سے دستو — باہزاران اجلال ختم حمد ایزدی
ہوش نے تحریر کی تاریخ سال — ہوگیا امسال ختم حمد ایزدی
۱۲۹۷

از منشی تاج دین تخلص لائق لاہوری محرر مطبع وکٹوریا پریس لاہور

نامہ دیوان حمد ایزدی مطبوع گشت — چون بافضال خداوندی ز لطف سرمدی
بندہ لائق بسال طبع این نادر کتاب — گفت بی مانند نادر طبع گشت حمد ایزدی
۱۲۹۷

بقلم بندہ محمد زکریا دہلوی تخلص قاری

ASIA SOCI

ASIATIC SOCIETY

احوال نظام مداح رسول انام صلعم

یعنی نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مروان علیخان نہاد تخت قائم جنگ
وزیر اعظم ملک مارواڑ۔

آپکو پابندی صوم وصلوٰۃ تو ابتدا سے ہی تھی مگر آغاز شباب سے شغل اوراد بھی
روز افزون رہا آغاز جوش جوانی مین جوش طبیعت جسطرف آتا ہے ٹوٹ کر آتا ہی
چنانچہ آپکو تلاوت اور ورد وظائف کے علاوہ درود اور قصاید کا ذوق دامنگیر ہو گیا
آخر بقول سے ع شوق ونہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست + حالانکہ آپکو کسی سے
اب تک بیعت نہیں ہے تلاش اور شوق البتہ ہے مگر جب خدا اور رسول رہبر ہو
تو پھر کیا چاہیے چنانچہ ایک عرصہ تک ولولہ شوق دلی اور جذب قلبی نے
روز افزون ترقی پکڑی یہانتک کہ برسون عالم شب بیداری رہا جب ہی سے
عادت کم خوابی وکم خواری ہے اور پھر رمضان مین بلکہ یون بھی مدتون ایک وقت کی
غذا پر اکتفا ہوتا ہے اسی ورد خوانی مین شوقیہ کئی چلے بھی بلا ترک او زبا ترک

جلالی و جمالی وظیفہ بھی لیے اور درود کبریت احمر اور حرب البحر اور قصیدہ بردہ وغیرہ کی باترک حیوانات مکرر زکات دی اور بہت سے بزرگون کی اجازت لیکر برسون یون بھی بطور ورد پڑھا اوسکے علاوہ اور بہت سے درود اور نیز درود استغاثہ و قصیدہ ہای بانت سعاد اور غوثیہ اور دعای سریانی وغیرہ بھی ورد مین رہی اور دیگر اوراد آیات و دعاہای شبانہ روزی وحصن حصین وغیرہ و اسمای الہی علاوہ اوراد ہیں یا نہین جسکے شروع کو دس بارہ برس گذر چکے تھے تین ماہ رمضان کی شب بیداری مین شب قدر بھی دیکھی جو اوس سال مین چوبیسوین ماہ رمضان کی رات کو وقت دو بجے شب کے واقع ہوئی تھی اور ایک نور منور جانب شرق سے آسمان تک پیدا ہوکر محیط ہوگیا تھا اور از خود دل کو عجیب طرحکا قرار او تسکین اوسوقت حاصل تھی جسقدر اس عرصہ تک تعلقات خانگی و منصبی کم تھے اوسیقدر اسطرف صرف اوقات زیادہ تھا جسقدر آئندہ زمانے مین تعلقات بڑہتے گئے اوسیقدر کثرت اوراد و تعلقات آتی گئی مگر جو بات کہ دلپر نقش کالحجر ہوجای اور دلمین اوسکا فرا سماجای وہ کب محو ہوسکتی ہی چنانچہ باانہمہ تعلقات منصبی و مالی و ملکی آپ درود و قصیدہ بردہ وغیرہ جسقدر ہوسکا پڑھا کیے مگر التزام نہین رہا اور ترک بھی ہوہوگیا تاہم آپ کو محبت قلبی جو ذات آنحضرت صلعم سے ابتدا سے تھی وہ بدستور روز افزون رہی چنانچہ اکثر عبادات بدنی اور مالی اور خیرات کا ثواب اور نیاز اور فاتحہ آپ آنحضرت صلعم کی روح پر فتوح پر جاری رکھتی ہین اور کوئی ساعت نہین ہے کہ دل سے خیال حضور صلعم کا چھوٹتا ہو بارہا ارادہ حرمین شریفین کا بھی کیا اور ہے مگر مشیت رب سے وقت پر منحصر ہے خدای عزوجل یہ آرزو بھی بخیر و سعادت پوری کرے آمین جبکہ ایک بندہ کمترین کو دلی نسبت حضرت رحمۃ للعالمین سے

تو آپ کی شان رحمت عالمیان و بندہ نوازی مقتضی اسکی ہے کہ بقول دہ دیدنیا
بفتادور آخرت آپ ایسے طالب صادق سے کیون نہ خلق محمدی سے پیش آمین
چنانچہ کمال رحمت و ذرہ نوازی آنحضرت صلعم سے ابتدای آغاز شباب درود خوانی کے
زمانہ حال تک کرات مرات آنحضرت صلعم نے اپنی زیارت شریعت سے خواب مین
مشرف فرمایا جو بقول حدیث صحیحہ من رآنی فقد رآنی والشیطان لا یتمثل بی
آنحضرت کی زیارت عین آپکی ہی زیارت ہے حل علی اول بار آپ نے عالم خواب مین
جنگل مین آنحضرت صلعم کو ایک چاہ سے پانی بھی پلایا پھر ایک بار بلا زکات صرف
ورد قصیدہ بردہ مین آپ نے اپنی کوٹھی مین مع دو صحابہ کرام خلیفہ اول و دوم
رضی اللہ عنہما کے آنحضرت کی امامت سے نماز صبح باجماعت پڑھی اور اوسکے اندر
خود ایک اعجاز محمدی واقع ہوا کہ جو دعا حضرت نظام سے بعد نماز مانگی تھی اور اوسکے
برسون سے یاس ہوگئی تھی وہ بے سبب ورازخود اوسی دن پوری ور حاصل ہوگئی
ایک بار زکات قصیدہ بردہ مین وقت شب زیارت ہوئی نصیب سے اوسوقت
آپکو جنابت تھی اسلیے نماز ہمراہ نہ پڑھ سکے مگر نقش پای آنحضرت صلعم جو تر زمین پر
چلتے وقت منقش ہوتے تھے اوسکو ہر قدم پر آپ تے ہے چوم کر آنکھون سے لگاتے رہے
مگر دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے نماز عصر کی امامت کی اور ہر دو خلفای اول و دوم رضی اللہ عنہما آپکے
ساتھ نماز پڑھی۔ ایک بار آپنے دریا کنارے زیارت کی۔ ایکبار مسدس مطلع
بصورت تو نگارے نہ آفرید خدا   ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا
نصف شب کو لکھکر آپ لیٹے تھے کہ خواب مین ایک نفیس مکان مصفا و منور اور تحت مین
ایک عرب بزرگ نے لیجا کر اکثر تبرکات آنحضرت صلعم کی زیارت کرائی جسکو یا حصلہ

اوس ترجیع کا تھا جو درحقیقت قابل داد وصاد کے ہے دو بار زیارت مدینہ منورہ سے
اور علاوہ دو بار ہوا ہمین زیارت کعبۃ اللہ سے مشرف ہوئے - ایکبار زیارت کربلائے معلی
سے بھی عالم رویا مین شرف حاصل کیا چونکہ حب نبی کا جزو حب اہلبیت علیہم السلام ہے
اسلیئے آپکو محبت اہلبیت علیہم السلام سے بھی ویسی ہی ہے چنانچہ ایکبار کچھ دن بر
حالت ملال وسکوت مین آپ نے جناب امیر علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک نوخیز شکل
اسپ عربی پر سوار شان حیدری سے قریب آئے اور تسلی فرمائی آنکھ سکوت مین
بند تھی نیم آنکھ کھولکر دیکھا کہ وہ شبیہ بعینہ سامنے موجود ہے حالانکہ اسکا ذرا بھی تصور اور
گمان نتھا اور معاً وہ تمام ملال دفعتاً ازخود دل سے اوسیوقت نسیاً منسیاً ہو گیا
پھر ایکبار افق شرق سے تین مینار نور کے سر بفلک دیکھے جنمین وسط کا بڑا اور جانبین
مین ایک کم اور ایک اوس سے بھی کم تھا اوسوقت خواب مین آپ نے ایک
مخاطب سے کہا کہ دیکھو یہ نور جناب علی علیہ السلام کا اور یہ دونو نور امامین حسنین
علیہما السلام ہیں جیسے کوئی پہلے سے جانتا ہے ایکبار زیارت حضرت خواجہ
معین الدین چشتی سید حسنی وحسینی سلطان الاولیاء ہند کی ہے اور آپ نے
ایک نقش حسب الطلب عطا فرمایا اور ماہ ناقص و بدر کامل کو بارہا دیکھا او بارہا پکڑی انکو
اوڑتے دیکھا اور ایک بار ایک مجذوب کامل مادرزاد کو ایک بزرگ کی قبر پر مناقب
پڑھتے حالمین دیکھا اور دوسری صبح کو اوسی بزرگ کی وہی کیفیت جاگتے مین ظہور مین
آئی ایک روز مجذوب کو آپ نے سفر مین تین چار سو میل کے فصل سے دیکھا کہ اوسکا
لب زیرین آپ چوس رہے ہیں اور مزہ اوسکا عجیب شیرین و ملیح ہے اور اوسکی
تعبیر آپ نے یہ دی تھی اوسوقت اون بزرگ کا وصال ہو گیا چنانچہ بعد عرصہ کے وہ ثابت

بیچ نکلی اور اوسنے آپکو مرلی وقت مکرر دریافت کیا اور اوسیوقت اوسی فضا کی
جس روز بعالم رویا اونکو دیکھا تھا اور اور بعض بزرگون کی بھی زیارت کی اور بارہا
رویای صادقہ دیکھین الغرض مین کلام الہی سے یہ سب شرف اور صفای قلب ثمرہ
اوس ورد اور خلوص قلبی کا ہے اللھم زد اور اسیوجہ سے آپ دل سے بھی بہت
صاف ہین اور نفاست اور طہارت لباسی و بدنی و مکانی سے بھی از حد پابند
اور یہ سب نتیجہ صفای قلب کا درود وغیرہ کی برکت سے ہے بلکہ بغیر واسطہ عمل کے
اجنہ نے آپکی بارہا اعانت کی آپ پر اکثر سالک اور مجذوب فقرا کی نظر عنایت
رہی ہے اور آپکی جدہ ایک بزرگ خاندان سادات گرامی سے تھین اسلیے آپ
اس شرف سے شریف بھی ہین یعنی شریف وہ ہے جسکا سلسلہ مادری سادات سے ہو
الغرض یہ سب مناسبتین ذاتی و صفاتی آپ کے حال کے مناسب واقع ہوئی ہین
جو ہر ایک کو بہت کم نصیب ہوتی ہین خدا کا بڑا احسان و شکر ہے جو کہ آپکو ذاتی
مناسبت آنحضرت صلعم سے ہے اسلیے آپ نے جو ولولہ طبیعت سے کسیقدر
نظم نعت آنحضرت صلعم اور اور بزرگون کی شان مین بھی لکھا ہے وہ گویا جالینے
جو تبرکاً و تیمناً حرز جان محمدیان کیا جاتا ہے اور یہ ذکر خیر صرف اسلیے حوالۂ قلم
حقیقت رقم ہوا ہے کہ اہل بصیرت و عبرت اوس سے متنبہ ہوکر سمجھ لین کہ ایسے
نیک ذوق شوق سے اہل ایمان کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے جو باعث خیر و برکت
ابدی اور نجات و سعادت سرمدی ہے بزرگان دین کا قول ہے کہ کثرت
درود سے شرف زیارت حاصل ہوتا ہے سچ ہے آپ کا قول ہے کہ درود
طیبہ مین تمام نبویہ مین اگر زیادہ پڑھا جاوے تو بہت بہتر ہے اور خاص واسطہ محبت

عہ زیارت و فیضان رحمت آنحضرت صلعم کے بعد نماز صبح اور افضل بعد نماز عشا
باوضو باخوشبو درود کا پڑھنا ہی بہتر ہے جسقدر معمول کرلیا جاوے اور ہر روز ایکبار
ہوسکے تو بہتر ورنہ ضرور ہر پنجشنبہ کو ہمیشہ قصیدہ بردہ باوضو باخوشبو تنہا قبلہ رو
پڑھا کرے حضور قلب اور تصور آنحضرت صلعم شرط ہے - استادہ سربرہنہ پڑھے
تو بہتر ہے عام ترکیب اسکی یہ ہو کہ اول آخر درود سات سات بار اور بعد درود کی
شروع کی وقت یہ آیت پڑھے لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ حضرت کو دس گیارہ بزرگوں سے اسکی اجازت حاصل ہے اور
آپ کیطرف سے یہ عام اجازت ہے - حقہ مینا ایک حجاب زیارت ہوتا ہے
ترک اولی ہے ورنہ قبل و بعد درود شب کو نہ پیے تو بہتر ہے اور پنجشنبہ کو شیرینی پر
فاتحہ روح پاک آنحضرت صلعم کا دیا کرے انشاء اللہ تعالی جنت نصیب
کو زیارت و حضوری نصیب ہوگی - درخانہ اگر کس است یک حرف بس است
و ما علے الرسول الا البلاغ المبین و اللہ الموفق و المعین و بہ نستعین

رانسیم
مالک مطبع

Cal. Coll. 789
U. Cal. 780

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مطبع منشی نولکشور میں طبع ہوئی
۱۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کو بغیر خلق سب تھا معلوم
موجود تھا اوسکے علم مین ہر معدوم
اظہار سے عالم کے مگر تھی یہ غرض
ہوتا کہ سبھون کو قدرت حق مفہوم

ولہ

ای بندۂ حق خدا کی قدرت تو دیکھ
عصیان پہ کرم فرط عنایت تو دیکھ
خود مجرم جرم ہی ازل سے لیکن
محروم وہ رکھتا نہین رحمت تو دیکھ

ولہ

اللہ کا وصف کر سکے کب انسان
اور لال ہی وصف نعت احمد مین زبان
کس منہ سے کہے مناقب آل نبی
اصحاب کے اوصاف عیان را چہ بیان

در نعت سرور کائنات

آدم کا الف ہی سرِ اسم اللہ
اور میم محمد کا ہی احمد مین گواہ
مابین صفات وذات ہی برزخ دال
یہ دال ہے دیوار عناصر کی پناہ

ولہ

اللہ کا بندہ ہون محمد کا غلام
اور ہون شہ مردان علی کا ہمنام
گو خاک ہون پر خاک درِ پیغمبر
پستی بھی مری ہی برمحل طشت از بام

ولہ

روشن ہی مثال خور محمد کا نام
کل وحی و صحف مین پہلی پہونچا ہی پیام
ہی بیلہ مین صاف پیشگوئی موجود
باقی ہی نظام کسکو اب حاجت کلام

ولہ

محمود محمد ہی تو بندہ ہی ایاز
ذرّی کو ہے مہربانی مہر پہ ناز
طاعت مین سمجھتا ہون اطاعت اوسکی
مین بندۂ درگاہ ہون وہ بندہ نواز

ولہ

آدم خلق اللہ کی کر تحقیقات
صورت ہی محمد کی ہر اک شخص کی ذات
گر پہلو راست پر سمیٹ کر لیٹے
لے دیکھ نظام کان پر رکھ کر ہات

ولہ

آدم مین جو تھا نور محمد موجود
اسوجہ ہی قدسی ایسے کرتے تھے سجود
باللہ کہ راز تھا نہان سب یہ نظام
تھی پردۂ نور حق مین شان معبود

تمت

سر دیوان لکھا ہے مین نے مطلع نعت احمد کا

ولیل روز روشن جسطرح ہو صبح کا تارا
ہوا کون و مکان مین جلوۂ نور نبی ایسا
ظہور صبح صادق سے ہو نور انجم کا جون یکتا
طلوع روشنی جیسے نشان صبحگہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہے جہا نمین نور احمد کا

مدین العلم الحق حق بجانب اوسنے فرمایا
الم نشرح اوسی امی کی آخر شان مین آیا
زبان ام الکتاب اور لوح محفوظ اوسکی تھی گویا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشان جبتک نزول اوس لوح زبرجد کا

خدا وصاف ہے صلّ علی طٰہٰ و یٰسین مین
جہان کیونکر سماتا آپ کی چشم جہان بین مین
کہا لولاک شان حضرت ختم النبیین مین
چمن پیرا کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹا اونکی مسند کا

ثریا ماہ و خور ہین بارگاہ شہ کی قندیلین
شہ لولاک کا خیمہ ہے چرخ اطلسی جنمین
زمین گوگا و تکیہ آسمان کو سایبان باندہے
چمن پیرا کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹا اونکی مسند کا

گرے کعبے مین سر کو بل منات و لات اور عزا
عرب سے تا عجم بس فتنہ رفتہ یہ ہوا نقشا
ہوا اک تہلکہ بنیاد کفر و شرک مین برپا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا

عرب مین شور اوٹھا جس وقت اونکی آمد آمد کا

جناب رحمت عالم کو حق نے وہ دیئے تحفے
سلف کو ناز تھا اونکی نبی کی شان کے صدقے
جو ہے فخر امم امت تو فخر انبیا وہ تھے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اونسے

نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

وہ محبوب خدا تھے بلکہ محبوب اونکو تھے گویا — کری وہ تا کہ در پردہ رسوخ الفت سے پیدا
جبھی اللہ ری عقل کل زیر سایۂ طوبی — شب و روز اونکی صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا

تعجب ہے جب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

مقابل اوسکی جب خورشید کو ذرہ کی نسبت ہو — تو خورشید کا پرتو اپھر کیون نہو کافور ای یارو
دلیل رحمۃ للعالمینی اسکو تم سمجھو — وہ اس عالم مین رونق بخش تھا خونکی تسکین کو

گیا جنت مین طوبی بنکی سایہ اوس سہی قد کا

نظر کیا جب خیال برق تک ہو عام یہ رتبا — تو آمد شد نہ پوچھو نور حق کا تھا وہ اک جھلکا
خدا فی قاب قوسین او راسری مین ہی فرمایا — شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او مد کا

مجھو شکر یہی لامکان سے وہ نہین گذرا — صفات و ذات مین باقی نہ رہتا ورنہ فرق بھلا
محبت خضر دریا دل تھی امت سے موج آسا — شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او مد کا

بہت آب روان کے معجزے حضرت نے دکھلائے — بروز العطش بھی ساقی کوثر وہی ہونگے
پیا امت و نہین کے سبط دریا دل ہی پیاسے — روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جنکے

کرون کیا وصف اوس دُرِّ یتیم بحر سرمد کا

وہ کھولے عالم ارواح تک عقدے کیونکر یارو — سب جسے علم لدنی غیب کے عالم نے بخشا ہو
وہی تک جنکو ہون مشکلکشا پھر اونکو کیا تھیو — کشاد عقدۂ باطن مین کاشی نام حق اونکو

کھلا کرتا ہے دین کی کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

وہ امی سے تھے ملکہ نام خدا کا تھا سبق اونکو — مثال آئینہ روشن تھے سب چودہ طبق اونکو

کرو انصاف حل عقدہ مین کیون ہو قلق تمکو — کشاد عقدۂ باطن مین کافی نام حق اونکو

کھلا کرتا ہے بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

شئون ذات تھا گویا خلقت اعلی وجود اونکا — غرض تھا مظہر کل باعث ایجاد وہ گویا

بقای ذات سے جو آپ کی کل کا بقا جانا — وفات ظاہری سے جو ہر جان مین نہ فرق آیا

وہ جسم پاک کو محسود تھا روح مجرد کا

بعینہ ہے سلامت جسم اطہر ہیولی تھا جیسے — مکان بنتے ہی تو بدلے پر مکین کیسے بدل جاے

حقیقت سمجھیو سیپارونکی کہتا ہون جو تو سمجھے — نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے اوراق کے

نہ افزون رتبہ قرآن مجزا سے مجلد کا

یہ جبریل چلے ہین جو سبقت کی تمنا ہو — یہ آدم کا نہین جنت جو کچھ شیطان کو یارا ہو

بلا مین بانہ پہنچ مین پڑ جاے سر ٹکرای سودا ہو — گرا ٹھی سینگے جا سکے اودھر شیطان اندھا ہو

طلا ہے قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

وہ جیتے جی خدا سے اور خدائی سے ہی باشامل — قیامت مین بھی ہوگا شافع روز جزا شامل

یونہین وہ عالم برزخ مین بھی ہے با خدا شامل — اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کا شامل

خواص ای وسط برزخ کبری مین حرف مشدد کا

بہت آئینو نہین گر پرتو شمع ایک پڑ جاوے — تو سارے آئینون مین جابجا وہ عکس پیدا ہو

یونہین وہ مظہر ذات و صفات حق نہ ہو تو لو — گذر وحدت سے کثرت مین نہ ہوتا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

نہ ہم عیسی کو رب سمجھتا ہے کوئی خضر کا جو — نصیری کی طرح بندہ علی کا ہے کوئی دیکھو

یہ جا بے مخبر جو مخبر رسل کا ہو نہین کلمہ گو — بھروسا ہے کسیکو اک حصار عافیت کا ہو

سبب نام مبارک کا ہی خود القمر میں گنبد کا

ہوا شق القمر سے ماہ کامل اور بھی خوش شان
بڑھا رجعت سے خور کا مرتبہ پھر یہان تک نازان
یہ انجم مہربانی کی نظر سے ہیں سبھی تابان
تری پابوس سے ہفتم فلک پر ہے زحل یہ نازان

تری سجدے سے ہشتم آسمان پر فرق ہی گنبد کا

خداوند نعم آپ و سبب منعم ہمارا ہی
طلب نعمت کی پھر لقمان نعمت ہی جو سب کچھ ہو
اجابت اور رحمت وقف جوت مین ہی تیری
خدا سے مانگے کیا کیا نعمتین دنیا ہی جو سب دیکھ

ترا دست دعا ضامن ہے سب کے کل مقصد کا

شہ دین حشر سے آخلد مین امت سے ہی خوبان
ہوا رب مجھے مین اپنی ہون تیرے جو لکھوں تین
ز بخشش نبی کے کھلتے ہی کھلا بہشت کی آنکھین
بیٹھینگے جگہ ہی عشرت کو سامان بزم جنت مین

کھلیگا حال امت کو ترے انعام سجدہ کا

شفاعت سے خدا دینگے مسلمان نعیم جنت مین
نبی کے سب بہشتی ہونگے مہمان بزم جنت مین
رہینگے نام کو باقی زاریان بزم جنت مین
بیٹھینگے جسکو ہی عشرت کو سامان بزم جنت مین

کھلیگا حال امت کو ترے انعام سجدہ کا

بھلا زاہد گنہگارونکی کیا جانی حقیقت کو
گر وہ سمجھین وہ عصیان نہین شفاعت اور رحمت کو
نہین گر اب یقین تو دیکھ ہی لینگے قیامت کو
لب کوثر فغان ہی اہونگی جب حسن شفاعت کو

تماشا گاہ محشر مین دیکھینگے نیک و بد کا

خدا نے شرط تھی روز الست و سب جو لکھ دی
رہی قالو بلی تا یاد تھی یہ علت عنائی
نشان تو سنگ موسی صاف ہوجاتا ہی پیشانی
رہا کعبہ مین تیرے روضہ کے اوپر جھلا پائی

اسی اندوہ سے ہر رنگ تیرہ رنگ اسود کا

نظر آتا نہیں خورشید کا شپر کی عادت میں — جہالت ڈالتی ہے کور باطن کو ضلالت میں
رہے بوجہل و دجال دونوں تک قیامت میں — عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں

محل باقی رہے اللہ کے قول موکد کا

قضا ای مبرم آکر صاف پھر جائے جو تم چاہو — لب معشوق کیا گوشہ بنائے اپنے چلے کو
ذرا ہچکی سے بھی تیر قضا نکلے تو یہ سمجھو — نشانہ تھا وہ انداز قدر کا دست بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گردش کا

جو تو ای صاحب لولاک گرم ناز ابرو ہو — لب معشوق کیا تیر نگہ تیر ترازو ہو
خدا ناخواستہ گر دفعتاً تغییر کرنا جو ہو — نشانہ تھا در انداز قدر کا دست بازو ہو

تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گردش کا

شہ لولاک تم ہی مظہر کل ہو بصد ایقان — تمہی ہو باعث ایجاد و ختم رحمت یزدان
بنے ہے دور تسلسل لاکھ ہو گر دورۂ دوران — ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہی یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نہ خالق نے کیا پیدا ترا ثانی شہ ذیشان — نہ منظور جناب کبریا تجسا نبی انسان
معاذ اللہ وحی آسمان لائیں بصد برہان — ہوا تجسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہی یہی ایمان

نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

بنے جوہر دکھا جاتی ہے اردو میں صفت تیری — تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جائیگی ترکی
یہ تیغا گھاٹ سے بھی اب نہ ہو گی یہ کند تیغا — تری تعریف سے میری زبان میں آ گئی تیزی

صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

لکھے اس طرح ہوم سودا رعنا ہر ہر بند کے جسے — سلف کی شاعرونکی روح شاید رشک سے کانپے

ہوئی مقبول ہو امید مجکو حق سبحانہ سے	پھٹیں گے مثل تعویذ گنہ دیوان نہ آوینگے
ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجید کا	
کمال فرط شوق آستانہ ولیہ ہو غالب	چھڑی ذوق سے منہ میں [illegible] بنا تین سب
اشارہ ہو تو خضر راہ ہون ابن ابی طالب	ہوئی ہمت عالی مری [illegible] کی طالب
میسر ہو طواف اس کی [illegible] مجکو [illegible] کا	
مدینے کی چلونگا سرکے بل اللہ گلیوں مین	کبھی [illegible] سر [illegible] کی لیلی [illegible] نہین
کبھی پلکون سے مین جھاڑون حرم کی در کی [illegible]	کبھی نزدیک جاکر آستانے پہ [illegible] آنکھین
کبھی گرد [illegible] نظارہ گنبد کا	
نہین جب تو وطن اب [illegible] سے ہم گذرے	تماشے [illegible]
زیادہ [illegible] باقی [illegible] کم گذرے	[illegible]
[illegible]	
[illegible] سلیمان [illegible]	[illegible]
مجھے [illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	حیات [illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

کبھی صحرا مین وا انکی طعمہ ہونین جام اور دو کا

ہوائی طوبی و سدرہ اوڑھا دی ہی اب دل سے — یہی ہی آرزو بس ہم صفیر و ہمدین ہون اپنے
دم آخر الٰہی طائر جان ہو تیرے صدقے — تمنا ہی درختون پر تیرے روضی کی جا بیٹھے

قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خیال رشک تھا گو مدحت ختم نبوت سے — صبا صل علی حق نے دیا پر نور رحمت سے
بڑھا قرب نظام اللہ اکبر انگی برکت سے — خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

ملائک جا بجا ہین اور حال ہین کل انبیا دیکھے — حضور کبریا جسوقت عنائت ہے جسے
بڑی ہی بات چھوٹا منہ نبی کی شان کے صدقے — خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمد کا

تمت

ترجیع بند نعت

بجسم خلق ازان دم کہ جان دمید خدا — کسی کہ مظہر ذاتش بود ندید خدا
بجسم گوہر پاک تو چون رسید خدا — چنان ز صنعت از جای خود رمید خدا

بصورت تو نگاری نیافرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار سجدہ عالم کیا ہی گو پیدا — تمہارا ہی شہ لولاک ہی سب پیدا
سنا نہ کان سے اب تک نہ آنکھ سے دیکھا — کوئی خدائی مین تم سا نہین نہین پیدا

بصورت تو نگاری نیافرید خدا

ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

عجیب حسن خداداد تھا یہ صل علے
وہ نور پاک کہ روشن ہی جس سے ارض و سما
خدا کا نور ہی سایہ تلک نہیں جسکا
اسی ہے اول ما خلق حق سے فرمایا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

ہزار خلق خدا نے کئے ہیں حور و قصور
جہان میں ایک ہیں اک آپ ہی خدا کے نور
یہ سچ ہے نرم یہ ہیں یوسف ہیں حسن پر مغرور
ازل سے دیدہ حق میں جو آپ تھے منظور

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

کیا اویس سے حضرت نے خواب میں یہ سوال
کہا اویس نے ای بادشاہ حسن و جمال
نبی تھی اور بھی کیون ہے مجھسے ہی سوال محال
مین کون تم تو ہو محبوب ایزد متعال

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

بڑھا جو حسن کا یوسف سے کہ ایکدن مذکور
معا امین یہ لائے پیام رب غفور
تو دل گرفتہ ہوئے سنکے اوسکو شاہ غیور
ذرا جمال کو دیکھیں تو آئنے میں حضور

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیده و دست از قلم کشید خدا

جمال صورت و معنی ہوا و سید خلق عظیم
شفیع امت و ختم الرسل رسول کریم
خدا کے پیارے ہوں بندوں میں احب التعظیم
ہر ایک سورت قرآن میں آیا وصف عمیم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

میں ایک نسخہ بیان سے کیا کروں جرأت | ردائی سرخ تھی کاندھے پہ اور چاندنی رات
ہوا غرض رخ روشن سے آگے بدر کو مات | درود پڑھتے ہی بولے صحابہ خوش ذات

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

شکار مردم دیدہ ہوئے غزال حرم | خدا رسی کی کمندیں ہیں گیسوئے پرخم
خلیل خلت و یوسف جمال و عیسیٰ دم | ز بیت ابرو میں لوح جبین پہ صاف رقم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار مانی و بہزاد نے لکھے نقشا | وہ ایک خاک تلک خاک اونسے بن نہ پڑا
ہوا بصورت تصویر اونکو جب سکتا | زبان حال سے وہ دونوں یوں ہوئے گویا

بصورت تو نگاری چو آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

پری ہی پڑتے ملک بال حور گیسو سے | فراز پاک پہ جاروب کش ہیں ہر سو سے
جھنک رہا ہی مدینہ بہشت کی بو سے | بیا ہو شو یہ کوثر تلک لب جو سے

بصورت تو نگاری چو آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نبی کا تھا جو حقیقی تمام حسن و جمال | کبھی نہ دیکھ سکا اوسکو کوئی اہل کمال

کیا جبھی دیدۂ حق بین سے خوابین جو خیال
تو بیخودی مین یہ آیا زبان پہ شعر شمال

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

احد مین اور ہے احمد مین حرف فارق میم
جمال مظہر حق مین ہے نور ذات قدیم
یہی ہے وحدت و کثرت مین باعث تعمیم
خدا شناس اسی پہ جبہ کرتے ہین تسلیم

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

نگاہ جب شب معراج مین پڑی ناگاہ
ملک جلو مین ہین حورون پہ تخت سر پہ کلاہ
کہ ایک نور کا پتلا ہے جیسے چاردہ ماہ
یہ بولے دیکھتے ہی آدم صفی اللہ

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

مسیح کر گئے دم آ کے اسم ربانی
سپند لا کے جلانے خلیل یزدانی
ادب سے چوم لی یوسف نے بڑھ کے پیشانی
درود پڑھ کے یہ کہتے تھے آدم ثانی

بصورت تو نگاری آفریدی خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

پھرائے خلد مین گلگشت کو لیے جو حضور
کہین نبی کہین غلمان کہین جماعت حور
ارم تھا رونق تازہ سے ایک عالم نور
کہا یہ دیکھ کے ہر ایک نے بصد سرور

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدۂ دست از قلم کشید خدا

بڑھے جو عرش سے بڑھکر کے آپ چند حجاب
ادب سے پہونچے جو محبوب حق قریب نقاب
سنا تعالیٰ تعال ای نبی شتاب شتاب
جناب حق سے ہوا تب حضور کو یہ خطاب

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

مین پل صراط پہ ٹھہرونگا جا کے روز جزا
نظر پڑیگا مجھے جب کہ آپ کا مکھڑا
تماشا دیکھونگا اک سیکے حسن صورت کا
پڑھونگا شعر یہ ہر بار کہکے صل علی

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

لی شفاعت عالم بروز محشر
اجابت آن سکے حدیث سے ہو نمائی بیگر
کمال ہونگے مشوش تمام پیغمبر
سکے یہ رحمت غفار فخر سے آکر

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

ترے جمال نے ہر دلمین کر لیا ہے گھر
ہوا ہے اور نہ ہوگا کوئی ترا ہمسر
ہر ایک دیدہ حق بین کا تو ہے نور نظر
جبھی ازل سے ہے ورد نظام آٹھ پہر

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

تمت

قصیدہ ناتمام

کونسا دن ہو وہ فخر ملک جن و بشر
کہ کرون ہند سے حضرت کی مدینے کا سفر

خواب غفلت سے کہیں چونک اوٹھوں وقت سحر
دوش پر کالبد احزان سے اوٹھاؤں بستر

ناشتے کے لیے موسی مرے من و سلوی لائے
مائدہ عیسی بھی افلاک سے اوترے لیکر

خوان نعمت کو کروں دور سے جھک کر تسلیم
رد دعوت نکروں لیک لٹا دوں تس پر

گو نہیں شرط نمک سب مجھے ادا ہو سکتی
پر میں ایسا بھی تو زنہار نہیں تن پرور

خوان یغما سے ترے رزق مجھے دے رزاق
کیا میں کمظرف ہوں جو اور کا ہوں دست نگر

رہنمائی کو جو خضر آئیں مری بر سر چشم
پر ہدایت میں نہیں آپ سے کچھ وہ بڑھ کر

ساز و سامانی ہو سامان ہو بے سامانی
دمبدم آہ کا نعرہ ہو درا کوس سفر

ہمسفر دمبدم سے ہو قافلۂ عصیان ہو
نقد ایمان مجھے کافی ہی نہیں حاجت زر

خاک رہ غازۂ رو ہو کہ سوا اوسکے
پانوں سے آبلہ ہوں مردمک دیدہ تر

پشت ہو بار ندامت سے اگر میری خم
سمجھوں تعظیم بجا لایا ہوں ہو فخر اوسپر

ایضاً

کہ جس سے ہے گلاب روح روان عجیب — غذا ہی روح و دل و دین شمیم جان پرور
ہوئی ہے جس سے لطافت کا زار عالم ارکان — کرم سے آپکے باغ جہان ہی تازہ و تر
نہال دین کو ملی سبز بختی جسکا وسیلہ — نگاہ آب بقا سے ہی خضر کے بہتر
بہا تھا ہر سر انگشت سے جو آب زلال — اوسیکا قطرہ ہی تسنیم و قلزم و کوثر
تمہین ہو باعث ایجاد عالم اسباب — تمہین ہو صاحب لولاک حضرت سرور
بسا خیال مرے سینہ مین قد موزون کا — کیا ہی پایہ مین خم قامت نے میرے لیمین بہم
وہ قد ہے صورت شمشاد بلکہ نخل مراد — جھکایا طوبی و سدرہ نے جسکے آگے سر
ہے سبز خرمیہ اسرار و معرفت یکسر — زمین مہر بہا و شب قدر جسکے اوس سر
اوڑایا خاک کو افلاک نے بناکے کہکشان — زمین سے تا افلاک فرق تک سے ہی
اوسیکی شان مین ہوا ہدیا الصراط آیہ — اوسیمین سالک عشاق کردین ان شب
تمہین ہو کوئی شب قدر لیکن سایہ زلف — خدا ہی کی کمند مین ہین زلف پہ عنبر
نہ ہو تنگ کافی مضمون کا سبب یہان پیدا — نہ شعر طبع سے موزون ہو بہر وصف مر
جہان مین نام ہی سنتے زمین مین جسکا — مگر کسی نے نہ دیکھا نہ ہے کچہ اوسکی خبر
ادب سے پانون کو چومون اگر وہ آپ آکر تو — رکھو نمین سر پہ سر فخر سے بدین تر
مین خاک پا کو کرون طوطیا ہی دیدہ جان — کہ سہرے سے مجھے ہر دو جہان کی تہ نظر
نہ چلے نہ گلشن ہستی پہ میری باد خزان — نہ آئے گلشن امت پہ اونکی جب جر
لقب ہی ہاشمی و مطلب ابو القاسم — ہی اسم اعظم احمد خطاب پیغمبر
کہا ہے وحی مین مزمل اور کبھی طہٰ — سنے ق ن الم بھی اکثر

سنا تو ان حال میں معراج کا سب تجھے اونکی
یہ راز کھولوں میں سربستہ تجھ پہ ای مضطر

ہوئی کسیکو نہ معراج اور نہ ہوا ایسی
کبھی نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا تا محشر

بلایا حضرت باری نے جبکہ جانب عرش
زمانہ فرش سے تا عرش ہو گیا اطہر

ہوئے براق پہ پھر عزم جب وہ روان
ہوئی روان کو روانی سے آپکی نہ خبر

گئے وہ عالم امکان سے لامکان میں
کہ جیسے شرق سے لے غرب تک پہنچے نظر

تھے انبیا سر تسلیم کو جھکائے ہوئے
تھی دست بستہ ملائک کی صف بھی خوش ہو کر

خبر دی خلد نے زیبا مکان امت سے
کیا شگوفہ جنت ملائکہ نے نظر

کہا یہ مالک دوزخ نے دور سے باادب
ہے تیز نار جہنم تمہارے دشمن پر

سنایا حوروں نے بہر ادب سے کہ مجرا
سلامتی دو عالم کے ہو تمہیں مظہر

چلی ہوائے خنک یہ شجر سے طوبی کی
شگفتہ غنچے کو جیسے کرے نسیم سحر

بشارت بعد کرم فلک ہوا یاتک
فلک سے عرش تلک فرش ہو گئے زر

دیا حضور میں آ مژدہ مبارکباد
دبیر چرخ کا یعنی یہ قطعہ لایا نظر

ازل سے تا ابد تم سے ہی جہان آباد
تمہارا سایۂ رحمت سے تاج جن و بشر

نثار جان و دل اہل عالم امکان
ترے وجود مقدس پہ ہو بصد زر

قصیدہ

یہ وہ خورشید ذرہ جو جمال روی احمد کا
جہان کا نور ہے اک پرتو نور محمد کا

نہ تھی آگے شب قدر رات جو یہ قدر و شرف اوسکو
سبب یہ جو ہوا یہ شاید اونکی زلف اسود کا

وہاں جب سے تھے توسل ہر رحمت تھا یہاں سایہ
یہاں سے آئے تو اوس عالم میں ٹھہرا سایہ دوش کا

شب معراج گذرے فرش سے تا عرش اکرم سے
نہ گذرا دل میں کچھ بھی وسوسہ فناک بس

امان ایسی ہوئی معراج ابراہیم و آدم کو — بڑھایا آپ نے ہی مرتبہ اپنے اب و جد کا
شب معراج حضرت انبیا بولے بحسرت سے — یہ کچھ شان نبوت سب ہی مظہر شان ایزد کا
زمین و آسمان کا فرق ہے عرش اور کرسی مین — کیا خالق نے بالا رتبہ منبر اور مسند کا
حیات سرمدی ہے روح کو اونکی دو عالم مین — خلاف اسکے عقیدہ دین خدا ہرگز نہ مرتد کا
میان خالق و مخلوق ہے اک واسطہ اونکو — وجود پاک مین ہے سلسلہ حرف مشدد کا
ہے اسرافیل سے شان نبوت اونکی بالا — یون ہی کعبہ سے اعلیٰ تر ہے رتبہ اونکے مرقد کا
نبی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا حشر تک پیدا — یہی ہے اعتقاد و قول ایمان ہر مرشد کا
نہ ہو متروک مجھسے کوئی سنت تیری صدقے ہو — بجا آور رہون غیر مؤکد اور مؤکد کا
مین ہندی ہون لیکن فیض با تاثیر احسان سے — معرب کر لیے جیسے سہل ہے لفظ ہندہ کا
ہے دین و فیض مقدم ورنہ یون لاکھون ستارہ گو — بڑھا ہی پایہ یوہی سے اونہین کی رتبہ فرقد کا
تھنبا و قدر ہو عین رضا سی رحمت عالم — نہین ہو اسلیے تیر قضا محتاج کچھ رد کا
ازل سے تھے اوسکے ہاتھ مین شیرازہ امکان — معجزا کرنے والا تجھی وہی ہے اس مجلد کا
منافق اور مومن کو محک تھی آپکی صحبت — مثال آئینہ کھاتا تھا جوہر نیک و بد کا
نہ دیکھا کو سیم و زر کو سب سمجھے اونکی نظرون مین — تھا سے سنگریزہ مرتبہ سمجھے زمرد کا
ازل سے تا ابد وہی معلم عقل کل کا ہے — وہی مشتاق تعلیم اس خط لوح زبرجد کا
دو عالم ہین حرف کن سے کن و لب سے نکلا ہو — مشیت مین خدا کی کام تھا کیا کاوش کد کا
نانک کی زبان پر تھا کہ ہمارا حق ہی اپنا طلب — سبب بت شکنی عالم تھا مژدہ اونکی آمد کا
ہو جو شاہ انبیا تا سب جناب کبریا کے مین — جہان مین ہر نبی کو فخر ہے اونکی خوشامد کا
ہے ہیچ معنی وہ بہر وحی عقل کل نے یون اونسے — سبق خوان جسطرح ہوتا ہے کوئی طفل ابجد کا

فیوض ظاہر و باطن کا مطلق ہے وہی مبدا	ازل سے تا ابد منعم وہی انعام بیحد کا
نجات عاصیاں ہی منحصر تیری شفاعت پر	ہر روز دستگیری آسرا ہی بس تیرے اسی ید کا
بھروسا ہی ترا بس مجکو اپنی کامیابی پر	مکفل ہے تو ہی درگاہ ذوالمنن سیتی مقصد کا
تمنا ہی کہ جاؤں سر کے بل گھر سے مدینے تک	رہوں درگاہ پر رکھوں نہ غم کچہ [illegible] کا
زبان پر ہو درود او رانکہ سے ہوویں رواں آنسو	رواں جسدم ہو داں مجہہ سا ہوں تیرے مرقد کا
احد تک کچہ نشان عالم امکاں تھا نہ عنقا	یہ ہو ذات احمد [illegible] احمد کا

قبول خاطر اقدس نہ ہو کیوں عرضہ عشیا
و امانات ملی آئی ہو گویا شان [illegible] کا

تمت

مناقب در شان جناب امیر حضرت علی علیہ السلام

رباعیات

جس نام سے ہے شفا وہ ہے نام علی	مفتاح در دین کی [illegible]
ہے ساحت [illegible] اونکا [illegible]	کرتی ہے سب [illegible]

ایضاً

ہم نام خدا کے ہیں علی نام حسن ا	[illegible]
یان شیر نیستان تو ہے شیر قابل	ہی شیر [illegible]

ایضاً

از بار غم جہان سبکدوش کنی	[illegible]
اے صاحب حل مشکلات عالم	بیچارہ [illegible] فراموش کنی

ایضاً

از بسکه بفکر این و آنم حیران
هم چاره کار خویش هر سو پویان
جز بارگهت نیست مرا عقده کشا
کن مشکل رعنای پریشان آسان

ایضاً

ہے حب علی مین روح و جان دل شیعہ
خلقت مین ہے اثنا عشری ہر بندہ
چاروں عنصر ہیں چار یاری رعنا
ہین پنجتنی مگر حواس خمسہ

ایضاً

ہے نام خدا شان علی
اور جسم جہان کی جان ہے جان علی
گر بعد نبی فخر دو عالم کہیے
شایان ہے شایان ہے شایان علی

ایضاً

ہے ورد مجھے اٹھتے پھر یاد علی
اسم اعظم ہے حرز جان ناد علی
حیدر در شہر علم و دین ہین رعنا
دیوارین ہین اس شہر کی اولاد علی

ایضاً

ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی
راضی تھے رضا قضا سے تھے شاد علی
حیدر کے سوا مالک کونین ہے کون
ہین دست خدا نبی کے داماد علی

ایضاً

معشوق نبی ہین عاشق زار علی
ہین احمد مختار کے مختار علی
کفار کے سر پہ دست مومن ہین ہین
شمشیر ظفر حیدر کرار علی

ایضاً

فردوس کے ہین رونق گلزار علی
گلزار خلیل مین تھے گلشن علی
آنکھون مین محبون کی بعین گل تر
ہین دل مین عدو کے مومنو خار علی

ایضا

یوسف کا جمال تھا تو حسن یعقوب
اور نوح کا حلم تھا تو صبر ایوب
مقصود دو عالم ہین علی نام خدا
محبوب الہی ہے کے علی ہین محبوب

ایضا

بھائی تھے نبی کے پسر بوطالب
اللہ کے شیر تھے علی غالب
دو آنکھ کی جیسے اک نظر ہو یعنے
یک جان تھے نبی علی مگر دو قالب

ایضا

افضل ہین سلیمان سے گدایان علی
یوسف سے عزیز ہین غلامان علی
خورشید کرم ہین بوتراب و رنظام
ہین ذرۂ خاک رہ مردان علی

ایضا

ہر بار کہ سے علے ملک کرد سجود
بر نام مبارکش بخوانیم درود
عادل بد و بوال نام ناسینت بعدد
در پنجتن ہست زین دگر پنج فزود

ایضا

گوہر سے زمانہ مین صدف کو ہی شرف
ہمنغز ہے استخوان جو ہو در ہو صدف
پیدا ہوئے کعبہ مین علی نام خدا
کعبہ جو صدف ہے تو علی در نجف

ایضا صحابۂ کرام

وصف ابوبکر فخر یار و اصحاب
یکسانست ز طفلی و بہ پیری و شباب

اعداد حروف بکر بے صفر ببین ۔ رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر که یافت شوکت اسلام ۔ حقا که بدش از از لش شاهی ام
از حرف عمر و بر آر اعداد ببین ۔ شاهیست که در گدائیش یافت نظام

ایضا

عثمان غنی ست با دل و مرد خدا ۔ در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جمع ۔ از دیده حق ببین که پیداست سخا

قطعه

چون محمد روان قلب علی ست ۔ بوتراب ست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق ۔ هست عثمان چون زبان در کام

تمت

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر مین عادت یہ ہے ۔ بس اپنے طریق مین عبادت یہ ہے
بیداری مین گریہ خواب مین ہو رویا ۔ اے مومنو رویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہو سکے ہے گر مغموم ۔ سب بے ماتم شبیر کے بخشش معلوم
دنیا مین کیا اگر غم سرور دین ۔ غم دین مین ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

ہے غم غم شاہ سے نہین کوئی پیر ۔ اکبر کے قلق مین سب جوان ہین دلگیر

ہیں سوگ میں بیبیوں کے اہل عصمت
نالاں غم اصغر میں ہیں اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہیں جو جان کو فدیہ کیجے
شامی بھی نہیں جو ان کو کشتہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
آنکھیں جب تک ہیں خوب رویا کیجے

ایضاً

شبیر نہیں نہ عرصۂ کرب و بلا
شامی بھی نہیں جو ان سے لیجے بدلا
باقی ہے غم شاہ بس اے مردم چشم
دل کھول کے خوب روئیں ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری میں شباب یاد جب آتا ہے
بیساختہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا
نوشاہ کا غم اور بھی تڑپاتا ہے

ایضاً

اکبر کا فراق جہان میں ہے عالمگیر
روتے ہیں بہشت میں بھی اکثر شبیر
اکبر کا الم نام خدا ہے ہر دم
اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

تل سکنے کی واللہ نہیں دلمیں جا
پیدا کرے ربط اور کیونکر رعنا
یہ عالم حب پنجتن ہے یعنے
کوزے میں سماتا نہیں جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام
پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے
القاسم عمرو مرنی کا ہے کلام

اعداد حروف بکر بے صفر ببین — رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر و کہ یافت شوکت اسلام — حقا کہ بدش از از لش شاہی ام
از حرف عمر و بر آر اعداد و ببین — شاہیست کہ در گدائیش یافت نظام

ایضاً

عثمان غنی ست باذل و مرد خدا — در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جمع — از دیدہ حق ببین کہ پیدا ست سخا

قطعہ

چون محمد روان قلب علی ست — بو تراب ست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق — ہست عثمان چون زبان در کام

تمت

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر میں عادت یہ ہے — بس اپنے طریق میں عبادت یہ ہے
بیدار ی میں گریہ خواب میں ہر رویا — ای مومنو زویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

رونے کی نجات ہی سے ہے گر مغموم — بے ماتم شبیر کے بخشش معلوم
دنیا میں کیا اگر غم سر ور دین — غم دین میں ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

ہیں غم سے شاہ سے نہیں کوئی پیر — اکبر کے قلق میں سب جوان ہیں دلگیر

ہین سوگ مین بیبیون کے اہل عصمت
نالان غم اصغر مین ہین اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہین جو جان کو فدیہ کیجے
شامی بھی نہین جو اونکو کشتہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
انکھین جب تک ہین خوب رویا کیجے

ایضاً

شبیر نہین نہ عرصۂ کرب و بلا
شامی بھی نہین جو اونسے لیجے بدلا
باقی ہی غم شاہ بس اے مردم چشم
دل کھول کے خوب روئین ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری مین شباب یاد جب آتا ہے
بیساختہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا
نوشاہ کا غم اور بھی رلواتا ہے

ایضاً

اکبر کا فراق جہان مین ہی عالمگیر
روتے ہین بہشت مین بھی اکثر شبیر
اکبر کا الم نام خدا ہے ہردم
اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

ل سکنے کی واللہ نہین دلمین جا
پیدا کرے ربط اور سے کیونکر رعنا
یہ عالم حب پنجتن سے یعنی
کوزے مین سماتا نہین جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام
پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے
القاسم محرم نبی کا ہے کلام

ایضاً

شادی رچی مہندی لگی سہرا بھی بندھا — کام آیا بروز غمت لیکن دولھا
القاسم محروم ہی کا ہے قول — محرومی قاسم کا کھلا اب عقدا

خمسۂ نظام بر سلام دبیر

داغ بر دل ماہ ہی اور خاک بر سر چاندنی — چاک ہی مثل کتان جسم قمر پر چاندنی
ماہ ہے حلقہ زن ہالہ مکدر چاندنی — مجرئی ہے سوگوار ماہ حیدر چاندنی
اشک ہی شبنم بکا کرتی ہی شب بھر چاندنی

ماہتاب دین پیمبر ہے توحید پر چاندنی — نور حق کے سامنے کیا ہو منور چاندنی
چادر تطہیر سے کیا ہو برابر چاندنی — فرش ایوان علی سے کب ہو ہمسر چاندنی
چاندنی جھاڑو ن جھڑتی ہی زمین پر چاندنی

چاندنی کا کھیت سمجھا فرقۂ زہرا کا باغ — ماہ دین چھپ جای جس کا نور قمر سینہ پہ داغ
روشنی شامی کرائین تیرہ باطن بدر باغ — ای فلک اندھیر ہو عابد کا زندان بے چراغ
ای زمین کیا قہر ہی فرش ستمگر چاندنی

فرض سمجھے کربلا دین رسول اللہ کو — چودھوین مہدی ہیں دین بدر کامل کیجیے
اسلیے نور خدا کا پرتو اسے مومنو — تا کمال چاردہ معصوم روشن سب پہ ہو
چودھوین شب کو رہا کرتی ہی شب بھر چاندنی

نور مقدم سے ہوا حضرت کے روشن اک جہان — ہو زمین بدعت سے پاک اور ظلم سے صاف آسمان
صبح صادق ہو فروغ مہر کا جیسے نشان — مہدی دین مین نہان فیض ہدایت ہی عیان

	چاند جیسے ابر مین اور جلوہ گستر چاندنی	
بسکہ یہ معلوم تھی تقدیر علام الغیوب پیر گردون دوربین دیکھا تھے اندر غروب		روئینگے اک ماہ نو کو حشر تک اہل قلوب ہوتے ہی جو طالع کیا ماہ جوانی نے غروب
	چار دن بھی دیکھنے پائے نہ اکبر چاندنی	
تیرہ دل سے نور یونکو ہو ازل سے عار و ننگ شامیون کی ہو فرشتون تک غرض عرصہ تنگ		ہین وہ سایہ تو یہ ہین نور وہ شیشہ یہ سنگ ہر مہینے دشمنان دین سے ہی سرگرم جنگ
	چرخ پر رکھتی ہی ماہ نو کا خنجر چاندنی	
رجعت خورشید اور شق القمر اعجاز تھا صاحب لولاک پر اونکو نہ کیا کیا ناز تھا		عقل کل کیا کا فرمائی ازل ہمراز تھا عرش اعظم جنکے گھر کا فرش پا انداز تھا
	فرش کی خاطر نہ تھی اونکو میسر چاندنی	
فتح جنگ بدر سے وہ شہرہ آفاق تھے غازیون سے تا قسم جنت یہ استحقاق تھے		صف شکن ایسے تھے جو تیغ جنگ کے مشتاق تھے حلۂ نورانی فردوس کے مشتاق تھے
	دیکھکر عاشور کی شب کو ملا اور چاندنی	
اس قران سعد کیونکر نہ وقف یاس ہون شامیان تیرہ باطن تا بہ وسواس ہون		نور عین شیر حق جب ہادی دین کے پاس ہون شمر نے چاہا کہ حضرت سے جدا عباس ہون
	یہ نہ سمجھا ماہ سے چھوٹیگی کیونکر چاندنی	
ماہ ہی سوز جگر سے صاف جو نہ کی ڈلی تھا مسخر حل بنا پیکر یہ کامل جبھی		آج کیا ہی روز شق قلبی قمر کی کھل گئی جب سپیدی روضۂ شبیر مین ہونے لگی
	گرد روضہ کے پھری جو نہ مین ملکر چاندنی	

لوٹتی ہے خاک پر ایسی غم سے گھر گھر چاندنی

گر چہ ہالہ نہین یہ حلقۂ ماتم سے ہے آہ
گاہ ہے غم دین پھرتی ہے خاک بسر پھر سیاہ
جب سے میں نے داغ ہو دل شام سے تا پگاہ
اور ہین مہ کامل کا یہ غم ہے کہ گشتہ ہو گیا

ماتمی صف کی طرح بچھتی ہے گھر گھر چاندنی

اسم اعظم نام ماہ دین ہے اللہ الصمد
مخبر حسن اتفاق اوسکو شہو کیون لا تعد
ہیچ ہ اعداد ہین نام خدا بالاے صد
ای خوشا طالع کہ ہے نام حسن سے ہم عدد ۱۱۸

کیون نہ ہو روشن لقب مین نام آور چاندنی

بیزبان کی پیاس کا جب غم ہوا شبیر کو
التجا سے اوس نے بھیجا تاب پر تنویر کو
ماہ نے بھر پایا جب فرات و شیر کو
اشتیاق شیر جنت دیتی تھی بے شیر کو

قاصد شہر لبن تھی بہر اصغر چاندنی

نور اول سے محمد کے ہوا روشن جہان
ماہ دین احمدی ہے حق بجانب کہکشان
آفتاب حشر ہونگے مہدی آخر زمان
احمد مختار ہین نور خدا اسکے آسمان

حیدر و زہرا قمر شبیر و شبر چاندنی

آیا تھا شور ہے کو جب ہم قتل کا حکم یزید
تھی سلیح بندی کہین ترتیل قرآن مجید
ہاں صف ماتم بچھی تھا شام مین جشن عید
شام سے سامان صبح قتل کرتے تھے امید

نور کا تڑکا تھی بہر فوج سرور چاندنی

خار ہو سبزہ جو تھی پرہ مین بھی خوشہ چین بنے
صورت گلزار ابراہیم وہ آئین سے بنے
کیا عجب گر ذرۂ خاک شفا پروین بنے
روضۂ سرور کے گلشن مین اگر گلچین بنے

بھرلے دامن مین گل خورشید انور چاندنی

ہو جو حب بوترابی سے مخمر آب و گل — ہیں ہلال آسا محب کا ہیدہ و بس مضمحل
یون مصائب سے تو دل ایک یک کے جاتا ہی — ظلمت زندان سے عابد ہو زخمی انکا دل

ہو تنگ باش ال احباب حیدر چاندنی

شامیان تیرہ باطن کا او و مروہ مکر و کید
خانمان برباد گھر کا گھر فنا اور آپ قید — جسطرح پالے پڑے صیاد کے بیچارہ صید
ہوگیا تھا خون سے غم کے خشک رنگت تھی سفید

فرش پر سجاد کا تھا جسم لاغر چاندنی

ہو جو حب حامی اخی صاحب شق القمر — فرش راہ قبلۂ دین ہین جہان قدسی کے پر
ذرہ پر و مہر کی فرمائین گر تسخیر نظر — روضہ پر نور مولی مین چھائی ہے اگر

مہر کے چشمہ مین ہوا ماہ نو چاندنی

شام سے تھا شامیون کی تاک مین تا صبحگا — گرد لشکر صورت ہالہ پھرا کرتا تھا ؟
احتیاطا اور اگر جاری ہوا فرمان شاہ — لی طلائی کی جو وان ناہ بنی ہاشم زراہ

روشنی لیکر بڑھی مشعل او چاندنی

نور یہ نور علی نور اسلیے اونکو کہا — سب تھے او جالے ہو خدا کی گھر کے نور مصطفیٰ
ایک جلوے سے منور ہوگئے ارض و سما — عکس خورشید جبین و ماہ عارض جو پڑا

آسمان پر دھوپ نکلی اور زمین چاندنی

جس مجسم نور سے روشن تھا سارا جہان — تھا فروغ وادی امین زمین سے تا زمان
چاک چاک تھا تن پہ نور پر مثل کتان — نور تن جبین جھلکی گر و نسیم زرہ کی تھا عیان

چار سو چار انی سے تھی برابر چاندنی

لشکر انجم کی صورت جو کہ انصار تھے — عقد پروین اہلبیت اور ماہ جبین تھے مہ لقا

قبر خُرد مین ہو گئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا چاند نا افلاک مین
تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہ لولاک مین
کیون نہ چھا جاوے اندھیرا ہر دلِ غمناک مین
چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک مین
ڈھونڈتی پھرتی ہوا تک اوسکو گھر گھر چاندنی

حلقۂ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے صرف بکا
باعث شق القمر آخر یہی تھا ماجرا
کیون ہلالی اس غم سے گھٹ گھٹ کر نہ ہو بدر الدجےٰ
اکبر مہرو کا نعشہ دھوپ مین جلتا رہا
لوٹتی ہے خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی

اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہین
بالیقین بہ شان نزول آیۂ تطہیر ہین
پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہین
احمد و حیدر بتول و شبر و شبیر ہین
آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی

نور پاک پنجتن ہے از صفا اس جا بہم
مہر و مہ قندیل پروین جھاڑ سیارے خدم
نور کا صل علی عالم سے ہے گویا دمبدم
روشنی جرم عزا کی لکھ سکے کیونکر قلم
ہون جہان انجم سپند اور دود مجمر چاندنی

تین دن تک ہای بے گور و کفن وہ مہ لقا
سائبان تھا آسمان اور فرش خاک کربلا
مجمرہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا
نعش شہ کا بعد تو کوئی خبر گیران نہ تھا
دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور شب بھر چاندنی

چرخ تو چکر مین تھا اور زلزلہ مین تھی زمین
کانپتا تھا عرش پر تھامے تھے جبریل امین
ٹوٹتا تھا غم سے انگار و نیہ خورشید مبین
روز قتل شاہ دین اجرام علوی تھے حزین
مہ کے دل پر داغ تھا اور تھی مکدر چاندنی

جس طرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر
سینے مین مہ پارۂ احمد کے ہون شوریدہ سر
خاک پا جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
ناوک سوگ مہ زہرا سے زخمی ہو جگر
سیرے مرہم مین ملادے اور تو گر چاندنی

تا زپروردہ علی کا فاطمہ کا لاڈلا
چشم جان و دل مین بٹھلاتے تھے جنکو مصطفی
زیر طوبی روز جبریل اونکو لیکر جھولتا
ہای اونکی نعش ہو اور ریگ دشت کربلا
دھوپ مین کھلائے جسے حیدر نہ اوڑھا چاندنی

چادر مہ مدتون سے زیر استعمال ہے
پھر جلا نظرون مین نور حق کو وہ کیا مال ہے
فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ و سال ہے
یہ تو اک مدت سے بزم شاہ مین پامال ہے
ای فلک اب اوٹھوا دے بدلکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہین الحق جدا
تھے مہ زہرا کے عاشق کیک وش صل علی
یاور شہ مثل پروین سے تھے تو وہ بدر الدجی
سایہ سان ہمراہ شہ تھے ہو جدائی دخل کیا
چاند تھا سبط نبی اور سب تھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کا نور تھی سا اے بو العجب
کربلا مین جب قلم وہ ہو چکا سب بے سبب
چاندنی کی کھیت مین گلزار تھا زہرا کا جب
ایسے گل و زخم شہیدان کی کھلی ہنگام شب
ہو گئی مثل گل شبو معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یون مسلم کی راہ مین
غم سے گھٹ گھٹ کر ہلال آل سایہ درد و آہ مین
تھا جہان تاریک چشم بانوئے بیتاب مین
کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ مین
دلپہ ہی قائم مقام نور کشتہ چاندنی

جسکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر
فتح جنگ بدر کے باعث ہوئے اونکے پدر

قبر حیدر میں ہو گئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا چاند نا افلاک میں — تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہ لولاک میں
کیوں نہ چھا جاوے اندھیرا ہر دل غمناک میں — چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک میں

ڈھونڈتی پھرتی ہوا تک او نکو گھر گھر چاندنی

حلقہ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے صرف بکا — باعث شق القمر اخر یہی تھا ماجرا
کیوں ہلال اس غم سے گھٹ گھٹ کر نہو بدر الدجے — اکبر مہرو کا نعشہ دھوپ میں جلتا رہا

لوٹتی ہے خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی

اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہیں — بالیقین بشان نزول آیہ تطہیر ہیں
پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہیں — احمد و حیدر بتول و شبر و شبیر ہیں

آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی

نور پاک پنجتن ہے ہر صباح اس جا پہ ہم — مہر و مہ قندیل پروین جھاڑ ستارے خدم
نور کا صل علی عالم سے ہے گویا دمبدم — روشنی بزم عزا کی لکھ سکے کیونکر قلم

ہوں جہاں انجم سپند اور دود مجمر چاندنی

تین دن گھر ہائے بے گور و کفن وہ مہ لقا — سائبان تھا آسمان اور فرش خاک کربلا
جز مہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا — نعش شہ کا بعد تو کوئی خبر گیراں نہ تھا

دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور شب بھر چاندنی

چرخ تو چکر میں تھا اور زلزلہ میں تھی زمین — کانپتا تھا عرش پر چلانے تھے جبریل امین
لوٹتا تھا غم سے انگاروں پہ خورشید مبین — روز قتل شاہ دین اجرام علوی تھے حزیں

مہ کے دل پر داغ تھا اور تھی مکدر چاندنی

جسطرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر
سینہ میں مہ پارۂ احمد کے ہوں شوریدہ سر
خاک پا جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
ناوک سوگ مہ زہرا سے زخمی ہو جگر
میرے مرہم میں ملا دے اور تو گر چاندنی

تا زپروردہ علی کا فاطمہ کا لاڈلا
چشم جان و دل میں بھاتی تھی جنکو مصطفے
زیر طوبی روز جبریل اونکو لیکر جھولتا
ہائے اونکی نعش ہوا ور ریگ دشت کربلا
دھوپ میں کھلائے جسے حیدر نہ اور چاندنی

چادر مہ مدتوں سے زیر استعمال ہے
پھر بھلا نظروں میں نور حق کی وہ کیا مال ہے
فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ و سال ہے
یہ تو اک مدت سے بزم شاہ میں پامال ہے
اے فلک اک تو بچھوا دے بدلکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہیں الحق جدا
تھے مہ زہرا کے عاشق کہکشاں وش صل علا
یاور شہ مثل پروین ساتھ تھے تو وہ بدر الدجی
سایہ ساں ہمراہ شہ تھے ہو جدائی دخل کیا
چاند تھا سبط نبی اور تھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کافور تھی سارے بوالعجب
کربلا میں جب قلم وہ ہو چکا سب بے سبب
چاندنی کو کھیت میں گلزار تھا زہرا کا جب
اُئے ہیں گل زخم شہیدان کے کھلی ہنگام شب
ہوگئی مثل گل شبو معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یوں شبنم کی کراہ میں
غم سے گھٹ گھٹ کر ہلال آسا یہ درد و آہ میں
تھا جہاں تاریک چشم بانوے بے ماہ میں
کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ میں
دل پہ ہے قائمقام نور کشتہ چاندنی

جسکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر
فتح جنگ بدر کے باعث ہوئے اونکے پدر

ماہ انور سے کہ نہ ہے طالع کہ اوسکا ہو گذر
ذکر کیا نعش مہ زہرا سے سر کے تا سحر
تھی سلیمان کے قرین جن مرغ و چرندنی

ہو نصیب دشمنان یا رب مصیبت جو سہی
چادر تطہیر تھی ہیہات اک باقی رہی
ساز و سامان احتیاج کو محتاج تھے الحق سبھی
عترت اطہار کی زندان میں کیفیت یہ تھی
تھا فقط تکیہ اک شبنم کا بستر چاندنی

بدر کی فتح اور ہوا شق القمر اونکے حضور
پائے معراج اونکے در پر حضرت موسیٰ کا طور
گھر میں نازل جسکے ہوں سورہ آیات نور
پردہ پوشی است عاصی کی تھی ورد ضرور
واسطے زینب کے آئی ہو کے معجر چاندنی

آفتاب چرخ دین اور برج ایمان کے ہیں ماہ
فتح جنگ بدر سے اظہر من الشمس اونکا جاہ
کہکشان ہے جو حق بجانب روضۂ اقدس کی راہ
روضۂ شاہ نجف کی بھی عجب عظمت ہوا
تھی شمس چرخ گنبد پردہ در چاندنی

ایک تو مرقد منور اوسپہ حق کا پرتوا
نور کا عالم نجف میں ہے غرض صل علیٰ
نور حق رہتا ہے نازل رات دن صبح و مسا
وہ سپیدی وہ در و دیوار وہ فرش صفا
رہی جب در سے آئی ہو کے ششدر چاندنی

ماہ کامل ایک سا رہتا ہے جیسے صبح و شام
ہے یہ دین پر یہی آخر دین حق کا اختتام
بدر کامل کی طرح ہیں اس سے وہ ماہ تمام
بعد مہدی کے ہوا کوئی نہ ہوئیگا امام
چودھوین شب کو رہا کرتی ہے اکثر چاندنی

شامیان تیرہ باطن میں پڑی بس کھلبلی
آشکارا ہو گیا نار جحیم و جبلی
ماہ سے ماہی تلک ظلمت ہٹی ماہ سے علی
آئے میدان میں زرہ پہنے حسین ابن علی

دام کے اندر قمر تھا اور باہر چاندنی

نور حق تھا چہرۂ انور سے روشن برملا
محو تھے قدسی زبان پر تھا کہ ای صل علی
کو رشمہ سے دبی خورشید کی صبح و مسا
نور رخ سے آفتاب چرخ چھپکا پڑ گیا
جس طرح خورشید کے آگے ہوا ابتر چاندنی

تھی ہلال آسا بشکل ماہ نو وہ نور بار
چاندنی بات سے جسے زخمی کرے وہ خوں فشار
آئے گر جنگ میں کے بس یا دو جسم اوسکو وار
اک اشارے میں نکل آئی میان سے ذوالفقار
جس طرح بدلی کو ٹکڑے سے نکل کر چاندنی

معجز شق القمر دیکھو ابھی کھیں میں ہوا
رجعت خورشید تھی صہبا میں بھر قصے
فتح جنگ بدر کے باعث ہمیں ہیں لقا
یہ خبر تھی لب پہ ہم ہیں ماہ برج مصطفے
بام کا در ماہ ہی سے ہے منور چاندنی

چاندماری سے نہ تا ان کا سینہ توڑ دیں
ٹوٹ سے گا وہ زمین کو تسکیں جو نہ جوڑ دیں
گر شہاب آ سکے تو مہر آسا اوسے بھی توڑ دیں
ہم وہ ہیں گر منع کر دیں بی تامل چھوڑ دیں
مہر و ضو ستارے گردش ماہ و نور چاندنی

صاف آ جائے رخ ماہ منور زیر سحاب
اور کہہ سے تا قیامت بھی نہ نکلے آفتاب
مہربانی کی نظر سے گر نہ دیکھیں بو تراب
گر خدا نا خواستہ ہو ماہ پر چشم عتاب
جون رگ بسمل ہے ہو سے مضطر چاندنی

حشر کے دن کی مصیبت کو نہ دکھلائے خدا
صاف گھبرا جائینگے سب چین ہو گا ابتلا
ان ہمارے ہاتھ ہوگا رحمت حق کا لوا
جنکے سر پر سایہ ہو اپنے ہمارے مہر کا
اوسکو ہوگا آفتاب روز محشر چاندنی

آسمان پامال ہو جائے تو اسکا کیا عجب — عالمِ ایجاد کے بس میں ازل سے ہم سب
اہلبیت مصطفے کا حق نہ دکھلائے غضب — اختیار اپنا ہی گر چاہیں زمین ہو منقلب
جسطرح ہو جائے درہم تھاک تھو کر چاندنی

صاف ناخن چاند میں ترشے ہیں شکلِ قمر — ناخنِ مشکل کشا سے بدر کے عقدے ہیں سر
نورِ حق سے مقتبس ہیں مہر و مہ شام و سحر — مصدرِ نورِ الٰہی ہوں جو ہو مدِ نظر
ہر سرِ ناخن سے ہو سیرِ منظر چاندنی

خرمنِ اعدا پہ نازل گر مثالِ برق ہو — صاف ذو کر دے زمین و آسمان کا فرق ہو
غرب سے لے ذوالفقار آخر محیطِ شرق ہو — سرکشوں کو آہن و فولاد میں تم غرق ہو
ہے ذرہ شکلِ کتان تیغ دو پیکر چاندنی

بسکہ اخلاقِ مجسم تھے وہ شاہِ تشنہ کام — گفتگو اعجاز عیسیٰ جس سے تھے وحشی بھی رام
دشمنِ بیدین بھی سنتے تھے تو ہوتے تھے غلام — کیا فصیح و دلکش و شیریں تھے حضرت کے کلام
شیر و شکر آبِ حیوان قند و گوہر چاندنی

مہر سے خمسے پہ کہیں جب پنجتن صلِ علی — اس سے بہتر کو نسا رتبہ ثنا کو حق ہیں یہ صلا
دین تو ہے نورِ علی نور اور بھی نامِ خدا — حاسدوں کو چاہیے قسمت کا اے بابی گلا
ختم مہر کر چکا کلکِ مقدر چاندنی

نورِ ایمان ہے جسے کہتے ہیں سب حبِ علی — ہیں نبی محبوبِ حق اور وہ نبی کے ہیں وصی
گو ولائے پنجتن کافی شفاعت کو سہی — تنگی و تاریکی مرقد سے گھبراتا ہے جی
یا علی ہو سوئے جنت میری رہبر چاندنی

سلام نظام

بسکے پھولون مین شمیم کے تھی معطر چاندنی
قبر شہ پر بن گئی پھولون کی چادر چاندنی

بنگئی روضے کی خاطر سنگ مرمر چاندنی
قبر ماہِ فاطمہ پر ہے مجمر چاندنی

جا نہین سکتی ہے جب روضے کے اندر چاندنی
کربلا مین رات بھر رہتی ہے ششدر چاندنی

مجرئی ہے کیسلیے حیران و ششدر چاندنی
کس قمر کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے گھر گھر چاندنی

یون قلق مین ہے درون دیدۂ تر چاندنی
جس طرح چھلکے تہ آب سمندر چاندنی

تا نہ جسم عابد بیمار پر گذرے گران
تھی سفر مین نکہت گل سے سبکتر چاندنی

چادر مہتاب آخر سیج پھولون کی بنی
جب بچھائی بہر عقد ماہ شبر چاندنی

روضۂ شاہ دو عالم مین ہے عالم نور کا
شمع کافوری ہے اندر اور باہر چاندنی

نوریون کے زخم تن پر مرہم کافور تھی
ناریون کے گھاؤ پر تھی مثل اخگر چاندنی

ظلمت زندان مین کام آئی نہ بہر اہلبیت
کیا جواب احمد کو دیگی روز محشر چاندنی

رفعت شان خیام پنجتن دین جل سے علے
تھا کلس گر ماہ تو خیمے کی چادر چاندنی

شام کے رستے مین عابد نے دیکھا گرم و سرد
دن کو سر پر دھوپ تھی اور شب کو بستر چاندنی

ماہ و خورشید طالع جہان مین نہ ہون کیونکہ
جام کوثر ماہ ہوگا آب کوثر چاندنی

معجز شق القمر کا مدعا روشن ہوا
نصف لین شبیر اور لین نصف شبر چاندنی

شامیان تیرہ باطن مین عجب اندھیر تھا
کہتے تھے جاتے نہین خیمے کے اندر چاندنی

کیا منور ہے مزار فاتح بدر و حنین
چاند سے بھی ہے بہت بڑھکر منور چاندنی

حلقۂ ماتم سے ہے گرد ماہ یہ ہالہ نہین
ہے صف ماتم عزا خانون مین گھر گھر چاندنی

دیر کیا تھی لب ہلا دیتے جو شاہ تشنہ کام / جام بنتا ماہ اور پانی سمٹ کر چاندنی
فاطمہ صغرا نے خط جب ماہ حیدر کو لکھا / کربلا مین بنکے آئی کبوتر چاندنی
دی عروس ماہ شبیر کو عروسی مین جو تھہ / ماہ کو ہر بنگیا اور آب گوہر چاندنی
ماہ سے ماہی تلک ہی دھوم جنگ بدر کی / ماہ نو تیغ علی سے ہے عکس جوہر چاندنی
ماہ زہرا کربلا مین شب کو جب چلنے تھی راہ / آ گئے آگے تھی جلوہ ریزی مین ہر چاندنی
جبکہ پنہان خاک مین ماہ امامت کو کیا / بنگئی برج مزار ماہ حیدر چاندنی
روضہ ماہ امامت کی سفیدی مین مدام / مثل ابرک سے پھرا کرتی ہی لپکر چاندنی
خیمہ زنگاری شہ پر کلس تھا نقرئی / یا سمٹ کر ہو گئی تھی وہ مسخر چاندنی
آسمان احمد علی خورشید ماہ دین امام / جلوہ نور ہدایت ہی یہ گھر گھر چاندنی
ماہ پارون نے جو کی صیقل سلح پہ بہر جنگ / ہل بنی بہر جلا ہی خود و بکتر چاندنی
جب جلایا شامیون نے خیمہ ماہ نبی / ہو گئی سیماب کے مانند مضطر چاندنی
خاک مین ہی چاند سی صورت علی کی ماہ کی / اسلیے دنیا مین ہی اب خاک بر سر چاندنی
ماہ پارے صاحب لولاک کی عریان رہے / چاک ہو مثل کتان جسم مطہر چاندنی
داغ بر دل ماہ شبر گردون پہ ذاکر سے ہے قمر / فرش ہو بہر عزاداران اکبر چاندنی
چاہ نخشب قبر مومن جب ماہ دین مین ہے / شمع باہر جلوہ گر ہے اور اندر چاندنی
خاک مہ زندان مین بستر بہر اہل بوتراب / ای فلک اندھیر ہی فرش ستمگر چاندنی
ماہ ہی قندیل ہالہ دامن قندیل ہے / شمع کی ضو ہی کہ ہی روضہ کے اندر چاندنی
جو دو جالے صاحب شق القمر کے گھر کو ہون / حیف زندان مین ہوا انکو میسر چاندنی
ہو گئے نوری بھی سینے سے دل برشتہ / نکلی عاشور کی شب کو جب بلند چاندنی

ہین ولای پنجتن سے چرخ پر پانچون کو
کہکشان مہر و ثریا ماہ و نور چاندنی

نخل سے تھے شبدیز ماہ مرتضیٰ کے جو ہلال
چار دن کی چار سو تھی ہر قدم پر چاندنی

عترت ماہ امامت بدر ہوا ہون شام مین
سینہ کھلاسے علم علی کو روز محشر چاندنی

آسمان دین کی ہو بزم عزا مین کیا عجب
شمع کی لو ماہ و دامان منور چاندنی

ماہ و امان گلگون ہو روضہ پر نور مین
بنگئی ہر شمع کا فوری سمت کر چاندنی

کربلا مین چرخ نے نعش شہیدان کو لیے
چادر سردی اوڑھا کی فرش بستر چاندنی

ہو گیا شق القمر سے طور کوہ بوقبیس
ہو ید بیضا کہ اعجاز پیمبر چاندنی

باغ زہرا لٹ گیا جب چاندنی کو کھیت مین
ہو گئی برباد نور افشل صرصر چاندنی

عام یون عالم مین فیض چاردہ معصوم ہے
ایک سی چھٹتی ہے جیسے خشک و تر پر چاندنی

ماہتابی پر ہوا طالع جو ماہ فاطمہ
ماہ نے سجدہ کیا لوٹی قدم پر چاندنی

ماہ کو اختر سمجھکر کنبد مسجد مین کھیلتے
سامنے آتی کبھی پہلو سے اصغر چاندنی

عابد بیمار کا ہے دیدہ سے ہے مثل ہلال
کربلا مین ہو گئی گھٹ گھٹ کے لاغر چاندنی

دیکھکر ماہ محرم شاہ فرمانے لگے
اب نہ دنیا مین دکھائیگا مقدر چاندنی

بعد قتل شاہ تیرہ ہو گیا ماہ منیر
جا چھپی ظلمات مین مانند شہپر چاندنی

پاسبانی ماہ کرتا تھا در شبیر پر
شب کو دیتی تھی طلایہ گرد لشکر چاندنی

حر کے آتے ہی تبسم ماہ دین کو آگیا
نور دندان سے ہوئی گویا مکرر چاندنی

نقطے ہین عقد ثریا دائرے ہین شکل ماہ
ہو نہ کیون وصف شہ مین طرفہ سطر چاندنی

نور کے مطلع سے لکھے رعنا نے وصف مین
کی عرض معجز بیانی سے مسخر چاندنی

قصیدۂ غوثیہ ناتمام در تعریف شامیانہ مزار پرانوار

زیر فرمان ہین مرے آج حدوث و رقدم
جی مین آتا ہی نئی ڈالدون طرح عالم

دلِ پُر نور مین ہے عالمِ وحی یوحیٰ
بس مین ہے معجزۂ عیسیٰ ابن مریم

میری عظمت کا یہ عالم ہے کہ الحمد للہ
مین نہ عالم مین سماتا ہون نہ مجھمین عالم

کیا عجب ہاتھ سر دست ہو یہ قدرت
لوح محفوظ ہو کاغذ تو بنے کلک قلم

نام سے جسکے نشان شرف عالم ہو
مجکو وہ نام خدا یاد ہی اسم اعظم

جان بیجان مین پھن پائے تو آجائے ابھی
دل سے بھرتا ہی سرافیل کا صور اوسکا دم

یعنی محبوب خدا سید عبد القادر
اسم اعظم کہو حضرت کو کہ غوث الاعظم

خرق عادت مین ہی ہر بات مین اونکی اعجاز
غوث ثقلین ہے کے تابع ہو وجود اور عدم

حسنِ صورت کی ہی یہ وجہ کہ وہ ہین حسنی
حسن سیرت مین ہین وہ بہتر نسل آدم

خُلق مین ثانی احمد ہین تو خلت مین خلیل
حلم مین نوح ہین موسیٰ کلیم و عیسیٰ دم

اونکی مدحت تو بڑی بات ہی اور چھوٹا منہ
سایہ اون کا ہی غنیمت ہو جو موصوف ہم

شامیانہ کہین ایسا بھی سنا ہی فرما
تمکو یارب قسم دامنِ پاک مریم

جیسے قرآن سے ہو جامہ کو اوسکی نسبت
واسطہ پاک ہو یا ہین غلاف اور حرم

مرقد پاک کو شمگیرہ سے ہے نسبت ہو وہی
علم نور ہی روضہ تو وہ اوسکا پرچم

نور پا فوجون نے اوسے تار شعاعی ہی بنا
غیرت سے کرمک شب تاب کا لے ابریشم

صبح صادق کا ہو جس رنگ سی خیط ابیض
نور کی چادر مہتاب کا یہ ہے عالم

کیا عجب چادر مہتاب کتان کی مانند
قالب ماہ پہ ہو چاک مثال شبنم

تمہارے جو چاہین کہین فکر ہے اپنی یہی
عرض کا اوسکے بیان طول ہے الله الله
شامیانہ سے ہے یہ فرق لوای احمد
اوسکا سایہ ہوا محبوب خدا کا سایہ
بیل بوٹے ہین عجب گلشن رضوان جس سے
نہ خزان ہووے نہ کس رنگ سدا اوسکی بہار
کام جان کیون نہ بسین خلق حسن کی بو سے
کار چوبی پہ ہوا طوبی سدرہ کا گمان
کہکشان وہ ہے تو جھالر ہے مقرر یہ دین
کاکل حور سے موتی کی لڑی گوندھی ہے
کان مین لعل ہے اور نہ صدف مین گوہر
دیکھ رنگینی کو ہے ابر ملک مین یہ بحث
بادرشے کی ہوئی مجکو جو فکر تشبیہ
معجزہ شق قمر سے ہوئی اک ماہ کے دو
چوب کو پوچھے تو فرہاد سے کہتا شیرین
کاکل حور کو یا ہو رسکے لئے تار شعاع
ڈور گوندھی ہے کہ تار نظر عاشق ہے
صرف کا اوسکے قیامت ہی کو ہو گا چکتا

دامن چادر تطہیر کیا مین نے رقم
سایبان کی ہے فضا ساحت عرش اعظم
ظل حق وہ ہے تو یہ دامن عصیان امم
سایبان کا ہے جو ہمسایہ تو گلزار ارم
تا قیامت نہ کبھی بھول کے نکلے آدم
جھلکے نگینہ پہ پڑتی ہے ہمیشہ شبنم
آٹھہ جنت ہین تو ان دیکھا ہے یہ شبک ارم
پھوٹ نکلے دم تحریر صفت شاخ قلم
موتی لٹکائے ہین یا گوہر انجم ہین بہم
دیکھا نہین کا گھرباری مین اوسکی عالم
شامیانہ مین لگی ہین جو بھی بھاری بھرکم
تم کہو قوس قزح ہم کہین گلزار ارم
ماہ و خورشید سے لٹکا بھی دو ہین کم
چار پور سے تھے کیا جب نقش کو رقم
طوبی و سدرہ و موسی کا عصا اور قلم
رشتہ الفت یعقوب کو کر اوس سے بہم
کہکشان جل بھین کہتے کہ زلف پر خم
عقل کل کو نہین معلوم مصارف کی رقم